e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 235 Thursday , May 29 2025 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۲۳۵) لکھنؤ، بروز جمعرات ۲۹-مئی ۲۰۲۵ء،مطابق یکم/ذی الحجہ -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

## ہمیں دہشت گردی کے خلاف اپنا دفاع کرنے کا حق ہے: جے شنکر

نئی دہلی۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے بدھ کو کہا کہ پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان نے مضبوط، ٹھوس اور متوازن جواب دیا اور دہشت گردی کے اڈوں اور لانچ پیڈ کو تباہ کردیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اپنے لوگوں کی حفاظت کے لیے دہشت گردی کے خلاف کارروائی کرنے کے ہندوستان کے حق کو دنیا کے کئی ممالک نے تسلیم کیا ہے۔ جے شنکر نے یہ بات نئی دہلی میں اٹلی کے سفارت خانے میں منعقدہ ایک تقریب میں کہی۔ یہ پروگرام اٹلی کے قومی دن کے موقع پر منعقد کیا گیا تھا۔ وزیر خارجہ نے کہا، ہم 22 اپریل کو جموں و کشمیر کے پہلگام میں وحشیانہ دہشت گردانہ حملے کے بعد جس حمایت اور ہمدردی کا مظاہرہ کیا اس کے لیے ہم اٹلی کے شکرگزار ہیں۔ اس حملے میں 26 لوگوں کی جانیں گئیں۔ جے شنکر نے کہا کہ اس حملے کے جواب میں بھارت نے 7 مئی کو آپریشن سندھ کے تحت عین اسٹرائیک کے ذریعے پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں دہشت گردوں کے 9 ٹھکانوں کو تباہ کردیا۔

## چار ہائی کورٹس کے چیف جسٹس کے تبادلے کی سفارش

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بی آر گوائی کی سربراہی والی کالجیم نے راجستھان سمیت چار ہائی کورٹس کے چیف جسٹس کے تبادلے کی سفارش کی ہے۔ یہ اطلاع سپریم کورٹ کی جانب سے بدھ کو جاری کردہ ایک بیان میں دی گئی۔ بیان کے مطابق راجستھان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس منندرا موہن شریواستو کا تبادلہ مدراس ہائی کورٹ میں کیا گیا ہے۔ اسی طرح تریپورہ کے چیف جسٹس اپریش کمار سنگھ کو تلنگانہ، جھارکھنڈ کے چیف جسٹس جسٹس ایم ایس۔ رام چندر راؤ کو تریپورہ اور مدراس ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس کے آر سری رام کا راجستھان ہائی کورٹ میں تبادلہ کیا گیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ کالجیم کی 26 مئی کو ہونے والی میٹنگ میں مذکورہ چاروں ہائی کورٹس کے ججوں کے تبادلے کی سفارش سے متعلق فیصلہ کیا گیا۔

# سپریا سولے کی قیادت میں جنوبی افریقہ پہنچا پارلیمانی وفد

## ہندوستانی برادری سے ملاقات، دہشت گردی کے خلاف عزم کا اعادہ

جوہانسبرگ: آپریشن سندور کے سلسلے میں ہندوستانی موقف کو واضح کرنے کے مقصد سے لوک سبھا کی رکن پارلیمان سپریا سولے کی قیادت میں ہندوستانی پارلیمانی وفد نے جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران جوہانسبرگ اور پریٹوریا میں مقیم ہندوستانی برادری کے اراکین سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں وفد نے ہندوستان کی جانب سے دہشت گردی کے خلاف اختیار کیے گئے سخت اور واضح موقف پر روشنی ڈالی اور اس عزم کو دہرایا کہ ہندوستان ہر طرح کی دہشت گردی کے خلاف قومی اتفاق اور متحدہ ارادے کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ جنوبی افریقہ میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے اس ملاقات کی تفصیلات سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر جاری کیں۔ ایک پوسٹ میں کہا گیا، "سپریا سولے کی قیادت میں پارلیمانی وفد نے جنوبی افریقہ میں مقیم ہندوستانی برادری سے ملاقات کی اور دہشت گردی کے تمام شکلوں کے خلاف ہندوستان کی قومی سطح پر متفقہ پالیسی پر زور دیا۔ ہند نژاد افراد نے ہندوستان کے اس موقف کی تعریف کی۔" پریٹوریا میں ہندوستانی ہائی کمیشن کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں کہا گیا کہ وفد نے ہندوستانی حکومت کی سرحد پار دہشت گردی کے خلاف 'زیرو ٹالرنس' (عدم برداشت) کی پالیسی کی وضاحت کی۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ہندوستان کشیدگی بڑھائے بغیر دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے پرعزم ہے۔ پارلیمانی وفد نے 'آپریشن سندور' کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ آپریشن دہشت گردی کے ایک واقعے کے جواب میں انجام دیا گیا تھا اور ہندوستان کی سنجیدہ مگر متوازن حکمت عملی کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا۔ اراکین پارلیمان نے دہشت گردی کے خلاف عالمی برادری کے مشترکہ ردعمل کی ضرورت پر زور دیا

## سپریم کورٹ سے علی خان محمودآباد کی عبوری ضمانت میں توسیع، اظہارِ رائے پر پابندی نہیں مگر تبصروں سے روک

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے بدھ کے روز اشوکا یونیورسٹی کے پروفیسر علی خان محمودآباد کی عبوری ضمانت میں توسیع کر دی۔ عدالت نے واضح کیا کہ ان کے اظہار رائے کے آئینی حق پر کوئی رکاوٹ نہیں، تاہم انہیں مقدمے سے متعلق کوئی آن لائن تبصرہ کرنے، مضمون لکھنے یا تقریر کرنے سے روکا گیا ہے۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کے سنگھ پر مشتمل دو رکنی بنچ نے یہ فیصلہ سنایا۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ "محمودآباد کے اظہار رائے کے حق پر کوئی قدغن نہیں ہے، مگر چونکہ معاملہ حساس نوعیت کا ہے، اس لیے وہ سوشل میڈیا یا کسی بھی پلیٹ فارم پر ان مقدمات کے بارے میں کچھ نہیں کہیں گے۔" یہ پیشرفت محمودآباد کو دی گئی ایک ہفتے پرانی عبوری ضمانت میں توسیع کے طور پر سامنے آئی ہے۔ ان کے خلاف ہریانہ میں دو ایف آئی آرز درج ہیں، جن میں الزام ہے کہ انہوں نے آپریشن سندور سے متعلق سوشل میڈیا پر ایسا مواد شیئر کیا جو مبینہ طور پر اشتعال انگیز ہے۔ عدالت نے ان پوسٹس کو ابتدائی سماعت میں 'ڈاگ وسلنگ' یعنی درپردہ اشتعال انگیزی قرار دیا تھا۔ گزشتہ ہفتے عدالت نے ان ایف آئی آرز کی تفتیش کو روکنے سے انکار کرتے ہوئے ریاستی پولیس سربراہ کو ہدایت دی تھی کہ وہ تین سینئر آئی پی ایس افسران پر مشتمل ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دیں، جن میں ایک خاتون افسر لازمی طور پر شامل ہو۔ بدھ کو سماعت کے دوران ہریانہ حکومت نے عدالت کو مطلع کیا کہ ایس آئی ٹی تشکیل دے دی گئی ہے، جس پر عدالت نے اس ٹیم کی رپورٹ آئندہ سماعت میں پیش کرنے کا حکم دیا۔

سپریم کورٹ کے اس فیصلے میں ایک اہم نکتہ یہ بھی شامل ہے کہ عدالت نے علی خان محمودآباد کو کسی بھی قسم کے بیانات یا تحریروں سے روکنے کے باوجود، ان کے آئینی حق یعنی آزادیٔ اظہار رائے کی توثیق کی ہے۔ عدالت نے کہا کہ ایسی ہدایت صرف اس مخصوص معاملے تک محدود ہے اور اس کا مقصد عدالتی کارروائی یا تفتیش پر اثر انداز ہونے سے روکنا ہے۔ واضح رہے کہ علی خان محمودآباد، اشوکا یونیورسٹی کے شعبۂ سیاسیات کے سربراہ ہیں اور انہیں 18 مئی کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان کی گرفتاری سے قبل ہریانہ ریاستی خواتین کمیشن نے ان کے سوشل میڈیا بیانات پر نوٹس جاری کیا تھا، جنہیں مبینہ طور پر خواتین فوجی افسران کے خلاف سمجھا گیا۔

جسٹس سوریا کانت اور دیپانکر دتہ کی پارٹ ٹائم ورکنگ ڈے بنچ نے عرضی گزار کے وکیل کپل سبل کے اس خدشے پر کہا کہ تحقیقات کا دائرہ بڑھایا جاسکتا ہے، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ ایس آئی ٹی کی تحقیقات صرف دو کیسوں کے حقائق تک ہی محدود رہے گی۔ عدالت نے ہریانہ پولیس سے یہ بھی کہا کہ وہ پروفیسر محمودآباد کے خلاف مقدمہ درج کرنے سے متعلق قومی انسانی حقوق کمیشن (این ایچ آر سی) کے نوٹس پر اپنے جواب کے بارے میں مطلع کرے۔

# کسانوں کو ملے گی اب فصلوں کی زیادہ قیمت

## دھان سمیت 14 فصلوں کے ایم ایس پی میں اضافہ، کسان کریڈٹ کارڈ پر کم سود پر قرض ملے گا، مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں لیے گئے کئی اہم فیصلے

نئی دہلی۔ مرکزی حکومت نے سال 2025-26 میں خریف کی فصل کے لیے دھان، باجرہ، مکئی، اڑد، مونگ پھلی اور سورج مکھی کے بیج سمیت 14 فصلوں کی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔ 28 مئی کو کابینہ کی میٹنگ میں خریف فصلوں کے لیے ایم ایس پی میں اضافہ کی تجویز کو منظوری دے دی گئی۔ مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے پریس بریفنگ کے دوران جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ کابینہ کی میٹنگ میں کچھ اہم فیصلوں کو منظوری دی گئی ہے۔ ان میں کسانوں کے متعلق 3 اہم فیصلے لیے گئے۔ مرکزی وزیر نے مطلع کیا کہ وزیر اعظم مودی کی صدارت میں کابینہ کمیٹی برائے اقتصادی امور نے مارکیٹنگ سیشن 2025-26 کے لیے 14 خریف فصلوں کی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں اضافے کو منظوری دے دی ہے۔ اشونی ویشنو کے مطابق حکومت نے مارکیٹنگ سیشن 2025-26 کے لیے خریف فصلوں کے ایم ایس پی میں اضافہ کیا ہے، تاکہ کسانوں کو ان کی پیداوار کے لیے منافع بخش قیمت کو یقینی بنایا جاسکے۔ گزشتہ سال کے مقابلہ میں ایم ایس پی میں سب سے زیادہ اضافہ نائجر سیڈ (820 روپے فی کوئنٹل) کے لیے کی گئی ہے، اس کے بعد راگی (596 روپے فی کوئنٹل)، کپاس (589 روپے فی کوئنٹل) اور تل (579 روپے فی کوئنٹل) کے لیے ایم ایس پی میں اضافہ کیا گیا ہے۔ کابینہ میں لیے گئے کچھ اہم فیصلوں کی جانکاری ذیل دیے جا رہے ہیں۔

مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے بتایا کہ مارکیٹنگ سیشن 2025-26 کے لیے خریف فصلوں کے لیے ایم ایس پی میں اضافہ مرکزی بجٹ 2018-19 میں کیے گئے اعلان کے مطابق ہے۔ اس میں ایم ایس پی کو آل انڈیا وزنی اوسط پیداواری لاگت کے کم سے کم 1.5 گنا کی سطح پر طے کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسانوں کو ان کی پیداوار لاگت پر مطلوبہ مارجن باجرا (63 فیصد) کے معاملے میں سب سے زیادہ ہونے کا اندازہ ہے، اس کے بعد مکا (59 فیصد)، تور (59 فیصد) اور اڑد (53 فیصد) ہے۔ بقیہ فصلوں کے لیے کسانوں کو ان کی پیداوار کی لاگت پر مارجن 50 فیصد ہونے کا اندازہ ہے۔

مرکزی وزیر نے بتایا کہ مالی سال 2025-26 کے لیے نظر ثانی شدہ سود سبسڈی اسکیم (ایم آئی ایس ایس) کے تحت سود سبسڈی (آئی ایس) جزو کو جاری رکھنے کی منظوری دی اور ضروری فنڈنگ کے انتظام کو بھی منظوری دی۔ کابینہ کے فیصلے سے کسانوں کی آمدنی کو دوگنا کرنے، دیہی قرضوں کے ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے اور بروقت اور سستی قرضوں تک رسائی کے ذریعے زرعی ترقی کو فروغ دینے کے حکومت کے اٹل عزم کو تقویت ملتی ہے۔ وزیر نے کہا کہ موجودہ کریڈٹ لاگت کے رجحانات، اوسط ایم سی ایل آر اور ریپو ریٹ کو دیکھتے ہوئے دیہی اور کوآپریٹو بینکوں کی مدد کرنے اور کسانوں کے لیے کم لاگت کے قرض تک مسلسل رسائی کو یقینی بنانے کے لیے سود کی شرح سود کو 1.5 فیصد پر برقرار رکھنا ضروری ہے۔

کابینہ کی میٹنگ میں کئی ہائی وے کو منظوری دی گئی ہے۔ اشونی ویشنو کے مطابق آندھرا پردیش کے کرشنا پٹنم پورٹ تک جانے کے لیے 4 لین ہائی وے کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی باڈویل سے نیلور تک ایک نیا ہائی بنے گا۔ ترلام سے ناگدا ریلوے کو لائننگ کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ 41 کلومیٹر کے اس لائن کے لیے 1018 کروڑ کی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ممبئی سے دہلی کوریڈور کی گنجائش بڑھے گی۔ ریل لائن کی صلاحیت میں اضافہ کے لیے اقتصادی امور کی کابینہ کمیٹی نے آج ہندوستانی ریلوے میں 2 ملٹی ٹریکنگ پروجیکٹوں کو منظوری دی۔ تاکہ مسافرین اور سامان دونوں کی بغیر کسی رکاوٹ تیز نقل وحمل کو یقینی بنایا جاسکے۔ رتلام-ناگدا تیسری اور چوتھی لائن اور وردھا-بلہارشاہ چوتھی لائن کو منظوری دی گئی۔ ان پروجیکٹوں کی کل تخمینہ لاگت تقریباً 3399 کروڑ روپے ہے اور یہ 2029-30 تک مکمل ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروجیکٹ پی ایم-گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کا نتیجہ ہیں جو مربوط منصوبہ بندی کے ذریعے ممکن بنائے گئے ملٹی ماڈل کنیکٹیویٹی کے لیے ہیں۔ یہ مسافروں، سامان اور خدمات کے لیے بغیر کسی رکاوٹ کے رابطہ فراہم کریں گے۔

حکومت نے آج آندھرا پردیش میں 3653.10 کروڑ روپے کی لاگت سے 108.134 کلومیٹر طویل چار لین والے بدویل-نیلور کوریڈور کی تعمیر کو منظوری دی۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ بدویل نیلور کوریڈور وائی ایس آر کڑپہ ضلع میں موجودہ قومی شاہراہ این ایچ-67 پر واقع گوپاورم گاؤں سے شروع ہوتا ہے اور آندھرا پردیش کے ایس پی ایس آر نیلور ضلع میں قومی شاہراہ-16 (چنئی-کولکتہ) پر کرشنا پٹنم پورٹ جنکشن پر ختم ہوتا ہے۔ یہ کوریڈور کرشنا پٹنم پورٹ کو اسٹریٹجک کنیکٹیویٹی بھی فراہم کرے گا جس کی شناخت چنئی-بنگلور انڈسٹریل کوریڈور (سی بی آئی سی) کے تحت ترجیحی نوڈ کے طور پر کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ کوریڈور کے ذریعے کرشنا پٹنم بندرگاہ کا سفری فاصلہ موجودہ بدویل-نیلور سڑک کے مقابلے میں 142 کلومیٹر سے 33.9 کلومیٹر کم ہو کر 108.13 کلومیٹر ہو جائے گا۔

## پی ایم مودی کانپور کو 20,900 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کا تحفہ دیں گے

### یوگی نے مودی کے دورے سے پہلے تیاریوں کا جائزہ لیا

کانپور (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی کے 30 مئی کو کانپور کے مجوزہ دورے کے پیش نظر، وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو تیاریوں کا جائزہ لیا اور افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ مودی 30 مئی کو کانپور میں 20,900 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اس دوران وہ کھرجہ، اوبرا اور جواہر پور تھرمل پاور پلانٹس کے پانچ یونٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھیں گے۔ وزیر اعظم چندر شیکھر آزاد یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی (سی ایس اے) گراؤنڈ میں ایک جلسہ عام سے خطاب بھی کریں گے۔ اس دورے سے پہلے چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو جلسہ عام کے مقام کا معائنہ کیا اور تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لئے عہدیداروں کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو کانپور پہنچ کر سی ایس اے گراؤنڈ میں جلسہ گاہ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے جوائنٹ کمشنر آف انڈسٹریز کے آڈیٹوریم میں ضلع مجسٹریٹ جتیندر پرتاپ سنگھ کی طرف سے پیش کی گئی تیاریوں کے پیشکش کا جائزہ لیا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ 30 مئی کو منعقد ہونے والے پروگرام کے لئے پارکنگ، پینے کے پانی، صفائی ستھرائی اور پیشاب کے انتظامات کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے سڑکوں کو صاف رکھنے اور جھاڑیوں کو ہٹانے کے لئے خصوصی صفائی مہم چلانے کا حکم دیا۔ اس کے علاوہ، انہوں نے ٹریفک جام سے بچنے کے لیے ایک منظم ٹریفک اور پارکنگ پلان تیار کرنے پر زور دیا۔ سرکاری ذرائع نے بدھ کو بتایا کہ مسٹر مودی کئی ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھیں گے جن کا مقصد خطے کے بنیادی ڈھانچے اور رابطے کو بڑھانا ہے۔ وہ کانپور میٹرو ریل پروجیکٹ کے کانپور سینٹرل میٹرو اسٹیشن تا چونی گنج میٹرو اسٹیشن سیکشن کا افتتاح کریں گے، جس کی لاگت 2,120 کروڑ روپے ہے۔ وزیر اعظم کانپور میں 660 میگاواٹ پنکی تھرمل پاور ایکسٹینشن پروجیکٹ کا افتتاح کریں گے جس کی لاگت 8300 کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔

## بی جے پی کی منی پور میں حکومت تشکیل دینے کی کوششیں شروع

امپھال (ایجنسی) منی پور میں کئی مہینوں سے جاری نسلی تشدد کے واقعات کے درمیان این بیرین سنگھ کی قیادت والی این ڈی اے حکومت ختم ہوئی اور پھر ریاست میں صدر راج نافذ کردیا گیا تھا۔ اب صدر راج کے درمیان ہی بی جے پی نے ایک بار پھر منی پور میں حکومت تشکیل دینے کی کوششیں شروع کردی ہیں۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق منی پور میں حکومت تشکیل دینے کے لیے بی جے پی قیادت والی این ڈی اے کے 10 اراکین اسمبلی سرگرم ہو گئے ہیں۔ موصولہ اطلاع کے مطابق این ڈی اے کے 10 اراکین اسمبلی حکومت تشکیل دینے کا دعویٰ پیش کرنے کے مقصد سے امپھال میں راج بھون پہنچے ہیں۔ بی جے پی کے 8، این پی اپی کے 1 اور 1 آزاد رکن اسمبلی نے ریاست میں حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کرنے کے لیے منی پور کے گورنر اجے کمار بھلا سے ملاقات کی۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے پاس 44 اراکین اسمبلی کی حمایت ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ این ڈی اے اراکین اسمبلی کے نمائندہ وفد نے گورنر کو اراکین اسمبلی کی حمایت پر مبنی خط سونپا اور موجودہ سیاسی غیر یقینی والے حالات کے درمیان ایک مستحکم حکومت کا متبادل فراہم کرنے کی اپنی خواہش ظاہر کی۔ گورنر سے ملنے کے بعد رکن اسمبلی رادھے شیام نے کہا کہ "ہمارے پاس 44 اراکین اسمبلی کی حمایت ہے اور سبھی بی جے پی اراکین اسمبلی عوام کی خواہش کی نمائندگی کرنے والی حکومت بنانے کو تیار ہیں۔"

## جسٹس یشونت ورما کے پاس بے تحاشہ نقدی کا کوئی حساب کتاب نہیں

### سپریم کورٹ کی کمیٹی نے کی مواخذہ کی سفارش

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس یشونت ورما کے گھر سے بڑی مقدار میں جلی ہوئی نقدی ملنے کا معاملہ ان دنوں سرخیوں میں ہے۔ اس تعلق سے تشکیل سپریم کورٹ کی جانچ کمیٹی نے جسٹس ورما کے خلاف سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے مواخذہ کی سفارش کردی ہے۔ جانچ رپورٹ میں واضح طور سے کہا گیا ہے کہ جسٹس ورما نقدی کے ذرائع سے متعلق کچھ بھی واضح جانکاری نہیں دے پائے۔ قابل ذکر ہے کہ جسٹس یشونت ورما کے گھر پر 14 مارچ کو آگ لگنے کے بعد ایک اسٹور روم میں تقریباً 1.5 فیٹ اونچی کئی بنڈل میں نصف جلی ہوئی نقدی بکھرے پائے گئے تھے۔ یہ نقدی اتنی مقدار میں تھا کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جانچ کمیٹی نے پایا کہ اسٹور روم پر صرف جسٹس ورما اور ان کے کنبہ کا ہی کنٹرول تھا، اور کوئی باہری شخص وہاں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جسٹس ورما نے منفی رویہ ظاہر کرتے ہوئے اپنے اوپر لگے الزامات کو سرے سے خارج کردیا اور سازش کی بات کہی، لیکن ان کا جواب مناسب نہیں پایا گیا۔ جانچ کے مطابق ان کا اسٹاف نقدی کو اسٹور روم سے ہٹانے میں شامل تھا۔ فورنسک رپورٹ نے نقدی کی موجودگی کی تصدیق بھی ہوئی۔ جسٹس ورما سے کمیٹی نے پوچھ تاچھ کے دوران استعفیٰ دینے کا مطالبہ کیا، لیکن انھوں نے استعفیٰ دینے سے انکار کردیا تھا۔

## بحریہ کو نیا بولارڈ پل ٹگ ویسل ملا

نئی دہلی۔ (آئی این ایس) ہندوستانی بحریہ کو ٹیٹا گڑھ ریل سسٹم (ٹی آر ایس ایل) سے ایک نیا 25T کلاس بولارڈ پل (بی پی) ٹگ ویسل سبل مل گیا ہے۔ اس جہاز کا منگل کو کولکتہ میں منعقدہ ایک تقریب میں بحریہ میں آغاز کیا گیا۔ ٹی آر ایس ایل میں منعقدہ تقریب میں کموڈور ایس شری کمار مہمان خصوصی تھے۔ وزارت دفاع کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق ٹی ایس آر ایل کے ساتھ 12 نومبر 2021 کو ایسے چھ ٹگ ویسلز کی تعمیر کے لیے ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے تھے۔ بڑے جہازوں کو بندرگاہ تک لے جانے کے لیے ٹگ ویسلز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ٹی آر ایس ایل شپ یارڈ نے بحریہ کو چار ٹگس دے دیے ہیں، جنہیں ہندوستانی بحریہ محدود پانی میں جہاز سے لوگوں کو اتارنے اور اتارنے اور مشقوں کے دوران بحری جہازوں اور آبدوزوں کی مدد کے لیے استعمال کرتی ہے۔

## غیر ملکی دورے پر گئے وفد کے رکن غلام نبی آزاد کی طبیعت خراب، اسپتال میں داخل

کویت سٹی (ایجنسی) کل جماعتی وفد میں شامل غلام نبی آزاد دورے کے دوران بیمار ہو گئے۔ انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ان کے ساتھ غیر ملکی دورے پر گئے بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے کہا کہ 'آج کے دور میں ایسے سیاستدان ملنا مشکل ہے۔' انہوں نے کہا کہ جب ہم اسپتال میں غلام نبی آزاد سے ملنے گئے تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ غلام نبی آزاد جس وفد کا حصہ ہیں اس کی قیادت بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ بائیجانت پانڈا کر رہے ہیں۔ انہوں نے تصویر انسٹاگرام پر شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ آزاد کی صحت مستحکم ہے۔ انہوں نے لکھا غلام نبی آزاد کو ہمارے وفد کے دورے کے درمیان اسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ ان کی حالت مستحکم ہے، وہ طبی نگرانی میں ہیں اور کچھ ٹیسٹ کیے جائیں گے۔ بحرین اور کویت میں ہونے والی ملاقاتوں میں ان کا تعاون بہت متاثر کن تھا اور وہ بستر پر ہونے سے مایوس ہیں۔ ہم سعودی عرب اور الجزائر میں ان کو یاد کریں گے۔ بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ نشی کانت دوبے نے ایک پوسٹ میں کہا، 'اپنی خراب صحت کے باوجود، انہوں نے ملک کے لیے وفد کا حصہ بننا قبول کیا، آج بھی جب ہم نے اسپتال میں ان سے ملاقات کی تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔ آج کے دور میں ایسے سیاستدانوں کا ملنا مشکل ہے۔ ہم ان کی جلد صحت یابی کی دعا کرتے ہیں۔ بائیجانت پانڈا نے ایک اور پوسٹ میں بتایا کہ ان کے ساتھ وفد سعودی عرب کے شہر ریاض پہنچ گیا۔ یہاں ان کے ساتھ جانے والی ٹیم کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔

## ذی الحجہ کے چاند کی تصدیق، عیدالاضحیٰ 7 جون کو

لکھنؤ۔ مرکزی چاند کمیٹی فرنگی محل کے صدر قاضی شہر مولانا خالد رشید، ادارہ شرعیہ فرنگی محل سے سنی مرکزی رویت ہلال کمیٹی فرنگی محل کے صدر قاضی لکھنؤ مفتی ابو العرفان میاں اور مرکزی شیعہ چاند کمیٹی کے صدر مولانا سید سیف عباس نقوی نے اطلاع دی ہے کہ 29 ذی قعدہ کو ذی الحجہ (بقرعید) کے چاند کی تصدیق حاصل ہو گئی ہے۔ لہٰذا کل 29/مئی کو ذی الحجہ (بقرعید) کی پہلی تاریخ ہوگی اور شہادت امام پنجم 4/جون کو اور شہادت مسلم بن عقیلؑ 6/جون کو، بقرہ عید 7/جون کو ہے نیز عید غدیر اکبر 15/جون اور عید مباہلہ 21/جون 2025 کو ہے۔

## وجے شاہ کے خلاف ہائی کورٹ کی کارروائی بند، گرفتاری پر عبوری روک برقرار

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اور مدھیہ پردیش کے قبائلی امور کے وزیر کنور وجے شاہ کے ہندوستانی فوجی افسر کرنل صوفیہ قریشی کے خلاف مبینہ قابل اعتراض ریمارکس کے معاملے میں ہائی کورٹ میں جاری کارروائی بدھ کو بند کردی، جو آپریشن سندور کے بعد سرخیوں میں آئی تھی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس دیپانکر دتہ کی پارٹ ٹائم ورکنگ ڈے بنچ نے کہا کہ چونکہ یہ معاملہ اب اس کے علم میں ہے، اس لیے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ میں چل رہی کارروائی کو بند سمجھا جائے گا۔ بنچ نے یہ حکم سالیسٹر جنرل تشار مہتا کی اس دلیل کو سننے کے بعد دیا کہ شاہ کے خلاف ہائی کورٹ میں متوازی کارروائی چل رہی ہے۔ بنچ نے کہا کہ شاہ کی گرفتاری پر روک سمیت 19 مئی کو منظور کی گئی عبوری ہدایات جاری رہیں گی۔ یہ خاتون فوجی افسر 'آپریشن سندور' کے دوران باقاعدہ پریس بریفنگ کے لیے خبروں میں آئی تھیں، جو جموں و کشمیر کے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد پاکستان میں دہشت گرد نیٹ ورک پر ہندوستان کی جانب سے شروع کی گئی مسلح کارروائی تھی۔ بنچ نے عدالت عظمیٰ کے سابقہ حکم کی تعمیل میں مدھیہ پردیش حکومت کی طرف سے تشکیل دی گئی خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) سے اسٹیٹس رپورٹ طلب کی۔ عدالت نے کہا کہ ایس آئی ٹی نے کچھ سامان ضبط کرلیا ہے اور اس کی جانچ شروع کردی ہے۔ بنچ نے اس معاملے میں کسی قسم کی مداخلت کی اجازت دینے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس معاملے کی سیاست نہیں کرنا چاہتا۔

### متنازعہ تقریر پر ایس آئی ٹی کی تفتیش، رپورٹ سپریم کورٹ میں پیش

نئی دہلی: مدھیہ پردیش کے وزیر وجے شاہ کے متنازع بیان پر سپریم کورٹ کی ہدایت پر تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے اپنی ابتدائی رپورٹ عدالت عظمیٰ میں جمع کرا دی ہے۔ عدالت نے رجسٹری کو ہدایت دی کہ رپورٹ کو ریکارڈ پر لیا جائے۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس دیپانکر دتہ پر مشتمل بنچ نے منگل کو اس معاملے کی سماعت کے دوران یہ ہدایت دی، جب ایس آئی ٹی نے کارروائی کی تفصیلات عدالت کے سامنے پیش کیں۔ قابل ذکر ہے کہ عدالت اس معاملے میں بدھ کو وزیر شاہ کی جانب سے داخل کردہ خصوصی درخواست (ایس ایل پی) پر دوبارہ سماعت شروع کرے گی، جس میں انہوں نے مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو چیلنج کیا ہے جس میں ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وزیر شاہ نے 12 مئی کو مدھیہ پردیش کے رائے کنڈہ گاؤں میں ایک جلسے کے دوران آپریشن سندور کے حوالے سے ایک متنازع بیان دیا تھا، جس میں انہوں نے وزیر اعظم کی جانب سے کشمیر میں دہشت گردانہ حملے کا جواب دینے کے لیے اسی کمیونٹی کی ایک بہن کو بھیجنے کی بات کہی تھی۔

## سپریم کورٹ نے آسام میں 'فرضی انکاؤنٹر' کی آزادانہ جانچ کا دیا حکم

نئی دہلی۔ (یو این آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو آسام انسانی حقوق کمیشن (اے ایچ آر سی) کو ہدایت دی کہ وہ آسام میں فرضی پولیس مقابلوں کے الزامات کی آزادانہ اور طے شدہ وقت کے اندر جانچ کرے۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس این کوتیسوار سنگھ کی پارٹ ٹائم ورکنگ ڈے بنچ نے شہری آزادیوں کے تحفظ میں انسانی حقوق کمیشن کی آئینی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اے ایچ آر سی کی غیر جانبداری سے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی صلاحیت پر مکمل اعتماد ظاہر کیا اور اسے یہ حساس ذمہ داری سونپی۔ بنچ نے یہ ہدایت آسام کے ایک وکیل عارف محمد یاسین جوادر کی طرف سے دائر درخواست پر دی، جس میں پیپلز یونین فار سول لبرٹیز (پی یو سی ایل) اور دیگر بمقابلہ ریاست مہاراشٹر کے معاملے میں عدالت عظمیٰ کے رہنما خطوط کی تعمیل نہ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو نوٹ کرتے ہوئے بنچ نے کہا کہ "ہم آزادانہ اور تیز رفتاری سے ضروری تحقیقات کے لیے آسام ہیومن رائٹس کمیشن کو تحقیقات سونپتے ہیں۔ یہ یقینی بنایا جانا چاہیے کہ متاثرین اور کنبہ کے افراد کو مناسب موقع فراہم کیا جائے۔ ریاستی کمیشن ان تمام لوگوں کو مدعو کرنے کے لیے ایک عوامی نوٹس جاری کرے گا جو شکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس میں رازداری کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ عدالت عظمیٰ نے پی یو سی ایل کے رہنما خطوط کی توثیق کی، جس کے مطابق مقدمہ درج کرنا، مجسٹریل انکوائری کرنا اور اہل خانہ کو مطلع کرنا لازمی ہے۔ عدالت نے کہا کہ "وہ قانون کی بالادستی کی تصدیق کرتے ہیں۔ کوئی شخص یا ادارہ اس سے بالاتر نہیں ہے۔ بنچ نے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ کچھ معاملات میں گہرائی سے تفتیش کی ضرورت پڑ سکتی ہے، کہا کہ صرف مقدمات کی تالیف پر مبنی ایک عمومی ہدایت کافی نہیں ہے۔ تاہم، عدالت نے کمیشن کو مزید تحقیقات شروع کرنے کا اختیار دیا (جہاں ضروری ہو) اور آسام حکومت کو بھی ہدایت دی کہ وہ تحقیقات میں مکمل تعاون کرے اور کسی بھی ادارہ جاتی رکاوٹ کو دور کرے۔

# غزہ: صحافی کے گھر پر اسرائیلی بمباری، 8 افراد شہید

## اسرائیل، فلسطینی زمین پر 22 نئی غیر قانونی بستیاں تعمیر کر رہا ہے

غزہ، 28 مئی (یواین آئی) آج صبح شمالی غزہ کے علاقے میں صحافیاسامہ العربد کے گھر پر اسرائیلی فوج کی بمباری سے کم از کم 8 افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق طبی ذرائع کا کہنا ہے کہ آج صبح سویرے سے پوری پٹی میں اسرائیلی فوج کے حملوں میں مجموعی طور پر 15 افراد شہید ہو چکے ہیں۔ حماس کا کہنا ہے کہ وہ 7 اکتوبر 2023 کو جنوبی اسرائیل سے پکڑے گئے تمام باقی ماندہ یرغمالیوں کو رہا کرنے کے لیے تیار ہے، اور اگر اسرائیل غزہ سے مکمل طور پر انخلاء کرتا ہے تو وہ مستقل جنگ بندی پر راضی ہے۔ واضح رہے کہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے 90,000 ٹن سے زیادہ فوجی ساز وسامان اسرائیل لایا گیا۔ جسے جسے فلسطینیوں کا خون بہانے کے لئے استعمال کیا گیا۔ اسرائیل کی وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ غزہ پر جنگ کے آغاز کے بعد سے فوجی ساز وسامان اور گولہ بارود لانے والی 800 ویں پرواز ملک میں اتری ہے۔ ایک بیان میں وزارت نے کہا کہ فوجی ساز وسامان اور ہتھیاروں کے ہوائی جہاز اسرائیل کے اتحادی امریکہ اور اسرائیلی فوج کے دیگر حصوں میں وزارت کے مشن کے تعاون سے کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پورے آپریشن کے دوران 800 پروازوں اور تقریباً 140 سمندری کھیپوں کے ذریعے 90,000 ٹن سے زیادہ فوجی ساز وسامان اسرائیل کو پہنچایا گیا ہے۔ حاصل شدہ اور نقل وحمل کے سامان میں گولہ بارود، بکتر بند گاڑیاں، انفرادی حفاظتی سامان اور طبی سامان شامل ہیں۔ سابق امریکی صدر جو بائیڈن اور ان کے جانشین ڈونالڈ ٹرمپ کی ڈیموکریٹک اور ریپبلکن انتظامیہ کو اسرائیل کو مسلح کرنے کی اپنی پالیسیوں پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا ہے جسے ناقدین کا کہنا ہے کہ امریکی قوانین کی خلاف ورزی ہے جو کہ حقوق کی خلاف ورزیوں میں ملوث ممالک کو فوجی امداد اور ہتھیاروں کی فروخت پر پابندی لگانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اسرائیلی سکیورٹی کابینہ نے خفیہ طور پر مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی زمین پر 22 نئی غیر قانونی بستیوں کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ اسرائیل کے روزنامہ ' یدیعوت احرونوت ' کے مطابق کابینہ نے دو ہفتے قبل مقبوضہ مغربی کنارے میں ان بستیوں کے قیام کی منظوری دی تھی۔ اس فیصلے میں 2005 میں اسرائیل کے غزہ سے یکطرفہ انخلاء کے منصوبے ※ کے تحت ختم کی گئی غیر قانونی بستیوں، ہومیش اور سانور، کو دوبارہ قائم کرنے کے منصوبے بھی شامل ہیں۔ یہ تجویز اسرائیل کے وزیر دفاع اسرائیل کاٹز اور وزیر خزانہ بزالل سموٹریچ نے مشترکہ طور پر پیش کی تھی۔ فلسطین صدارتی دفتر نے اس اقدام کی مذمت کی اور کہا ہے کہ یہ ایک خطرناک اشتعال انگیزی ہے جو خطے کو دائروی تشدد اور عدم استحکام کی طرف دھکیل رہی ہے۔ فلسطین صدارتی دفتر کے ترجمان، نبیل ابوردینہ نے کہا ہے کہ "اسرائیلی حکومت کی جانب سے مغربی کنارے، بشمول مشرقی یروشلم، میں 22 نئی بستیوں کے قیام کی خفیہ منظوری، بین الاقوامی قانونی حیثیت اور بین الاقوامی قانون کے لیے، ایک سنگین چیلنج ہے۔" واضح رہے کہ اسرائیل نے 1967 میں مغربی کنارے اور غزہ پر قبضہ کیا تھا۔ 1994 میں اوسلو معاہدے کے تحت فلسطین لبریشن آرگنائزیشن پی ایل او' کے ساتھ معاہدے کے تحت اسرائیل نے غزہ سے انخلاء کیا اور 2005 میں وہاں کی غیر قانونی بستیوں کو ختم کر دیا تھا۔ رواں مہینے کی 12 تاریخ کو اسرائیلی کابینہ نے مغربی کنارے کے علاقے سی' میں زمین کی رجسٹریشن کا عمل دوبارہ شروع کرنے کی منظوری بھی دی۔ سی' علاقہ مکمل طور پر اسرائیلی کنٹرول میں ہے اور پورے علاقے کا تقریباً 61 فیصد حصے پر مشتمل ہے۔ 19 جولائی 2024 کو، بین الاقوامی عدالت انصاف آئی سی جے ※ نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں اسرائیل کی مسلسل موجودگی کو غیر قانونی قرار دیا اور مقبوضہ زمین پر قائم تمام اسرائیلی بستیوں کے انخلاء کا مطالبہ کیا تھا۔ عدالت نے فلسطینی عوام کے حق خود ارادیت کی توثیق کی تھی۔

### صیہونی فوج کا یمن کے ہوائی اڈے پر حملہ

سحر نیوز/ عالم اسلام: المیادین کے رپورٹر نے بھی خبر دی ہے کہ صیہونی فوج نے یمن کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر متعدد حملے کیے ہیں۔ صیہونی وزیر جنگ کاٹز نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ صیہونی فضائیہ نے صنعا کے ہوائی اڈے پر یمنی تحریک انصار اللہ کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا اور ہوائی اڈے پر موجود آخری طیارے پر بھی حملہ کیا۔

# پوتن آگ سے کھیل رہے ہیں: ڈونالڈ ٹرمپ

## یوکرین جنگ پر امریکہ اور روس کے بیچ ٹکراؤ بڑھ گیا

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اقتدار سنبھالنے کے بعد ان کے بیانوں سے ایسا لگ رہا تھا کہ یوکرین اور روس کی جنگ جلد ختم ہو جائے گی۔ صدر ٹرمپ بڑھ چڑھ کر یوکرین جنگ ختم کرانے کا دعوی کر رہے تھے۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ آج صورت حال یہ ہے کہ روس یوکرین جنگ نہ صرف جاری ہے بلکہ دو طاقتور لیڈروں کے درمیان کشمکش بڑھ گئی ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ اور روسی صدر ٹرمپ کے درمیان زبانی جنگ شروع ہوگئی ہے۔ ٹرمپ کئی بار روس پر محصولات عائد کرنے کی دھمکی بھی دے چکے ہیں۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے روسی صدر ولادی میر پوتن کو خبردار کیا ہے کہ وہ آگ سے کھیل رہے ہیں۔ ※ کیونکہ روس اور یوکرین تنازع فوری طور پر ختم ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ٹرمپ نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ ※ پر ایک پوسٹ میں لکھا، ولادیمیر پوتن کو یہ احساس نہیں ہے کہ اگر میں نہیں ہوتا تو روس میں بہت بری چیزیں پہلے ہی ہو چکی ہوتیں۔ وہ آگ سے کھیل رہے ہیں! خبر رساں ایجنسی ژنہوا کے مطابق ٹرمپ نے اتوار کے روز پوتن اور یوکرائنی صدر ولادیمیر زیلنسکی دونوں پر سخت تبصرے کیے۔ ٹرمپ نے نیوجرسی کے موریس ٹاؤن سے واشنگٹن واپسی سے قبل ایئرفورس ون طیارے پر صحافیوں کو بتایا، میں پوتن کے اقدامات سے خوش نہیں ہوں ※ انھوں نے کہا، مجھے نہیں معلوم کہ پوتن کو آخر کیا ہوا ہے ※ بعد ازاں اتوار کی شام ٹرمپ نے سوشل میڈیا ٹروتھ پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ پوتن بالکل کریزی (پاگل) ہو گئے ہیں ※ اس کے بعد وہ زیلنسکی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ جس طرح سے وہ بات کر رہے ہیں، اس سے وہ اپنے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا رہے ہیں۔ یہ اتوار کے روز زیلنسکی کے ان بیانات کا حوالہ تھا جس میں انہوں نے روس کے حالیہ حملوں پر امریکہ کی خاموشی کی مذمت کی تھی۔ ٹرمپ انتظامیہ نے حالیہ مہینوں میں خبردار کیا کہ وہ روس اور یوکرین کے درمیان جنگ بندی کے لیے مایوس کن مذاکرات سے پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔ ٹرمپ کی بڑھتی ہوئی تنقید کے جواب میں، روسی سلامتی کونسل کے نائب چیئرمین دمتری میدویدیف نے منگل کو سوشل میڈیا پر ایک انتہائی پوسٹ کیا۔ انہوں نے لکھا کہ مجھے ٹرمپ کے الفاظ کے حوالے سے صرف بہت بری چیز کا علم ہے اور وہ ہے تیسری عالمی جنگ۔ مجھے امید ہے کہ ٹرمپ اسے سمجھیں گے۔ یہ بھی پڑھیں: امریکہ میں حلف برداری تقریب آج، افتتاح سے قبل ٹرمپ نے کہا تیسری عالمی جنگ نہیں ہونے دوں گا

# سرایا القدس کا صیہونی فوجی ٹھکانے پر حملہ

سحر نیوز/ عالم اسلام: جہاد اسلامی فلسطین کے فوجی بازو سرایا القدس نے شجاعیہ میں ایک مکان کو تباہ کر دیا جہاں صیہونی فوجی روپوش تھے۔ اس کاروائی میں کئی صیہونی فوجیوں کے ہلاک وزخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ جہاد اسلامی فلسطین کے فوجی بازو سرایا القدس نے اس مکان پر کئی بم پھینکے ایک صیہونی سائٹ نے سوشل میڈیا پر اعتراف کیا ہے کہ ایک عمارت پر فلسطینیوں کے راکٹ حملے میں دو اسرائیلی فوجی زخمی ہوگئے جنھیں اسپتال بھیج دیا گیا۔ اب سے تھوڑی دیر قبل بھی پریس ذرائع نے غزہ میں صیہونیوں کے خلاف استقامت کی جانب سے، کی جانے والی کاروائی کی رپورٹ دی ہے جس میں متعدد صیہونی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے ہیں۔ بیت لاہیا کے مغرب میں بھی تحریک استقامت کے جوانوں نے صیہونی فوجیوں کو نشانہ بنایا جس کے بعد صیہونی ہیلی کاپٹروں نے ہلاک وزخمی صیہونی فوجیوں کو مقبوضہ فلسطین کے اسپتالوں میں منتقل کیا۔

# بانیٔ حوزہ معصومہ قم نبا فاؤنڈیشن کی مدیر روضہ معصومہ قم سے حرم مطہر میں ملاقات

قم، ایران: روضۂ مطہر حضرتِ معصومہ قم سلام اللہ علیہا میں حال ہی میں ایک اہم اور روحانی و علمی فضا سے معمور نشست منعقد ہوئی، جس میں حوزۂ معصومہ (س) قم نبا فاؤنڈیشن کے صدر مولانا سید ذوالفقار حیدر صاحب (اعظم گڑھ، ہند) کی قیادت میں نباء ٹیم قم نے شرکت کی۔ یہ بابرکت ملاقات شبستانِ حضرتِ زہرا سلام اللہ علیہا میں ضریحِ مبارکہ کے بالکل قریب انجام پائی۔ آغاز میں حضرتِ معصومہ سلام اللہ علیہا کے مقدس پرچم کی زیارت کرائی گئی، جس کے بعد حوزہ سے متعلق تفصیلی گفتگو ہوئی۔ روضۂ حضرتِ معصومہ سلام اللہ علیہا کے مدیر حجت الاسلام جناب اقای جہانگیری صاحب نے نبا فاؤنڈیشن کے طلاب و طالبات کو ان کی دینی، علمی اور حوزوی خدمات پر مبارکباد پیش کی اور نیک تمناؤں اور دعاؤں سے نوازا۔ اس موقع پر نبا فاؤنڈیشن کے صدر مولانا سید * ذوالفقار حیدر * صاحب کی شاندار اعلی دینی خدمات کی بنیاد پر باقاعدہ تجلیل بھی کی گئی۔ حرمِ مطہر کی جانب سے آپ کو مقدس پرچم اور بابرکت تحائف پیش کیے گئے۔ اس روحانی و علمی نشست میں نبا فاؤنڈیشن قم کے مدیر مولانا * سید عمار حیدر * صاحب سمیت دیگر اراکین: مولانا * زائر عباس * صاحب مولانا * شبیہ حیدر * صاحب مولانا ڈاکٹر * سید فیاض محسن * صاحب بھی شریک رہے۔ یہ ملاقات نبا فاؤنڈیشن اور حوزۂ معصومہ قم کے مابین علمی و معنوی تعاون و رابطے کے فروغ کی جانب ایک اہم قدم قرار دی جا رہی ہے۔

# اے ٹی ایم اظہر الاسلام کو سپریم کورٹ کے اپیلٹ ڈویژن نے بری کیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی سپریم کورٹ نے منگل کو جماعت اسلامی کے ایک سینئر رہنما کو پاکستان کے خلاف 1971 کی جنگ آزادی سے متعلق جنگی جرائم کے مقدمے میں انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل (آئی سی ٹی) کی طرف سے سنائی گئی سزائے موت کو کالعدم قرار دیتے ہوئے بری کر دیا۔ اے ٹی ایم اظہر الاسلام کو سپریم کورٹ کے اپیلٹ ڈویژن نے بری کیا۔ ایک ریاستی وکیل نے کہا کہ، چیف جسٹس سید رفعت احمد کی سربراہی میں مکمل سات رکنی بنچ نے مسٹر اے ٹی ایم اظہر الاسلام کو بری کرنے کا حکم دیتے ہوئے فیصلہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ عدالت نے جیل حکام کو یہ بھی ہدایت کی کہ اگر اسلام کو دیگر مقدمات میں گرفتار نہیں کیا گیا ہو تو انہیں فوری طور پر جیل سے رہا کیا جائے۔ وکیل نے مزید کہا کہ بنگلہ دیش میں عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو کالعدم کرنے کے لیے کوئی اعلی عدالت یا کوئی بین الاقوامی فورم نہیں تھا۔ ریاستی اور دفاعی وکلاء کے مطابق، عدالت عظمیٰ نے مشاہدہ کیا کہ موت کی سزا ثبوت کے بغیر کسی مناسب تشخیص کے سنائی گئی، جس کے نتیجے میں غیر منصفانہ فیصلہ ہوا۔ 1971 میں پاکستان سے بنگلہ دیش کی آزادی کی مخالفت کرنے والی جماعت اسلامی کے 73 سالہ رہنما کو جنگ کے دوران انسانیت کے خلاف جرائم کے ارتکاب کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ بنگلہ دیش کے انٹرنیشنل کرائمز ٹریبونل نے انہیں نسل کشی، قتل اور عصمت دری سمیت متعدد الزامات کے تحت سزائے موت سنائی۔ اپیلٹ ڈویژن نے 23 اکتوبر 2019 کو اپیل کی سماعت کے بعد فیصلے کو برقرار رکھا، جس میں اسلام کو 19 جولائی 2020 کو اسی عدالت کے سامنے 14 قانونی دلائل پیش کرتے ہوئے فیصلے پر نظرثانی کی درخواست دائر کرنے کا اشارہ کیا گیا۔ پروفیسر محمد یونس کی عبوری حکومت کے قانون کے مشیر آصف نذر نے بریت کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے گزشتہ سال کی طلبہ کی زیر قیادت تحریک کا نتیجہ قرار دیا جس نے 5 اگست کو وزیر اعظم شیخ حسینہ کی عوامی لیگ کی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ نذر نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں کہا، اس انصاف کے قیام کے لیے گنجائش پیدا کرنے کا سہرا جولائی-اگست کی عوامی تحریک کی قیادت کو جاتا ہے۔ تاہم، اعلان کے چند گھنٹے بعد، پریمیئر ڈھاکہ یونیورسٹی (DU) اور شمال مغربی راجشاہی یونیورسٹی (DU) میں بائیں جانب جھکاؤ رکھنے والے طلباء سڑکوں پر نکل آئے۔ ڈی یو میں بائیں بازو کی طرف جھکاؤ رکھنے والے متعدد طلباء گروپوں نے بریت کے خلاف ایک احتجاجی مارچ نکالا، اور عبوری حکومت پر اسلام کی بے حرمتی میں سہولت کاری کا الزام لگایا۔ بنگلہ دیش اسٹوڈنٹس یونین کے جنرل سکریٹری شمل کمبھا کرنے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ، ہم عبوری انتظامیہ کی جانب سے 54 سال بعد تاریخ کو دوبارہ لکھنے کی کوشش کی مذمت کرتے ہیں۔ کمبھا کرنے مزید کہا، اگر عبوری حکومت نے رضاکاروں اور البدر کے ارکان (1971 میں پاکستانی فوج کے مسلح ساتھیوں) کو رہا کرنا اور انہیں ان کے جرائم سے مکمل طور پر بری کرنا جاری رکھا تو اسے (عبوری حکومت) کو فسطائی (معزول وزیر اعظم) حسینہ کی حکومت کی طرح ہی زوال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ریوولوشنری اسٹوڈنٹ یونٹی کے جنرل سکریٹری جابر احمد جوبل نے کہا کہ، ہم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جسے تین الگ الگ شماروں میں موت کی سزا سنائی گئی تھی اور اب وہ تمام الزامات سے بری ہو گئے ہیں۔ میڈیا رپورٹس اور عینی شاہدین کے مطابق، آر یو کیمپس میں تشدد پھوٹ پڑا جب بائیں طرف جھکاؤ رکھنے والے طلباء گروپوں نے مشعل مارچ نکالا۔ اس کا سامنا اسلامی چھاترا شبیر کے کارکنوں نے کیا، جسے جماعت کا طلبہ محاذ کہا جاتا ہے۔ ڈیموکریٹک اسٹوڈنٹ الائنس، آر یو میں بائیں بازو کی جھکاؤ رکھنے والی تنظیموں کے ایک گروپ نے الزام لگایا کہ شبیر کے تقریباً 200 کارکنوں نے ان کے مشعل مارچ پر حملہ کیا، کیمپس میں ان کے ایک درجن سے زیادہ حامیوں کو زخمی کر دیا، جسے شبیر کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ شبیر نے بھی دعویٰ کیا کہ حملے میں ان کے کچھ کارکن زخمی ہوئے ہیں۔ 2009 میں، بنگلہ دیش نے انسانیت کے خلاف جرائم کے الزام میں 1971 میں پاکستانی افواج کے اہم مددگاروں کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی تھی۔ مقدمے کی سماعت کے بعد، جماعت اسلامی کے چھ سرکردہ رہنماؤں اور سابق وزیر اعظم خالدہ ضیا کی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی سے تعلق رکھنے والی ایک سینئر شخصیت کو سپریم کورٹ کے اپیلٹ ڈویژن کی طرف سے ان کی سزاؤں کو برقرار رکھنے کے بعد پھانسی دے دی گئی۔

# ترک لاجسٹکس اور چائنہ ریلوے کے درمیان اجلاس، مشترکہ تعاون پر غور

انقرہ، 28 مئی (یواین آئی) ترکیہ کی بین الاقوامی ریلوے لاجسٹکس فرم پاسیفیک یوریشیا اور چائنا ریلوے 23 مئی کو بیجنگ میں سفارتی سطح کے اجلاس کے بعد مڈل کوریڈور پر ریلوے نقل وحمل کو بحال کرنے کے لئے مل کر کام کر رہے ہیں۔ پاسیفیک ہولڈنگ کے چیئرمین فاتح اردوان اور چائنا ریلوے کے جنرل منیجر سونگ ژیوڈے نے ترکیہ کے نقل وحمل اور انفراسٹرکچر کے وزیر عبدالقادر اورال اغلو کے دورہ چین کے دوران ملاقات کی۔ اجلاس میں شریک فریقین نے مڈل کوریڈور روٹ کی حقیقی صلاحیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے تعاون کرنے پر اتفاق کیا جو بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کا ایک اہم حصہ ہے۔ فاتح اردوان نے کہا کہ 2019 میں قائم ہونے والا پاسیفیک یوریشیا، ترکی کے بین الاقوامی ریلوے لاجسٹکس کو چلانے والی ایک معروف کمپنی ہے، جو باکو-تبلیس-کارس (بی ٹی کے) ریلوے پر نقل وحمل کا 95 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاسیفیک یوریشیا نے 2017 میں کھلنے کے بعد لائن کی بحالی میں کلیدی کردار ادا کیا لیکن اسے غیر استعمال شدہ چھوڑ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ پاسیفیک یوریشیا نے چین میں اپنی سرگرمیوں کے دوران مڈل کوریڈور وژن کو ذہن میں رکھا ہے، اس یقین کے ساتھ کہ نقل وحمل کا راستہ کسی دن ایک بڑا کاروباری حجم پیدا کرے گا، اور ترکیہ اپنے اسٹریٹجک جغرافیائی محل وقوع کو محسوس کرتے ہوئے لاجسٹکس سینٹر بن سکتا ہے، جس سے ملک کے نجی شعبے کی انٹرپرینیورشپ میں حصہ لیا جاسکتا ہے۔ اردوان نے ذکر کیا کہ فرم نے ترکیۓ اور چین کے درمیان بہت سی پہلی کامیابیاں حاصل کی ہیں، جیسے چین سے ترکیہ تک پہلی بلاک ٹرین، ترکیہ سے چین تک پہلی برآمدی ٹرین، اور مڈل کوریڈور کے ذریعے چین اور یورپ کے درمیان پہلی بلاک ٹرین۔ انہوں نے کہا کہ وبائی مرض، جو ایک ایسے وقت میں سامنے آیا جب ان کوششوں کے نتیجے میں مزید کامیابی حاصل ہونے والی تھی، نے آپریشن روک دیا۔ اردوان نے کہا کہ چین نے اپنے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کے زمینی جزو کے حصے کے طور پر ریل نقل و حمل میں نمایاں سرمایہ کاری کی ہے، خاص طور پر یوریشین ناردرن کوریڈور میں، جو چین، روس اور یورپ سے گزرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سالانہ تقریباً 20،000 مال بردار ٹرینیں اس روٹ کا استعمال کرتی ہیں اور تقریباً 2 ملین ٹی ای یو کنٹینرز اس لائن کے ذریعے منتقل کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مڈل کوریڈور روٹ پر سفر کرنے والی ٹرینوں کی تعداد ہر سال صرف 300 ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ افق پر مزید امکانات ہو سکتے ہیں۔ اردوان نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مڈل کوریڈور کو اس راستے پر بڑے پیمانے پر ٹریفک لانے کے لئے ترکیہ کا منصوبہ ہونا چاہئے، "ایک طرف ترکیہ اور دوسری طرف چین ہے۔ انہوں نے کہا، بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو چین کا منصوبہ ہے، اور مڈل کوریڈور ترکی کا منصوبہ ہونا چاہئے، کیونکہ لائن صرف ترکیۓ کے ذریعے یوریشین ناردرن کوریڈور کی طرح ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فرم نے ترک حکام سے رابطہ کیا اور مدد حاصل کی، ساتھ ہی راستے میں وسطی ایشیائی ممالک اور چینی حکام، ایجنسیوں اور نجی شعبے کے نمائندوں کے ساتھ بھی مدد حاصل کی۔ اردوان نے کہا کہ چائنا ریلوے کے سربراہ اور عہدیداروں نے گزشتہ ہفتے ترکیہ کا دورہ کیا اور اس کے بعد بیجنگ میں ایک ملاقات ہوئی۔ سونگ کے ساتھ اپنی بات چیت کے دوران، اردگان نے کہا کہ انہوں نے تبادلہ خیال کیا کہ مڈل کوریڈور کے ذریعے نقل وحمل محدود ہے، لیکن ترکیہ اپنے بنیادی ڈھانچے اور نقل وحمل کی صلاحیت کے ساتھ حجم کو بڑھا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ مڈل کوریڈور کی ترقی کے لئے ایک اہم موڑ کی نشاندہی کرتا ہے۔

# ایران کا امریکی معائنہ کاروں کو جوہری تنصیبات کے معائنے کی اجازت دینے پر غور کا عندیہ

تہران، 28 مئی (یواین آئی) ایران نے امریکی معائنہ کاروں (انسپکٹرز) کو اپنی جوہری تنصیبات کے معائنے کی اجازت دینے پر غور کا عندیہ دے دیا۔ عالمی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ایران نے بدھ کو کہا ہے کہ اگر امریکہ کے ساتھ کوئی معاہدے طے پاتا ہے تو وہ اقوام متحدہ کے جوہری نگران ادارے کے امریکی انسپکٹرز کو اپنی تنصیبات کے معائنے کی اجازت دینے پر غور کر سکتا ہے۔ ایران کے اٹامک انرجی آرگنائزیشن کے سربراہ محمد اسلامی نے بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی (آئی اے ای اے) کا حوالہ دیتے ہوئے صحافیوں سے کہا، ان ممالک کے معائنہ کار ہمارے لیے کبھی قابل قبول نہیں رہے جو ہمارے مخالف تھے اور برسوں سے غیر اصولی رویہ اختیار کرتے رہے، انہوں نے مزید کہا کہ اگر کوئی معاہدہ طے پاتا ہے اور تہران کے مطالبات کو مدنظر رکھا جاتا ہے تو ایران ایجنسی کے ذریعے امریکی معائنہ کاروں کو قبول کرنے پر دوبارہ غور کرے گا۔ واضح رہے کہ مغربی طاقتیں طویل عرصے سے ایران پر جوہری ہتھیار تیار کرنے کی کوشش کا الزام لگاتی رہی ہیں جبکہ تہران اس دعوے کی مسلسل تردید کرتا رہا ہے، اور اصرار کرتا ہے کہ اس کا جوہری پروگرام صرف پرامن اور سویلین مقاصد کے لیے ہے۔ تہران اور واشنگٹن کے درمیان حالیہ ہفتوں میں اس مسئلے پر مذاکرات کے پانچ دور ہوئے ہیں، جو 2018 میں ڈونلڈ ٹرمپ کے دور میں امریکا کے 2015 کے جوہری معاہدے سے دستبردار ہونے کے بعد سے ان کا اعلیٰ ترین سطح کا رابطہ ہے۔ جنوری میں دوبارہ عہدہ سنبھالنے کے بعد سے، ٹرمپ نے تہران کے لیے اپنی 'زیادہ سے زیادہ دباؤ' کی پالیسی پر دوبارہ عمل درآمد شروع کر رکھا ہے جس میں ایران پر نئی پابندیاں عائد کرنا شامل ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بدھ کو کہا کہ 'مذاکرات کے اگلے دور کے وقت اور مقام کے حوالے سے مشاورت جاری ہے، اور ایک بار حتمی شکل دینے کے بعد، ان کا اعلان عمان کی طرف سے کیا جائے گا'۔

# صدر آذربائیجان کا پاکستان میں 2 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان

لاچین، 28 مئی (یواین آئی) آذربائیجان کے صدر الہام علیوف نے پاکستان میں 2 ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ہمیشہ پاکستان اور ترکیہ کی خودمختاری اور سلامتی کی حمایت کی ہے۔ آذربائیجان کے شہر کالاچین میں پاکستان، ترکیہ اور آذربائیجان سہ فریقی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے آذربائیجان کے صدر الہام علیوف کا کہنا تھا کہ آذربائیجان ترکیہ میں 20 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہے جب کہ پاکستان میں بھی 2 بلین ڈالر کی سرمایہ کاریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ پاکستان، ترکیہ اور آذربائیجان کا دوسرا مشترکہ اجلاس ہے، گزشتہ سال جولائی میں بھی ہم اکٹھے ہوئے تھے، مجھے یقین ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ تینوں ممالک علاقائی سالمیت، خودمختاری اور انصاف پر یقین رکھتے ہیں اور آذربائیجان نے ہمیشہ اپاکستان اور ترکیہ کی خودمختاری کی حمایت کی ہے۔ دوسری جانب، اجلاس سے خطاب میں ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان کا کہنا تھا کہ خوشی ہے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان حالیہ تنازع میں سیز فائر ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ پاک-بھارت تنازع کے دوران وزیر اعظم شہباز شریف اور پاکستانی حکام کا کردار انتہائی مثبت رہا۔ ترکیہ کے صدر رجب طیب اردوان کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان، ترکیہ اور آذربائیجان کے تعلقات انتہائی مضبوط ہیں۔ اس سے قبل، وزیر اعظم شہباز شریف نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھارت نے پہلگام حملے کی تحقیقات کی مخلصانہ پیشکش مسترد کی اور شواہد پیش کرنے میں ناکام رہا۔

# جرمنی کی اپنے موقف میں سختی، غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں پر تنقید

برلن، 28 مئی (یواین آئی) جرمنی نے اسرائیل کے خلاف اپنے موقف میں غیر معمولی سختی پیدا کرتے ہوئے غزہ میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں پر شدید تنقید کی ہے اور ممکنہ اقدامات کی دھمکی بھی دی ہے۔ چانسلر فریڈرش میرٹس اور وزیر خارجہ جوہان واڈے فل نے اسرائیلی حملوں کو ناقابل فہم اور ناقابل برداشت قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ جرمنی اسرائیل کے خلاف ممکنہ اقدامات پر جلد غور کرے گا۔ چانسلر میرٹس نے فن لینڈ کے شہر تورکو میں ایک اجلاس کے دوران کہا کہ غزہ کی پٹی پر اسرائیلی افواج کی بڑے پیمانے پر فضائی بمباری کی میرے نزدیک کوئی منطق نہیں، مجھے اس پر سخت تشویش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں اُن میں شامل نہیں جنہوں نے سب سے پہلے آواز بلند کی، لیکن اب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ خاموشی مناسب نہیں، اس لیے میں واضح طور پر کہہ رہا ہوں کہ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ اب قابل فہم نہیں رہا۔ چانسلر نے یہ بھی بتایا کہ وہ اس ہفتے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو سے غزہ کی صورتحال پر گفتگو کریں گے، جب ان سے اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمدات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب نہیں دیا۔

# امام محمد تقیؑ نے فریضہ امامت انتہائی ذمہ داری، حکمت عملی اور بصیرت کے ساتھ انجام دیا

## مقصد حسینی کی جانب سے نویں امام کی شہادت کے موقع پر منعقد مجلس کو مولانا رضا حسین نے کیا خطاب

لکھنؤ (پریس ریلیز) (28 مئی، 2025) کشمیری محلہ واقع ادارہ مقصد حسینی کے زیر اہتمام نویں امام حضرت محمد تقیؑ کے یوم شہادت 29 ذیقعدہ کو مجلس کا انعقاد کر کے یوم غم منایا گیا۔ ادارہ کے ترجمان ایس ایم امن کی اطلاع کے مطابق کشمیری محلہ واقع مسجد قدم رسول میں بعد نماز ظہرین ایک مجلس عزا کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس کا آغاز تلاوت ربانی سے قاری شیخ کمیل نے کیا جس کے بعد منتخب شعرا نے بارگاہ امام میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کر کے پیش خوانی کے فرائض انجام دیے جبکہ مجلس کو شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن اور عالم نگر مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی نے خطاب کیا۔ مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا امام کی تعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا نے کہا کہ امام محمد تقی آسمان عصمت کے گیارہویں درخشاں ستارے اور ہمارے نویں امام ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت امام علی رضا علیہ السلام اور والدۂ ماجدہ حضرت سبیکہ علیہا السلام ہیں جن کا تعلق پیغمبر اکرمؐ کی زوجہ حضرت ماریہ قبطیہ سے ہے۔ مولانا نے کہا کہ امام کو اپنے اجداد اور سابقہ ائمہ کے مشن اور تعلیمات کو اگرچہ مختصر عرصے کے لیے آگے بڑھانے کا موقع ملا لیکن یہ مدت قلیل بھی تاریخ میں انمٹ نقوش رقم کر گئی اور ہر قسم کے سنگین حالات میں اوائل کے باوجود فریضہ امامت انتہائی ذمہ داری، حکمت عملی اور بصیرت کے ساتھ انجام دیا جس کے طفیل میں آج دنیا امامت کے فیوض و برکات سے گذشتہ کئی صدیوں سے فیض یاب ہو رہی ہے۔ مولانا نے کہا کہ حضرت امام محمد تقی الجواد نے جہاں امت مسلمہ کو قرآن کے الٰہی احکام، رسول اکرمؐ کی سیرت طیبہ اور ائمہ معصومین کے فرامین مقدسہ کی طرف متوجہ رکھا وہاں ہر میدان اور ہر مرحلے میں وارث نبیؐ ہونے کے ناطے امت کی رہنمائی فرمائی۔ یہ رہنمائی صرف اپنے حلقہ ارادت تک نہیں بلکہ عام مسلمان سے لے کر اس وقت کے حکمرانوں تک سب کے لیے یکساں اور برابر تھی یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے آباء کی طرح امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نبویؐ فریضہ انجام دیا اور اس راستے میں شدید مشکلات برداشت کیں۔ مولانا نے کہا کہ امام محمد تقی نے امت مسلمہ کو تا قیامت رہبری و رہنمائی کا سامان بہم کرنے کے لیے جس انداز سے حکمت عملی ترتیب دی اور جس طرح حکمرانوں اور دین دشمن طبقات کی سازشوں کا مقابلہ فرمایا اس کی مثال نہیں ملتی۔ مولانا نے امت مسلمہ پر زور دیا کہ وہ حضرت امام محمد تقی کی سیرت اقدس کا مطالعہ کر کے اس پر حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہونے کی جدوجہد کریں تا کہ قیامت تک مکمل استقامت اور واضح اور روشن راستے کے ذریعے عمل کیا جا سکے اور آخرت کی فلاح حاصل کی جا سکے۔ مولانا نے آخر میں امام کے مصائب بیان کرتے ہوئے کہا کہ امام کو 25 برس کی عمر میں زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔ مولانا نے امام پر گزری مصیبتوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود تمام مومنین اشکبار ہو گئے۔ مجلس کے بعد مومنین نے نوحہ خوانی و سینہ زنی کر کے یوم غم منا کر امام وقت کی خدمت میں ان کے جد امجد کی شہادت کا پرسہ پیش کیا۔

## بقرعید کی تیاریاں شروع، خریدا جانے لگا بکرا: حافظ رحمت

## 07 جون کو عقیدت وروایات کے مطابق منائی جائے گی بقرعید

گورکھپور، ضلع میں بدھ کو اسلامی ماہ ذی الحجہ کا چاند نظر آ گیا، علما کرام نے اعلان کیا کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ 29 مئی بروز جمعرات ہوگی، عیدالاضحیٰ (بقرعید) کا تہوار عقیدت و روایت کے مطابق 7 جون بروز ہفتہ منایا جائے گا، 7، 8 اور 9 جون کو مسلسل تین دن قربانی کی جائے گی، علما کرام نے تہوار کے دوران امن، ہم آہنگی اور بھائی چارہ برقرار رکھنے اور صفائی کا خاص خیال رکھنے کی اپیل کی ہے۔ مکتب اسلامیات ترکمان پور کے استاد قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ قربانی کا حکم قرآن پاک میں دیا گیا ہے، قربانی کرنا صاحب استطاعت پر واجب ہے، قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، جسے اس امت کے لیے برقرار رکھا گیا ہے اور اس کا حکم پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا ہے، عیدالاضحیٰ 7 جون کو روایت اور امن کے ساتھ منائی جائے گی، مسلمانوں کی جانب سے 7، 8 اور 9 جون کو قربانی کی جائے گی۔ سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرہ بازار کے امام حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ ذوالحجہ اسلام کا 12 واں اور آخری مہینہ ہے، بکروں کی خریداری شروع ہو گئی ہے، گلیوں اور محلوں میں قربانی کے بکرے فروخت ہو رہے ہیں، جیسے جیسے تہوار قریب آئے گا، قربانی کے جانوروں کا بازار کئی مقامات پر کھچا کھچ بھرے گا جس میں جامع مسجد اردو بازار کے باہر، الٰہی باغ، خونی پور، زاہدہ آباد، شاہ معروف، عسکر گنج، ترکمان پور، رسول پور، گورکھناتھ، رحمت نگر، اونچوا، جعفرا بازار شامل ہیں۔ چشتیہ مسجد بخشی پور کے امام مولانا محمود رضا قادری نے کہا کہ عیدالاضحیٰ (بقرعید) کا تہوار ذوالحجہ کی 10 تاریخ کو منایا جاتا ہے، اس تہوار کے موقع پر مسلمانوں کی جانب سے مسلسل تین دن قربانی کی جاتی ہے، ذوالحجہ کے مہینے میں ملک و دنیا کے لاکھوں مسلمان حج ادا کرتے ہیں، بھارت سے بھی بڑی تعداد میں عازمین حج مکہ اور مدینہ شریف پہنچ چکے ہیں۔

## ''امیر الدولہ اسلامیہ انٹر کالج میں سمر کیمپ کا انعقاد''

لکھنؤ ۲۸ر مئی۔ آج امیر الدولہ اسلامیہ انٹر کالج میں منعقد ۲۱ روزہ سمر کیمپ کے آج آٹھویں دن ڈسٹرکٹ کورڈینیٹر مسٹر سنتوش مشرا نے اسکول کا معائنہ کیا۔ انہوں نے سمر کیمپ میں ہونے والی مختلف سرگرمیوں جیسے یوگا، پی۔ ٹی۔، آرٹ اینڈ کرافٹ اکٹیویٹی، پیپر میش اکٹیویٹی، کلے اکٹیویٹی کی خوب تعریف کی اور طلباء کے روبرو ہو کر ان سے سمر کیمپ سے ہونے والے فوائد کو جاننے کی کوشش کی۔ کالج کے پرنسپل میجر ڈاکٹر جمال محمد خاں نے ان کو بتایا کہ سمر کیمپ میں ہونے والی نافع سرگرمیوں کو کالج کے کیمسٹری لکچرار محمد عاصم خاں اسسٹنٹ ٹیچر عرفان اللہ خاں، محمد سلیم، محمد حنظلہ اور کنچن میڈم روزانہ پورے جوش و خروش کے ساتھ کالج میں منعقد کراتے ہیں۔

## بڈو پور میں چوروں کی دہشت، ایک ہی رات میں چار گھروں میں بڑی واردات، گاؤں میں خوف وہراس کا ماحول

بارہ بنکی: 28 مئی (پی این ایس) بڈو پور تھانہ علاقہ کے شیلی کیرت پور گاؤں میں چوروں کے روپ میں آئے بدمعاشوں نے منگل کی رات قہر برپا کیا۔ ایک ہی رات میں چار گھروں میں چوری کی واردات کو انجام دیا۔ اس دوران ایک گھر میں اہل خانہ جاگ گئے تو چوروں نے انہیں یرغمال بنا کر بندوق کی نوک پر لوٹ لیا۔ گاؤں میں نند کشور مشرا کے گھر سے تقریباً 1.5 لاکھ روپے نقد، سونے کی دو چین، انگوٹھیاں اور سونے اور چاندی کے دیگر زیورات چوری ہو گئے۔ چوروں نے لال بہادر مشرا کے گھر سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کا سامان چوری کر لیا۔ کروناش مشرا کے گھر سے تقریباً 50,000 روپے کا سامان چوری ہو گیا۔ رام پرکاش مشرا کے گھر میں جب خاندان کا ایک فرد بیدار ہوا تو چوروں نے اس پر بندوق تان کر اسے یرغمال بنایا اور پھر تقریباً 50 لیٹر مینتھول آئل اور دیگر سامان لوٹ کر فرار ہو گئے۔ رام پرکاش مشرا گاؤں کے موجودہ راشن ڈیلر ہیں۔ واقعہ کے بعد علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ اطلاع ملنے پر پہنچی پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کر کے تفتیش شروع کر دی۔ کہا جا رہا ہے کہ فارنسک ٹیم کو بھی بلایا جائے گا۔ گاؤں میں خوف وہراس کا ماحول ہے اور گاؤں والوں نے پولیس سے رات کی گشت بڑھانے اور فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ تھانہ انچارج منوج کا کہنا ہے کہ واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں، جلد ہی چوروں کی گرفتاری کو یقینی بنایا جائے گا۔

## لکھنؤ یونیورسٹی: پہلگام دہشت گردانہ حملے پر قابل اعتراض پوسٹ کرنے والے پروفیسر کی درخواست ضمانت مسترد

لکھنؤ: 28 مئی (پی این ایس) اے ڈی جے اماکانت جندال نے لکھنؤ یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر مادری کاکوٹی کی پیشگی ضمانت کی عرضی کو مسترد کر دیا ہے جنہوں نے پہلگام میں دہشت گردانہ حملے کے بعد سوشل میڈیا پر قابل اعتراض پوسٹ پوسٹ کیا تھا۔ ڈاکٹر مادری یونیورسٹی کے شعبہ لسانیات میں تعینات ہیں۔ استغاثہ نے عدالت کو بتایا کہ مدعی جتن شکلا عرف موہن شکلا نے حسن گنج تھانے میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ بتایا گیا کہ پاکستان کے حمایت یافتہ دہشت گردوں نے جموں و کشمیر کے پہلگام میں 26 سیاحوں کو ہلاک کیا۔ قتل سے پہلے سیاحوں کا مذہب پوچھا گیا۔ تب سے لکھنؤ یونیورسٹی کی استاد ڈاکٹر مادری کاکوٹی اپنے سابقہ ہینڈل سے پوسٹ کر کے ہندوستان کے اتحاد، سالمیت اور خود مختاری پر حملہ کر رہی ہیں۔

## ایک ہاتھ میں قران ایک ہاتھ میں لیپ ٹاپ، یوپی مدرسہ بورڈ کے ٹاپر نے بتایا کامیابی کا فلسفہ

مرادآباد: 28 مئی (پی این ایس) اترپردیش مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے ذریعہ منعقدہ منشی/مولوی (ثانوی) اور عالم (سینئر سیکنڈری) کے بورڈ امتحان 2025 کے نتائج کا 23 مئی 2025 بروز جمعہ دوپہر 12:30 بجے اعلان کیا گیا تھا۔ اس سال کل 88082 طلبہ رجسٹرڈ ہوئے تھے جن میں سے 68423 نے امتحان میں شرکت کی تھی۔ اترپردیش مدرسہ بورڈ کے نتائج کے بعد مدرسہ کے تمام طلبہ بہت خوش ہیں، وہیں اگر مرادآباد کے ویرپور مدرسہ جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن کی بات کریں تو یہاں کے طالب علم فرقان علی نے مدرسہ بورڈ کے سینئر سیکنڈری امتحانات میں اترپردیش میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے مدارس کے ساتھ ساتھ مرادآباد اور اترپردیش کا نام روشن کیا ہے۔ بدھ کو اس کے اعزاز میں ایک سادہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس دوران میڈیا کے ساتھ خصوصی بات چیت میں جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن کے طالب علم فرقان علی نے کہا کہ ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی کا خواب ہے کہ ہر مسلمان کے ایک ہاتھ میں قرآن ہو اور دوسرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ ہو۔ میں نے پی ایم نریندر مودی کے خواب کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں مستقبل میں ٹیچر بن کر بچوں کو پڑھانا چاہتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ آج کی ٹیکنالوجی کی دوڑ میں ہر انسان کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ ہونا چاہیے۔ فرقان نے مزید بتایا کہ وہ دن میں 10 سے 12 گھنٹے پڑھتا تھا۔ انہوں نے مدارس میں پڑھنے والے بچوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ وہ بچے دل سے پڑھیں، محنت کریں اور آگے بڑھیں اور ملک کا نام روشن کریں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ مرادآباد کے فرقان علی نے اترپردیش مدرسہ بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کر کے ریاست کا نام روشن کیا ہے لیکن ابھی تک کوئی بھی سرکاری نمائندہ یا سرکاری اہلکار انہیں مبارکباد دینے نہیں آیا ہے۔

## تحقیق کے لیے دلچسپی رکھنے والے اداروں کو 10 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کی جائے گی: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 28 مئی۔ محکمہ سیاحت نے ایسے مقامات پر تحقیقی کام کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ 10 لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ عقیدت مندوں اور سیاحوں کو کم مقبول سیاحتی مقامات کی طرف راغب کیا جا سکے۔ یہ مالی امداد پہلے آئیے پہلے پائیے کی پالیسی پر مبنی ہوگی۔ اس سال 05 اداروں کو تحقیق کے لیے مالی امداد دی جائے گی۔ مالی امداد حاصل کرنے کے لیے دلچسپی رکھنے والے اداروں کو محکمہ سیاحت کے پورٹل up-tourismportal.in/ پر جا کر آن لائن رجسٹریشن کرانا ہوگا۔ اس کے لیے آخری تاریخ 30 جون 2025 مقرر کی گئی ہے۔ یہ جانکاری ریاست کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ اترپردیش کو سیاحت کا مرکز بنانے کے لیے سیاحتی پالیسی-2022 کے تحت پرکشش انتظامات کیے گئے ہیں، جس کے تحت سیاحت کے کاروبار سے وابستہ لوگوں کو مختلف قسم کی سبسڈی اور چھوٹ فراہم کی گئی ہے۔ غیر معروف سیاحتی مقامات پر تحقیق کے لیے 10 لاکھ روپے کی رقم اس سیاحتی پالیسی کا ایک حصہ ہے۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ سیاحتی مقامات پر تحقیق کرنے کا مقصد اترپردیش میں مہمان نوازی اور سیاحت کے شعبے سے متعلق موضوعات پر تحقیقی کام کو فروغ دینا ہے۔ اس تحقیق کے لیے تسلیم شدہ ٹریول ایسوسی ایشنز، ہوٹل یونین، چیمبرز آف کامرس، یونیورسٹیاں، انتظامی ادارے اور غیر سرکاری تنظیمیں درخواست دینے کے اہل ہوں گی۔ جناب جیویر سنگھ نے بتایا کہ اس اسکیم میں سیاحت، مہمان نوازی، انتظام کے شعبے سے متعلق تعلیمی اداروں اور تسلیم شدہ مہمان نوازی کی انجمنوں کو ترجیح دی جائے گی۔ وزیر سیاحت نے بتایا کہ پچھلے دو سال میں 10 تحقیقی کام مکمل کیے گئے ہیں، جن کے نتائج کی بنیاد پر ریاست کے کئی نئے مقامات کو ترقی کا فائدہ ملا ہے۔ اس سال بھی نئی تحقیق شروع کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اسکیم سے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے دلچسپی رکھنے والے ادارے موبائل نمبر- 6389300559 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

## اے ایم یو کے ہادی حسن ہال میں عظیم الشان سالانہ تقریب منعقد

علی گڑھ، 28 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے ہادی حسن ہال کی عظیم الشان سالانہ تقریب اے ایم یو کے سابق وائس چانسلر پروفیسر محمد گلریز کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اپنے خطاب میں پروفیسر گلریز نے ہال کے طلبہ کی کامیابیوں کو سراہا اور ان پر زور دیا کہ وہ یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیمی اور اخلاقی روایات پر عمل پیرا رہیں۔ انھوں نے طلبہ کو ہم نصابی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی تاکہ ان کی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی ہو۔ انھوں نے مستقبل کے طبی ماہرین کی عظیم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے خاص طور پر معاشرے کے محروم طبقات کے لیے ہمدردانہ خدمات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ تقریب کے مہمان اعزازی، پرو وائس چانسلر پروفیسر ایم محسن خان نے ہال انتظامیہ اور طلبہ کی کوششوں کو سراہا اور تعلیمی بہتری کے لیے ادارہ جاتی تعاون جاری رکھنے کی یقین دہانی کرائی۔ دیگر مہمانوں میں شامل پروفیسر ایم وسیم علی، پراکٹر، اور پروفیسر رفیع الدین، ڈین اسٹوڈنٹس ویلفیئر نے طلبہ کے جذبے اور استقامت کی تعریف کی اور ہال میں ایک متحرک اور شمولیتی ماحول کو فروغ دینے کی کوششوں کو سراہا۔

## لکھنؤ-چنڈی گڑھ سپر فاسٹ ایکسپریس: پنکھے کی مدد سے لوگ کر رہے ہیں سفر، بیت الخلا کی حالت خراب، صفائی ندارد

لکھنؤ: 28 مئی (پی این ایس) لکھنؤ اور چنڈی گڑھ کے درمیان چلنے والی 12231 لکھنؤ-چنڈی گڑھ سپر فاسٹ ایکسپریس کے پہلے اے سی کوچ کی حالت خراب ہے۔ کرایہ سلیپر سے چھ گنا زیادہ ہونے کے باوجود سہولیات میں بہت سی کوتاہیاں ہیں۔ بیت الخلا کی چھت سے پانی ٹپکنے کے ساتھ ساتھ صفائی کے انتظامات بھی ناکافی پائے گئے۔ مسافروں کی شکایت کے بعد جب فرسٹ اے سی کوچ کا معائنہ کیا گیا تو کئی خامیاں سامنے آئیں۔ کوچ کے چار بیت الخلاء میں سے ایک کی چھت سے پانی ٹپکتا ہوا پایا گیا۔ واش بیسن کے قریب پانی ٹپکنے سے مسافروں کو ہاتھ دھونے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ بیت الخلا کے اندر کے شیشے بھی صاف نہیں تھے۔ فرسٹ اے سی کوچ کے چاروں بیت الخلاء میں ہاتھ دھونے کے انتظامات مناسب نہیں تھے۔ اندر رکھے ڈبے میں ہاتھ دھونے تک نہیں تھا۔ پوچھنے پر اٹینڈنٹ نے کہا کہ ابھی بھرنا ہے۔ اسی دوران دو بیت الخلاء سے پنکھے غائب تھے اور تاریں بھی لٹکی ہوئی تھیں۔ ٹرینوں میں (LHBLink-Hoffman-Bush) ڈبے لگائے جا رہے ہیں، لیکن چنڈی گڑھ-لکھنؤ ایکسپریس میں پرانے ڈبے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ اس بات کی تصدیق کے لیے پہلے اے سی کوچ میں نصب پنکھے پائے گئے۔ مسافروں کے مطابق کئی بار پنکھے کام نہیں کرتے۔ ٹرینوں کے اندر گندی چادروں کی شکایات مسلسل آ رہی ہیں۔ لکھنؤ-چنڈی گڑھ ایکسپریس کے پہلے اے سی کوچ میں بھی خامی دیکھی گئی۔ فرش پر چادریں ڈال دی گئیں۔ اٹینڈنٹ نے کہا کہ انہیں جلدی میں بٹھایا گیا ہے، انہیں اٹھا کر سیٹوں پر بٹھا دیا جائے گا۔ ٹرین کا تعلق شمالی ریلوے کے امبالہ ڈویژن سے ہے۔ پورا عملہ بھی اسی جگہ سے تعلق رکھتا ہے۔ حکام کے مطابق تمام ٹرینوں کی طرح اس کے کوچز کو بھی جلد تبدیل کر دیا جائے گا۔ تاہم یہ فیصلہ امبالہ ڈویژن ہی کرے گا۔

## ملتِ ابراہیمیؑ کے شعارِ قربانی کو ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر لازمی قرار دیا گیا

### تقسیمِ قربانی میں غرباء ومساکین کا خاص خیال رکھا گیا تاکہ اجتماعی زندگی کی جڑیں مضبوط رہیں: مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

حیدرآباد۔ 28 مئی (راست) دینِ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی ہر چیز جداگانہ ہے "خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمیؐ" انسانی معاشرہ کے طریقۂ زندگی میں عیدوں کا اہتمام بھی ہے؛ اس موقعہ پر سماج کا ہر فرد خوشی و مسرت میں ڈوب جاتا ہے لیکن اسلام کا طریقۂ انبساط کچھ اور ہے۔ اسلام الٰہیاتی تجلیات کے پرتو تلے عید کی خوشیاں مناتا ہے، ایسے موقعوں پر اجتماعی زندگی کی جڑیں مضبوط کرتا ہے، دولت مندوں اور خوشحال افراد کے ساتھ غرباء ومحرومین بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو جائیں اس کیلئے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے جانور کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک حصہ خود اپنے لیے دوسرا رشتہ دار و احباب اور تیسرا غرباء ومساکین کیلئے۔ اس طرح ایسی تقسیم کا طریقہ اسلام نے سکھلایا کہ سب مستحقین تک قربانی کا حصہ پہنچے اور اس موقعہ پر کوئی بھی محروم نہ ہو۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی سابق ماہر کتبات محکمۂ آثارِ قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس، کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر (NCPUL) وفانوسِ آگہی (تاریخ اسلام وثقافتِ اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہندسطح پر انٹر اسکولس/کالجس مقابلۂ جات) حیدرآباد نے کہا: قربانی کی شکل میں تسلیم ورضا کا سب سے بڑا مظاہرہ حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ وجود میں آیا؛ جب وہ تین راتیں مسلسل خواب میں دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابراہیمؑ! تم ہماری راہ میں اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی دو؛ جس کیلئے وہ تیار ہو گئے، اپنے مضبوط ارادوں اور جاں نثاری پر بھروسہ ہونے کے باوجود انہوں نے ضروری سمجھا کہ اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ سے بھی پوچھ لیں، کیونکہ یہ معاملہ تنہا ان کی ذات سے وابستہ نہیں تھا بلکہ اس کا دوسرا حصہ بیٹا تھا؛ جس کی قربانی کا حکم ملا تھا؛ اس لئے صاف صاف بتلایا کہ بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں؛ بتاؤ! تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے خود سپردگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اگر اللہ کی یہی مرضی ہے تو انشاء اللہ! آپ مجھے ثابت قدم و صبر کرنے والا پائیں گے، حکم کی تعمیل کیجئے۔ اب ایک طرف عمر رسیدہ باپ ہے، جن کی مسلسل دعاؤں اور سحر کی مناجات کے بعد خاندانِ نبوّت کو یہ چشم وچراغ عطا ہوا تھا اور دوسری طرف معصوم وچہیتا لختِ جگر ہے۔ بیٹے کی رضامندی پانے کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے قربانی کے دن حضرت ہاجرہؑ سے کہا کہ اسمٰعیلؑ کو تیار کرو؛ مجھے اُسے اپنے دوست سے ملانے کیلئے لے جانا ہے۔

## نوجوان کے قتل کے ملزم ماں، بھائی اور بھابھی گرفتار

## ریلوے ٹریک پر پھینک دی تھی لاش

بدایوں: 28 مئی (پی این ایس) تھانہ بنور میں ریلوے ٹریک سے نوجوان کی لاش ملنے کے معاملے میں سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے۔ قتل کے بعد اس کی لاش ریلوے ٹریک پر پھینک دی گئی۔ اس معاملے میں مقتول کی والدہ، بھائی اور بھابھی کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق تینوں نے دوران تفتیش قتل کا اعتراف کر لیا ہے۔ 18 مئی کو بنور تھانہ علاقے کے گاؤں گھاٹ پوری کے قریب ایک نوجوان ویربھان کی لاش ریلوے ٹریک پر پڑی ہوئی ملی تھی۔ نوجوان کے قتل کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ پولیس نے لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا جس میں موت کی تصدیق سر پر بھاری چیز لگنے سے ہوئی۔ لواحقین نے پولیس کو شکایت نہیں دی تاہم پولیس معاملے کی تحقیقات کرتی رہی۔ جانچ میں پتہ چلا کہ نوجوان ویربھان شراب پینے کا عادی تھا۔ وہ ہر روز گھر والوں سے پیسے مانگتا تھا۔ پیسے نہ ملنے پر لڑتا جھگڑتا تھا۔ 17 مئی کی رات ویربھان چھت پر تھا۔ وہ اپنی ماں سے پیسے مانگ رہا تھا۔ پیسے نہ ملنے پر وہ جھگڑنے لگا۔ اس دوران اس کے بھائی بھگوان داس اور بہو سوم وتی نے اسے دھکا دیا۔ وہ چھت سے زمین پر گرا اور موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔

## ریاست کے بجلی صارفین کو جھٹکا، جون میں بل 4.27 فیصد بڑھے گا، کنزیومر فورم نے کی مخالفت

لکھنؤ: 28 مئی (پی این ایس) ریاست میں فیول سرچارج فیس کے تعین کے لیے جاری کردہ نئی پالیسی صارفین کو متاثر کر رہی ہے۔ بجلی کارپوریشنوں پر صارفین پر 33122 کروڑ روپے واجب الادا ہونے کے باوجود جون کے مہینے میں فیول سرچارج 4.27 فیصد زیادہ وصول کیا جائے گا۔ یعنی بجلی کے نرخ 4.27 فیصد مہنگے ہوں گے۔ جبکہ اپریل کے مہینے میں اس میں 1.24 فیصد اضافہ ہوا تھا اور مئی کے مہینے میں اس میں دو فیصد کمی ہوئی تھی۔ ریاست میں تقریباً 3.45 کروڑ بجلی صارفین ہیں۔ کارپوریشنوں کو فیول سرچارج فیس کے طور پر 390 کروڑ روپے وصول کرنے ہیں۔ ایسی صورتحال میں بجلی کے بلوں میں 4.27 فیصد فیول سرچارج وصول کیا جائے گا۔ یہ مارچ 2025 کا ہے جو جون کے بل میں وصول کیا جائے گا۔ کنزیومر کونسل کے صدر اودھیش کمار ورما نے کہا کہ پاور کارپوریشن ملٹی ایئر ٹیرف ریگولیشن کے تحت، نظرثانی شدہ اے آر آر کے ذریعے بجلی کی شرحوں میں 30 فیصد اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ یہ وہ صورت حال ہے جب بجلی صارفین کے پاس بجلی کمپنیوں پر تقریباً 33122 کروڑ روپے بقایا (سرپلس) ہیں۔ ایسے میں اضافہ کا حکم غیر قانونی ہے۔ کنزیومر کونسل جلد ہی اس معاملے کو ریگولیٹری کمیشن کے سامنے اٹھائے گی۔

## رنجش کے سبب گھر میں گھس کر ڈالا پیٹرول

دیوبند: 28 مئی (فیروز خان) دیوبند کے نزدیکی گاؤں امبولی میں شرابی نوجوان نے ایک بزرگ اور ان کے بیٹے کی بہو پر حملہ کر ان پر پیٹرول ڈال دیا۔ متاثرہ کی تحریر پر مقدمہ درج کر پولیس نے ملزم نوجوان کو حراست میں لے لیا۔ کوتوالی میں دی گئی شکایت میں مین پال نے بتایا ہے کہ ملزم نوجوان منشیات کا عادی ہے۔ ان کے مطابق ملزم نے راستے میں ان کے ساتھ بدتمیزی کی جب وہ کسی طرح مار پیٹ کرنے والے شخص سے بچ کر گھر پہنچے تو ملزم پیٹرول سے بھری بوتل لے کر اس کے گھر پہنچ گیا اور گالی گلوچ کرنے لگا، شور سن کر اس کی بہو اور پوتا اسے بچانے آئے تو ملزم نے بوتل میں بھرا پیٹرول ان پر ڈال دیا۔ مین پال کے مطابق آس پاس کے لوگوں نے بمشکل تمام اسے بچایا۔

## یوپی راشن گھوٹالہ: ایک آدھار کارڈ پر 100 لوگوں میں تقسیم کیا گیا راشن، نابالغوں کے نام پر بھی لوٹا، جانچ میں انکشاف

لکھنؤ: 28 مئی (پی این ایس) یوپی کے فوڈ اناج گھوٹالے کی سی آئی ڈی کی جانچ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بریلی، آگرہ اور میرٹھ ڈویژن میں ایک آدھار کارڈ پر 90 سے 100 نااہل لوگوں کو راشن تقسیم کیا جا رہا تھا۔ اس سازش میں نابالغوں کو بھی استعمال کیا گیا۔ سی آئی ڈی نے تقریباً 5 سال سے زیر التوا تین ڈویژنوں کے 134 مقدمات میں سے 110 کو نمٹا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے متعلقہ اضلاع کے اے ڈی ایم اور ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسرز (ڈی ایس او) کی ذمہ داری طے کرتے ہوئے کارروائی کی سفارش کی ہے۔ بعض ڈی ایس اوز کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کی بھی سفارش کی گئی ہے۔ یہ گھوٹالہ راشن بیچنے والوں (کوٹیداروں) نے بی پی ایل کنبوں کے اناج کا حصہ ہڑپ کر کے کیا تھا۔ اس کی شکایات حکومت تک پہنچ چکی تھیں۔ اس کے بعد 2015 سے 2018 تک تینوں ڈویژنوں میں مقدمات درج کیے گئے، ان کی تفتیش کی ذمہ داری اقتصادی جرائم


**اتر ریلوے**

**ای۔آکشن نوٹس**

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، اتر ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کام کیلئے ای۔آکشن سے متعلق نوٹس۔

| | |
|---|---|
| ایڈمین یونٹ/زون | لکھنؤ۔اتر ریلوے۔ڈویژن۔کمرشیل/اتر ریلوے |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 19402-SLR-F2-LKO-SBIB-24-1 (Parcel-SLR) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 11.06.2025 at 12:30 hrs |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 14207-SLR-F2-MBDP-DLI-24-1 (Parcel-SLR) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 11.06.2025 at 12:40 hrs |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 20415-SLR-F2-BSB-INDB-22-3 (Parcel-SLR) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 11.06.2025 at 12:50 hrs |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 14205-SLR-F2-AYC-DLI-23-1 (Parcel-SLR) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 11.06.2025 at 13:00 hrs |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 22614-SLR-F2-AYC-RMM-23-1 (Parcel-SLR) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 11.06.2025 at 13:10 hrs |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 12419-SLR-F2-LKO-NDLS-23-1 (Parcel-SLR) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 19.05.2025 at 13:20 hrs |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 22104-SLR-F2-AYC-LTT-23-1 (Parcel-SLR) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 11.06.2025 at 13:30 hrs |
| نیلامی لسٹنمبر/لاٹ نمبر | 22178-22177-VP-1-BSB-CSMT-25-4 (Parcel-Parcel Van) |
| نیلامی لسٹ اشاعت کی تاریخ | 26.05.2025 |
| نیلامی شروعات کی تاریخ (تمام لاٹ) | 11.06.2025 at 12:00 hrs |
| نیلامی بند کرنے کی تاریخ اور وقت | 11.06.2025 at 13:40 hrs |
| E-Auction Module of www.ireps.gov.in | Website particulars where complete details of auction can be seen by registered bidders |
| 1577/2025 | No.: C/SLR Leasing contract-2019/KS Date:- 27.05.2025 |

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اودھ نامہ

# اتحاد اور یکجہتی کا پیغام

ماہ ذی الحجہ 1446 ہجری کا چاند آج شام نظر آ گیا اور لوگوں نے ایک دوسرے کو عیدالاضحیٰ کی مبارکباد دینا شروع کر دیں۔ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے منانے میں فرق یہ ہے کہ عیدالفطر ک چاند نظر آتے ہی دوسرے دن صبح عید منائی جاتی ہے، جبکہ عیدالاضحیٰ کا چاند نظر آنے کے بعد دسویں دن یعنی دس ذی الحجہ کو عیدالاضحیٰ یعنی بقرعید منائی جاتی ہے۔ اسی ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مستطیع بندوں پر حج اور قربانی فرض کی ہے۔ حج صاحب استاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے اگر کسی شخ نے صاحب استطاعت ہوتے ہوئے بھی حج نہیں کیا تو وہ عنداللہ گناہگار ٹھہرے گا۔ اسی طرح قربای بھی ہر صاحب استطاعت پر فرج ہے، اس کے لئے انسان اپنی طرف سے اللہ کی راہ میں جانور قربان کرے، حج اور قربای کی فرضیت میں فرق یہ ہے کہ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہی فرض ہے جبکہ قربانی ہر سال فرض ہے۔ بعضے لوگ یہ سمجھتے ہین کہ قربانی بھی ایک ہی مرتبہ فرض ہے ورہ ایکسال اپنی طرف سے اور دوسرے سال اپنے عزیزوں کی طرف سے قربانی کرتے ہیں اس طرح کرنا مناسب نہیں ہے۔ جب بھی آپ صاحب استطاعت پہوں گے تو قربانی آپ پر فرض ہوگی، اگار دوسرے عزیزوں کی طرف سے بھی قربانی کرنا چاہتے ہین تو پہلے اپنی طرف سے قربانی پیش کریں بعد میں دوسروں کی طرف سے۔ ماہ ذی الحجہ میں ہی حج بھی ادا کیا جاتا ہے جس کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر اختیار کرنا پڑتا ہے اور وہاں حج کے تمام مناسک پورے آدب و احترام کے ساتھ خلوص نیت سے ادا کئے جاتے ہیں۔ اس کی ادائیگی کیلئے ہر سال دنیا بھر سے لاکھوں مسلمان سرزمین حجاز کا رخ کرتے ہیں اور اس طرح ایک ایسا عالمی پلیٹ فارم آراستہ ہوتا ہے جہاں مختلف ثقافتوں، قومیتوں اور نظریات کے حامل افراد ایک مشترکہ مقصد کے تحت جمع ہوتے ہیں۔ حج کرنے والا ہر ایک شخص مختلف پس منظر، ثقافت اور قومیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس تنوع کے باوجود، حج ایک ایسی تقریب ہے جو اتحاد اور یکجہتی کا پیغام دیتی ہے۔

ہمارا ملک ہندوستان دنیا کی دوسری سب سے بڑی مسلم آبادی پر مشتمل ملک ہونے کی وجہ سے اس اجتماع میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے جس میں ملک کے حاجیوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہوتی ہے، چند برسوں پہلے تک ہندوستانی حکومت کی جانب سے حج کے موقع پر کثیر رکنی اعلیٰ سطحی وفد بھی سعودی عرب جاتا تھا، جو نہ صرف حاجیوں کے مسائل کی براہ راست نگرانی کرتا بلکہ سعودی حکام اور دیگر ملکوں کے نمائندوں سے ملاقات کر کے سماجی، مذہبی اور سفارتی مسائل پر تبادلہ خیال بھی کرتا تھا۔ یہ وفد حاجیوں کی آمدورفت، ان کی رہائش، مشاعر مقدسہ، اس سے متعلق انتظامات، صحت اور نقل و حمل جیسے امور کا جائزہ لیتا، ان میں درپیش مشکلات کی نشاندہی کرتا اور ذمہ داروں سے تبادلہ خیال کر کے ان کا حل نکالنے کی کوشش کرتا۔ اور حج پالیسی مرتب کرتے وقت ان کی سفارشات اور تجویزوں کی کافی اہمیت ہوتی جس سے حج میں مختلف قسم کی سہولتیں اور مختلف قسم کے نئے نظام کو متعارف کرانے میں آسانی ہوتی۔ اس وفد سے اگر ایک طرف یہ پیغام جاتا کہ ہندوستانی حکومت کو اپنے شہریوں بشمول اقلیتوں کے دینی و مذہبی امور سے بھی دلچسپی ہے تو دوسری طرف حاجیوں کو بھی اپنی فکر، تحفظ اور اعتماد کا احساس ہوتا۔

لیکن اب یہ سلسلہ چند برسوں سے بند کر دیا گیا ہے جسے بعض مبصرین حکومت ہند کی مسلم دشمنی سے تعبیر کرتے ہیں، اس کا بڑا نقصان یہ ہوا کہ حاجیوں کے مسائل سے براہ راست واقفیت، اسکے جائزہ کے مواقع اور اس کے فوری حل کے امکانات تلاش کرنے، متعلقہ ذمہ داروں سے براہ راست بات چیت کے مواقع کا فقدان ہو گیا اور بین الاقوامی برادری سے ہندوستانی نمائندگی کا رشتہ کمزور ہو گیا، اس طرح نہ صرف حاجیوں کی انفرادی سطح پر سہولت پر اثر پڑا بلکہ ایک وسیع سفارتی خلا بھی پیدا ہوا، جس کی طرف حکومت کے ذمہ داروں کو توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ یہ صرف ایک مسلمانوں کی فریضہ نہیں بلکہ اس سے ہندوستان کا عالمی برادری سے ثقافتی رشتہ بھی مزور ہوا ہے اور دنیا میں حکومت کے تعلق سے ایک منفی پیغام بھی جا رہا ہے۔

زائرین حرم بتاتے ہیں کہ عام طور پر حاجیوں کو رہائش اور نقل و حمل کے مسائل کی شکایت رہتی ہے، گزشتہ سال کافی افراد بیماریوں اور گرمی کی شدت کی وجہ سے مختلف مسائل کا شکار ہوئے لیکن اس کے اسباب اور حفاظتی تدبیروں اور حجاج کی روانگی سے پہلے اس کے تعلق سے ان کی مناسب رہنمائی نہ کی جا سکی۔ جب ہم حالیہ بین الاقوامی سیاسی صورتحال پر نظر ڈالتے ہیں تو اس وفد کی بحالی مزید اہمیت اختیار کر جاتی ہے، اسی تناظر میں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ماہ اپریل میں پہلگام حملے اور ماہ مئی میں سندور ایکشن کی وجہ سے عالمی سطح پر کچھ غلط فہمیاں ضرور پائی جاتی ہیں، غالباً ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے اور اپنی پالیسیوں سے واقف کرانے ہی کے نقطۂ نظر سے مختلف ممالک میں اراکین پارلیمنٹ پر مشتمل وفود بھیجے گئے ہیں۔ اس اعتبار سے حج ایک ایسی عالمی تقریب ہے، جہاں دنیا بھر کے بااثر مسلم ممالک کے نمائندے موجود ہوتے ہیں، اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک فعال وفد بھیج کر ایک ہی جگہ پر متعدد ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے اور اپنے موقف کو براہ راست پیش کرنے کا موقع ملتا۔ اس موقع کا فائدہ اٹھانا چاہئے، کیوں کہ یہ ایک موثر، کم خرچ اور نتیجہ خیز سفارتی عمل ہوتا ہے۔ اور دالگ الگ وفود بھیجنے کے بجائے صرف ایک مقدس موقع پر اپنی بات عالمی سطح پر پہنچائی جا سکتی ہے۔

# بچوں کے لئے سڑک بنے محفوظ

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ملک میں ہر سال سڑک حادثوں میں کئی گھروں کے چراغ بجھ جاتے ہیں۔ کئی کو اسپتالوں میں لمبا وقت گزارنا پڑتا ہے، تو کئی کو معذوری کی زندگی گزارنے کے لئے مجبور ہوت ہیں۔ مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز نتن گڈکری کے مطابق 2024 میں پانچ لاکھ سڑک حادثوں میں 1.80 لاکھ لوگوں کی موت ہوئی۔ ان میں 26 ہزار حادثے صرف اسکو کالجوں کے پاس ہوئے ہیں۔ جن میں مرنے والے 66 فیصد 18 سے 34 سال عمر کے تھے۔ سڑک حادثوں کے شکار بڑی تعداد میں بچے اور نوجوان ہوتے ہیں۔ بچوں کو گاڑی کی رفتار اور کتنے وقت میں وہ اس تک پہنچے گی یہ اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے بچے گاڑیوں کی زد میں آ جاتے ہیں۔ مرکزی وزیر ٹرانسپورٹ کے مطابق اسکولوں کے سامنے اینٹری ایگزٹ پوائنٹ پر مناسب نظم نہ ہونے کی وجہ سے دس ہزار بچوں کی موت ہوئی۔ جبکہ کل اموات میں سے تیس ہزار موتیں ہیلمٹ نہ لگانے کی وجہ سے ہوئیں۔ سیٹ بیلٹ نہ لگانا بھی حادثے میں موت کی بڑی وجہ ہے۔ ٹاٹا گروپ کے ڈائرکٹر سائرس مستری کی سڑک حادثہ میں سیٹ بیلٹ نہ لگانے کی وجہ سے موت ہوئی تھی۔ حالانکہ گاڑیوں میں سب سے محفوظ سمجھی جانے والی گاڑی مرسڈیز میں وہ سوار تھے۔

سڑک پر ہونے والے حادثات کے اعداد و شمار تشویشناک ہیں۔ تیز رفتار گاڑی چلانے کی وجہ سے 75.2 فیصد، رانگ سائڈ چلنے سے 5.8 فیصد اور شراب یا نشیلی دواؤں کے اثر میں ڈرائیونگ کرنے 2.5 فیصد موتیں ہوتی ہیں۔ حادثوں میں 86 فیصد مرد اور 14 فیصد خواتین کی موت ریکارڈ کی گئی ہے۔ 67.8 فیصد اموات دیہی علاقوں میں اور 32.2 فیصد شہری علاقوں میں ہوتی ہیں۔ نیشنل ہائی سڑک حادثوں کے لئے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں۔ 2022 میں ہر 100 کلومیٹر پر 45 موتیں ہوئیں۔ نمہانس/ری کے مطابق 24 فیصد دیہی حادثوں میں جان جاتی ہے۔ ان میں سے 50 فیصد حادثہ کی جگہ ہی مر جاتے ہیں۔ زیادہ تر واقعات میں سر یا جسم کے نچلے حصہ میں چوٹ لگتی ہے۔ روڈ ایکسڈنٹ ان انڈیا رپورٹ کا کہنا ہے کہ 2018 سے 2022 پانچ سال کے دوران سڑک حادثوں میں 7.77 لاکھ موتیں ہوئیں۔ ان میں سب سے زیادہ 1.08 لاکھ اتر پردیش، 84 ہزار تمل ناڈو اور 66 ہزار موتوں کے ساتھ مہاراشٹر تیسرے نمبر پر رہا۔

مرکزی وزیر روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز نتن گڈکری نے وزارت کی رپورٹ جاری کرتے ہوئے 12 دسمبر 2024 کو بتایا کہ 2022 میں 4.61 لاکھ سڑک حادثے ہوئے۔ جن میں 155781 یعنی 33.8 فیصد جان لیوا تھے۔ ان حادثوں میں 168491 لوگوں کی موت ہوئی اور 443366 لوگ زخمی ہوئے۔ 2021 کے مقابلے حادثوں میں 11.9 فیصد، اموات میں 9.3 فیصد اور مکمل معذوری میں 15.3 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا۔ کل سڑک نیٹ ورک میں ہائی وے کا حصہ پانچ فیصد ہے لیکن ان پر 55 فیصد سے زیادہ حادثے ہوتے ہیں۔ اور کل اموات میں سے 60 فیصد سے زیادہ موتیں ہوتی ہیں۔ 2022 میں کل حادثوں کا 32.9 فیصد اور کل اموات میں سے 36.2 موتیں نیشنل ہائی وے پر ہوئیں۔ این سی آر بی کی رپورٹ 2022 کے مطابق 14 سال تک کے 25 فیصد اور 14 سے 17 سال کے 75 فیصد نوعمر سڑک حادثوں کے شکار ہوتے ہیں۔ دس ریاستوں میں 40 فیصد بچے اور نوعمروں کی سڑک حادثوں میں جان گئی۔ سڑک حادثوں میں سب سے زیادہ موتیں پیدل چلنے والے راہ گیروں اور دو پہیہ سواروں کی ہوتی ہیں۔ ان میں 40.7 فیصد دو پہیہ گاڑی چلانے والے اور 16.9 فیصد پیدل چلنے والے بھاری گاڑیوں کی زد میں آئے۔ جبکہ 14.1 فیصد کار سوار، 8.8 فیصد ٹرک، لاری سوار اور 4.5 فیصد تین پہیہ (آٹو رکشہ) سوار حادثہ کے شکار ہوئے۔

ورلڈ بنک کی 2021 میں آئی سروے رپورٹ کے مطابق بھارت میں دنیا کی ایک فیصد گاڑیاں ہیں۔ لیکن سڑک حادثہ کی وجہ سے دنیا بھر میں ہونے والی موتوں میں 11 فیصد موتیں بھارت میں ہوتی ہیں۔ سڑک حادثوں کے معاملہ میں بھارت دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔ اقوام متحدہ جنرل اسمبلی نے 2021 سے 2030 تک سڑک حادثوں میں پچاس فیصد موتوں کو کم کرنے کا ہدف طے کیا ہے۔ بھارت سرکار بھی اس ہدف کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یونیسیف انڈیا بھی بچوں کو سڑک حادثوں سے بچانے کے لئے اس کے ساتھ ہے۔ حال ہی میں مانو کے اشتراک سے یونیسیف نے روڈ سیفٹی پر شعبہ ترسیل عامہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد میں ایک ورکشا منعقد کی۔ جس میں 100 سے زیادہ صحافی، ریڈیو جاکی (آر جے) سول سوسائٹی ارکان، اسکولوں کے پرنسپل اور دانشوروں نے حصہ لیا۔ اس موقع پر محترمہ ظافرین چودھری، چیف آف کمیونیکیشنز، ایڈوکیسی اینڈ پارٹنرشپس، یونیسیف انڈیا نے کہا "بچوں کی سڑکوں پر حفاظت صرف قوانین اور سڑک کی تعمیر کا معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ باہمی، اجتماعی کاروائی کا تقاضہ کرتی ہے۔ محفوظ اسکول زونز، مضبوط ہنگامی دیکھ بھال کی خدمات اور آگہی میں سبھی اپنا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ میڈیا کے پاس اعداد و شمار کو جذباتی کہانیوں میں بدلنے کی طاقت ہے۔ ایسی کہانیاں جو سماج کو سوچنے اور قدم اٹھانے کے لیے ترغیب دیتی ہیں"۔ ورکشاپ میں آئی سڑک (ابرٹس کمپنی) کے سی ای او ریمن چیسا کا کہنا تھا کہ "ہر سڑک حکمت عملی کے مرکز میں بچوں کو ہونا چاہئے۔ چاہے وہ اسکول کی حدود میں رفتار کی حد مقرر کرنا ہو، سیٹ بیلٹ اور ہیلمٹ کے قانون پر عمل کرانا"۔ مانو کے وائس چانسلر پروفیسر عین الحسن نے بھی روڈ سیفٹی کی اہمیت، ضرورت اور حادثات سے بچاؤ کے طریقوں پر سختی سے عمل کرنے پر زور دیا۔

لوک سبھا کے سرمائی اجلاس کے زیرو آور کے دوران مرکزی وزیر نتن گڈکری نے سڑک حادثوں پر بات کرتے ہوئے کہا کہ بھارت میں حالات تب تک نہیں بدلیں گے جب تک انسانی رویہ اور سماج میں تبدیلی نہیں آئے گی۔ قانون کی عزت اور دل سے اس پر عمل کریں گے تو سڑک حادثات ضرور کم ہوں گے۔ انہوں نے سڑک پر ٹرکوں کی پارکنگ اور لین کی پیروی نہ کرنے کو حادثوں کی بڑی وجہ بتایا۔ موبائل پر بات کرتے ہوئے گاڑی چلانا بھی خطرناک ہے۔ ہر سال گاڑیوں میں ہو رہے اضافہ پر کنٹرول کرنا ہوگا۔ ایک اندازے کے مطابق 2030 تک بھارت میں آج سے دوگنا گاڑیاں سڑکوں پر دوڑ رہی ہوں گی۔ سڑکوں پر ہو رہا اکرو چمنٹ اور فٹ نیس کے بغیر دوڑ رہی گاڑیاں بھی چیلنج بن رہی ہیں۔ سڑک کی تعمیر زیرو حادثہ ڈزائن کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ منزل تک جلد پہنچانے کو دھیان میں رکھ کر سڑکیں تعمیر ہو رہی ہیں۔ اس پالیسی کو بدلنا ہوگا۔ سڑکوں میں گھماؤ دار موڑ کم سے کم ہوں اور وزیبلٹی کلیر ہو۔ اس کے برعکس نیشنل ہائی وے اور قومی شاہراہوں پر گھماؤ اور اتار چڑھاؤ دکھائی دیتے ہیں۔

یونیسیف کی ورکشاپ میں سڑک کی حفاظت (روڈ سیفٹی) کو بچوں کے اہم حقوق، صحت عامہ اور ترقی کا اہم مسئلہ قرار دیا گیا۔ اس میں سڑک پر حفاظت، محفوظ رویہ، قوانین کا بہتر نفاذ اور سسٹم کی اصلاحات میں صحافت کے رول کو پر اثر بنانے پر زور دیا گیا۔ سڑک حادثات میں صرف جانی و مالی نقصان ہی نہیں ہو رہا بلکہ ملک کی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کا تین فیصد سے زیادہ حصہ برباد ہو جاتا ہے۔

9810371907

# لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں

ڈاکٹر سلیم خان

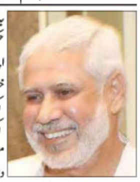

یہ حسنِ اتفاق ہے کہ حکومتِ ہند کو جب اپنی شبیہ سدھارنے کا خیال آیا تو مسلمانوں کی یاد بھی آ گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مشیت ایزدی ساری دنیا میں اس کے چہرے پر کالک پوتنے کا کام مسلمانوں کے ذریعہ لے رہی ہے۔ اس کی وجہ مسلمان نہیں بلکہ ان کے تئیں وزیر اعظم مودی سمیت ان کی پارٹی اور سنگھ پریوار کے اندر ان کے خلاف بھری ہوئی نفرت ہے۔ زعفرانی کی سیاست کی بنیاد ہی چونکہ مسلم دشمنی پر قائم ہے اس لیے وہ لوگ اس کو خوب ہوا دے کر اپنے حامیوں کو خوش کرنے کی خاطر بڑی بے حیائی سے ان مظالم کی تشہیر بھی کرتے ہیں۔ فی الحال ملک میں نفرت و عناد کی آگ اس قدر بھڑکا دی گئی ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کی عبادتگاہوں پر حملے کیے جا رہے ہیں بلکہ مختلف بہانوں سے انہیں ہجومی تشدد کا شکار کر کے انتخابی فائدہ بھی اٹھایا جاتا ہے۔ سرکار اس کا استعمال اپنی ناکامیوں مثلاً مہنگائی اور بیروزگاری جیسے مسائل کو حل کرنے میں ناکامی کو چھپانے کے لیے بھی کرتی ہے۔ لوگوں کو نفرت کے نشے میں چور کر سب کچھ بھلا دیا جاتا ہے۔

ساری دنیا کو پاکستان کا اصلی چہرا دکھانے کی خاطر جن 7 رعدد وفود کو ساری دنیا میں بھیجا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بی جے پی کے پاس ایک بھی رکن پارلیمان نہیں ہے۔ اس لیے حزب اختلاف کے سامنے ہاتھ پھیلانا پڑا۔ ایوان پارلیمان میں جملہ مسلمانوں کی نمائندگی صرف چار فیصد ہے پھر بھی ان وفود میں تقریباً بیس فیصد مسلمان ہیں۔ ویسے یہ بھی حقیقت ہے کہ نیکر پہننے والا سو سالہ سنگھ پریوار کے اندر قحط الرجال کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی شاکھا سے نہ تو وزیر خزانہ اور نہ وزیر خارجہ دے سکا۔ اس کو ان عہدوں کے لیے جے این یو سے رجوع کرنا پڑا جس کو وہ دن رات گالی دیتے رہے ہیں۔ سنگھ پریوار کے پاس اچھی انگریزی بولنے والے ستر لوگ بھی نہیں ہیں۔ اسی لیے اسے ششی تھرور اور منوج جھا کے ساتھ بیرسٹر اسدالدین اویسی، ایم جے اکبر و غلام نبی آزاد وغیرہ کو وفد میں شامل کرنا پڑا ہے کیونکہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ میں بھی انگریزی میں مدعا بیان کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

ملک کے اندر مسلمانوں پر براہ راست حملہ کرنے کے علاوہ کبھی ان پر روہنگیا کا لیبل لگا کر پریشان کیا جاتا ہے اور کبھی بنگلا دیشی بنا کر مظالم کا پہاڑ توڑا جاتا ہے۔ فی الحال پہلگام کے تشدد کی آڑ میں اس آگ کو بھڑکایا جا رہا ہے۔ اس کی تازہ مثال علی گڑھ کی ماب لنچنگ ہے۔ اس سے سنگھیوں نے اپنے ارمان تو نکالے مگر دنیا بھر میں بھیجے جانے والے وفود کی محنت پر پانی پھیر دیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی حالت آج کل اس بڑھیا کی سی ہو گئی ہے جو رات بھر سوت کاتنے کے بعد صبح سب کچھ بگاڑ دیتی ہے۔ وطن عزیز کے اندر کی جس خبریں نے ذرائع ابلاغ میں ان وفود کے لیے مشکلات کھڑی کر سکتی ہیں ان میں سے ایک احمد آباد کا زبردست بلڈوزر ایکشن ہے۔ اس کے تحت چنڈولا تالاب کے قرب و جوار میں تقریباً ساڑھے آٹھ ہزار گھر ڈھا دیئے گئے مگر اس کے علاوہ اور بھی دو علاقوں پر بلڈوزر چلائے گئے اور ایک اندازے کے مطابق تقریباً ایک لاکھ لوگوں کے سروں کی چھت چھین لی گئی۔ سوال یہ ہے کہ اگر دیگر ممالک میں جانے والے وفود سے اس بابت پوچھا جائے گا تو وہ کیا جواب دیں گے؟ کیا لوگ بشیر بدر کا یہ شعر نہیں جانتے کہ۔

لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں
تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں

بیرونِ ملک جانے والے وفود سے اگر کوئی یہ پوچھ بیٹھے کہ آپ خود اپنے لوگوں کے ساتھ اتنی سفاکی سے کیوں پیش آتے ہیں تو کیا جواب دیا جائے گا؟ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس پر بات نہ کی جائے؟ یا یہ ہمارا داخلی مسئلہ ہے اور قوم پرستی یعنی نیشنلزم نے ہمیں اپنے لوگوں پر ظلم ڈھانے کا لائسنس دے رکھا ہے۔ انسان تو خیر انسان ہے چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا؟ اور اپنوں کا حق ہر حال میں غیروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ گجرات کی راجدھانی میں کل ملا کر دس ہزار سے زیادہ گھروں پر بلڈوزر چلا کر ان میں رہنے والوں کو بے گھر کر دیا گیا۔ اس ظالمانہ کارروائی کی پردہ پوشی کے لیے پہلے بنگلا دیش کی کہانی گھڑی گئی۔ اس سلسلے میں پہلے دن جن نو سو لوگوں کو گرفتار کیا گیا ان میں سے ساڑھے آٹھ سو لوگوں کے پاس آدھار کارڈ اور دیگر دستاویزات موجود تھے اس لیے انہیں چھوڑنا پڑا۔

اس کے بعد یہ کہانی چلائی گئی کہ ان لوگوں نے غلط طریقے سے آدھار کارڈ حاصل کیے تھے۔ ان من گھڑت الزامات کو اگر سچ مان لیا جائے تب بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پچھلے 30 سالوں سے احمد آباد کی بلدیہ پر بی جے پی کا قبضہ ہے۔ اس کے ہوتے یہ لوگ ہزاروں کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے احمد آباد میں کیسے آباد ہو گئے؟ ان کو جعلی آدھار کارڈ بنانے میں کس نے مدد کی؟ ان سے کس نے رشوت لی۔ ان مبینہ غیر قانونی طور پر تعمیر شدہ مقامات کو برسوں تک بلدیہ کی سہولیات کیونکر فراہم کی گئیں؟ اس کی فراہمی کے لیے رشوت لینے والے بی جے پی کے منظورِ نظر افسران اور رہنماؤں کو کون سزا دے گا؟ اس عظیم ترین ظلم کو جائز ٹھہرانے کی خاطر وہاں منشیات کے پکڑے جانے کا جھوٹ گھڑا گیا۔ یہ بہت پرانی بات نہیں ہے کہ گجرات کے اندر اڈانی کے زیر اہتمام مندرا بندرگاہ پر ہزاروں کروڑ کی ہیروئن پکڑی گئی تھی مگر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم کے چہیتے سرمایہ دار ہی ہیروئن کے درآمد میں ملوث ہیں۔ ان کا بال بیکا نہیں ہوتا مگر عام لوگوں کی بستیاں اس بہانے سے اجاڑ دی جاتی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ ان تباہ شدہ بستیوں میں زیادہ تر مسلمان رہتے تھے لیکن ان کے ساتھ ہندو بھی اس کا شکار ہوئے۔ ہندوؤں کا بے گھر ہونا چونکہ بی جے پی کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے ان خبروں کو دبا دیا جاتا ہے اور مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو میڈیا میں اچھال انتہا پسند ہندوؤں کو جعلی خوشی سے نوازہ جاتا ہے۔ اسے پاکر وہ اپنے اوپر ہونے والے مظالم مثلاً بے گھر ہونا اور مہنگائی و بیروزگاری جیسے بنیادی مسائل کو بھول کر مکمل زندہ باد کے نعرے لگانے لگتا ہے۔ احمد آباد کے بلدیہ کا دعویٰ ہے کہ یہ ساری کارروائی عدلیہ کی توثیق کے بعد ہوئی ہے۔ ویسے راہل گاندھی کے معاملے میں گجرات کی عدلیہ پوری طرح اپنا اعتماد گنوا چکا ہے۔ اس معاملے میں ضلعی عدالت نے بیش از بیش سزا دی اور ہائی کورٹ میں اس کی توثیق بھی ہو گئی تاکہ ایوان سے ان کی رکنیت کا خاتمہ ہو جائے لیکن سپریم کورٹ نے اس فیصلے کو دیوار پر دے مارا۔ اس دوران راہل کا تو کوئی نقصان نہیں ہوا مگر عدلیہ کا اعتماد ملیا میٹ ہو گیا۔ سنجیو بھٹ کے معاملے میں بھی گجرات کی عدلیہ کا رویہ مایوس کن رہا ہے۔

میونسپل کارپوریشن نے اب یہ اعلان کیا ہے کہ اس کے پاس ساڑھے آٹھ ہزار گھر تیار ہیں جو ان بے خانماں لوگوں کو دیئے جائیں گے۔ اس معاملے میں پہلی غلطی تو یہ ہوئی کہ نئے گھروں میں نقل مکانی کے بعد ہی بلڈوزر چلانا چاہیے تھا مگر سرکار کی ترتیب الٹی ہے۔ اس نے پہلے تو چلچلاتی دھوپ میں بچوں، خواتین اور بوڑھوں کو بے گھر کر دیا جبکہ برسات کی آمد آمد ہے۔ اس کے بعد دستاویزات کو جمع کرنے کی لمبی چوڑی فہرست پکڑا دی اور ان کی تصدیق کے لیے اتنا کم وقت رکھا کہ اب کئی لوگ کاغذات کے باوجود وہ نام نہاد مکان حال نہیں کر پائیں گے۔ یہ گاجر بظاہر لٹکتا نظر تو آئے گا مگر کوئی مستحق اسے کھا نہیں پائے گا اس لیے سرکار کی نیت کھوٹی ہے بقول شاعر

امیر شہر کو ضد ہے کہ شام غربت میں
غریب شہر کی کٹیا میں چاندنی بھی نہ ہو

پچھلی بار جب مودی جی کے چہیتے دوست ڈونلڈ ٹرمپ کو نمستے کرنے کے لئے احمد آباد بلایا گیا تو ڈبل انجن سرکار نے شرم کے مارے کچی بستیوں کو پردے کے پیچھے چھپا دیا تھا، اب انہیں مٹا یا رہا ہے۔ یہ قیاس آرائی بھی کی جا رہی ہے کہ مودی جی برسوں سے اپنے شہر احمد آباد میں اولمپک کھیل منعقد کرنے کا خواب سجا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ 2036 میں منعقد ہونے والے اولمپک کھیلوں کا انعقاد احمد آباد میں ہو اور اس سے قبل شہر سے سارے کچے مکانات شہر سے نکا دیئے جائیں تاکہ انہیں پوشیدہ رکھنے کی نوبت ہی نہ آئے یعنی گاندھی کے صوبے میں دار الخلافہ کے اندر سے غریبوں کا دیس نکالا کر دیا جائے۔ پاکستان کے اندر عام لوگوں کے مکانوں پر بمباری سے گریز کرنے والی مودی سرکار خود اپنے ملک کے غریبوں خاص طور پر مسلمانوں کی دشمن بن گئی ہے اور بلڈروں کی خوشنودی کے لیے ایسی سفاکی کا ارتکاب کر دیا جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ ایسی ظالم سرکار پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

فقیر شہر کے تن پر لباس باقی ہے
امیر شہر کے ارماں ابھی کہاں نکلے

☆☆☆

# قانون کی چوکھٹ پر ملت کی امانت

عرفان قادری

**وقف املاک کے تحفظ کی جدوجہد صرف ایک قانونی یا تنظیمی معاملہ نہیں، یہ در حقیقت ایک فکری، سماجی اور دینی فریضہ ہے۔ جو قوم اپنی امانتوں کی حفاظت نہیں کر سکتی، وہ اپنی شناخت کا تحفظ کیسے کرے گی؟**

سپریم کورٹ میں زیر سماعت وقف املاک سے متعلق ایک انتہائی حساس اور اہم مقدمے نے ملک کے قانونی اور سماجی حلقوں میں ایک نئی ہلچل پیدا کر دی ہے۔ یہ صرف ایک قانونی معاملہ نہیں، بلکہ ہندوستان کی اقلیتی برادری، بالخصوص مسلمانوں کے مذہبی، سماجی اور تعلیمی تشخص سے جڑا ہوا مسئلہ ہے۔ وقف کا نظام اسلامی روایت میں ایک مقدس، غیر منافع بخش اور فلاحی ادارے کے طور پر تسلیم شدہ ہے، جسے صدیوں سے عوامی فلاح، تعلیم، عبادت گاہوں کی تعمیر و نگہداشت اور یتیموں و مساکین کی خدمت جیسے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ وقت کے ساتھ ساتھ، اس مقدس ادارے کو انتظامی بدعنوانی، سیاسی مداخلت، اور طاقتور حلقوں کے لالچ نے کھوکھلا کر دیا ہے۔

ملک کے مختلف حصوں میں وقف جائیدادوں پر ناجائز قبضے، غیر قانونی لیز، فرضی سودے اور جعلسازیوں کی خبریں عام ہو چکی ہیں۔ کئی جگہوں پر خود سرکاری ادارے یا ان کے افسران ان املاک پر قابض پائے گئے ہیں۔ یہ محض جائیداد کا مسئلہ نہیں، بلکہ ایک پوری قوم کے اعتماد، وقار اور اجتماعی مفاد کا سوال ہے۔ ایسے حالات میں جب عدالت عظمیٰ اس معاملے پر غور کر رہی ہے، تو یہ سماج کے لیے صرف ایک عدالتی کارروائی نہیں بلکہ ضمیر کی بیداری کا لمحہ بھی بن چکی ہے۔ کیا واقعی ریاستیں اور حکومتیں وقف املاک کے تحفظ کو سنجیدگی سے لے رہی ہیں؟ کیا وقف بورڈز کو خودمختار اور بااختیار ادارے بنانے کی سنجیدہ کوشش ہو رہی ہے؟ کیا بدعنوان افراد، خواہ وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری، ان کے خلاف کوئی ٹھوس کارروائی کی جا رہی ہے؟ یا یہ صرف رسمی کارروائیاں اور خانہ پُری ہیں؟

وقف املاک کے تقدس کو برقرار رکھنا صرف مسلمانوں کی نہیں، بلکہ پورے ملک کی اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے۔ جب عدالت یہ کہتی ہے کہ یہ جائیدادیں عوامی فلاح کے لیے مخصوص ہیں، تو یہ کسی خاص مذہب کے فائدے کی بات نہیں بلکہ ایک اجتماعی سماجی بہبود کا تصور ہے۔ تعلیمی ادارے، اسپتال، یتیم خانے، مدارس، لائبریریاں اور دیگر فلاحی ادارے جب ان جائیدادوں سے چلتے ہیں تو پورا معاشرہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ کیا ہم اتنی بنیادی اور اہم چیز کے تحفظ میں بھی ناکام رہیں گے؟ بدقسمتی سے وقف بورڈز، جنہیں ان املاک کی دیکھ بھال اور حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، اکثر خود بدعنوانی، نااہلی، یا سیاسی دباؤ کا شکار نظر آتے ہیں۔ وقف املاک کا کوئی منظم، شفاف اور جدید ڈیجیٹل ریکارڈ اکثر دستیاب نہیں ہوتا۔ بعض ریاستوں میں تو ایسی املاک کے وجود سے ہی انکار کر دیا جاتا ہے، یا انہیں حکومت کی عام جائیدادوں میں شمار کر کے بیچنے یا کرایہ پر دینے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ کیا یہ رویہ انصاف پر مبنی ہے؟ کیا یہ آئین میں دی گئی اقلیتوں کی مذہبی آزادی کی روح سے میل کھاتا ہے؟

یہ وقت ہے کہ ملت اسلامیہ ہند اپنے اندر ایک نیا عزم، نئی ہوش مندی اور اجتماعی بیداری پیدا کرے۔ ہمیں عدالت کے فیصلے کا انتظار ضرور ہے، مگر اس سے پہلے ہمیں خود اپنے اداروں، اپنے بورڈز، اپنے مقامی رضا کاروں اور اپنے نوجوانوں کو تیار کرنا ہوگا۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہم کب تک صرف ردعمل کی پالیسی پر چلتے رہیں گے؟ کب ہم عملی اقدامات کے لیے تیار ہوں گے؟ کیا ہم ہر ضلع میں وقف املاک کا شفاف ڈیجیٹل ریکارڈ بنانے اور اسے عام کرنے کے لیے مہم چلا سکتے ہیں؟ کیا ہم مقامی سطح پر عوامی نگرانی کے سیل قائم کر کے ان املاک کی حفاظت کو یقینی بنا سکتے ہیں؟

اس کے ساتھ ہمیں تعلیمی اور دینی اداروں میں وقف کے تصور، اس کی تاریخ اور اس کی افادیت پر خصوصی توجہ دینی ہوگی۔ نئی نسل کو اگر اس امانت کی اہمیت کا شعور نہ دیا گیا، تو آئندہ اس کے تحفظ کی امید بھی کمزور پڑ جائے گی۔ مساجد، مدارس، کانفرنسوں، خطبوں اور دینی اجتماعات میں اس مسئلے کو باقاعدہ موضوعِ خطابت بنایا جانا چاہیے۔ کیا علمائے کرام، مفکرین، اور دینی قائدین اس اہم فریضے کو ادا کرنے کے لیے تیار ہیں؟ میڈیا کا کردار بھی اس موقع پر کلیدی ہو سکتا ہے۔ اگر میڈیا صرف کرپشن یا تنازعہ کی سرخی بنا کر کام کرے گا تو عوام کے اندر مایوسی بڑھے گی۔ لیکن اگر وہ اس عدالتی کارروائی کو ایک اصلاحی، تعمیری اور امید افزا پیش رفت کے طور پر پیش کرے، تو اس سے عوامی اعتماد بحال ہوگا۔ کیا ہم اپنی صحافت کو اس رخ پر لانے کے لیے منظم دباؤ ڈال سکتے ہیں؟ کیا ملت کے نوجوان سوشل میڈیا پر اس پیغام کو موثر انداز میں پھیلانے کے لیے تیار ہیں؟ سپریم کورٹ کے فیصلے سے پہلے ہمیں ایک داخلی اصلاحی عمل کا آغاز کرنا ہوگا۔ وقف بورڈز کو سیاسی اثر سے پاک اور عوامی نگرانی کے تابع بنانا ہوگا۔ ان کے کام کاج کا شفاف احتسابی نظام قائم کرنا ہوگا۔ ریاستی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ وقف قوانین میں ضروری ترامیم کریں اور ان اداروں کو محض خانہ پری کا ذریعہ نہ بننے دیں۔ کیا ہم ایسے عملی مطالبات کو عوامی سطح پر منظم انداز میں پیش کرنے کے لیے تیار ہیں؟

ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ وقف املاک کے تحفظ کی جدوجہد صرف ایک قانونی یا تنظیمی معاملہ نہیں، یہ در حقیقت ایک فکری، سماجی اور دینی فریضہ ہے۔ جو قوم اپنی امانتوں کی حفاظت نہیں کر سکتی، وہ اپنی شناخت کا تحفظ کیسے کرے گی؟ سپریم کورٹ میں جاری سماعت ہمیں آئینی، قانونی اور اخلاقی بنیادوں پر اپنے موقف کی صفائی کا موقع دے رہی ہے۔ کیا ہم اس موقع کو صرف تماشائی بن کر گنوا دیں گے؟

یہ وقت احتجاج سے زیادہ تعمیر کا ہے۔ سوال اٹھانے کے ساتھ ساتھ لائحہ عمل دینے اور اس پر عمل کرنے کا ہے۔ ملت کو چاہیے کہ وہ اپنے نمائندہ اداروں پر دباؤ ڈالے کہ وہ سنجیدہ، بااثر، اور مربوط قانونی اور انتظامی کوششیں کریں۔ جہاں کہیں وقف جائیداد پر قبضہ ہو، وہاں ثبوت کے ساتھ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ جو وقف بورڈز اپنی ذمہ داریاں ادا نہ کریں، ان کے خلاف عوامی احتسابی مہم چلائی جائے۔

یہ مقدمہ صرف ایک معاملہ نہیں، ایک تحریک کی شروعات ہے۔ ایک ایسا موقع ہے جو ہمیں قانون کی حکمرانی، آئین کی بالادستی، اور اقلیتوں کے مذہبی تشخص کے تحفظ کا پیغام دیتا ہے۔ اگر ہم نے اس موقع سے فائدہ نہ اٹھایا تو شاید کل ہمارے پاس شکایت کرنے کو بھی کچھ باقی نہ رہے۔ لیکن اگر ہم آج متحد ہو کر، سنجیدگی سے، دانشمندی کے ساتھ میدان میں اترے، تو یقین جانیے صرف وقف املاک ہی نہیں، پوری ملت کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔ تو کیا ہم اس جدوجہد کو صرف سپریم کورٹ کے فیصلے پر چھوڑ دیں گے؟ یا خود اپنے کردار کی تشکیل کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے؟ فیصلہ ہمیں خود کرنا ہے۔

☆☆☆

7800036321

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی- وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

# پروفیسر نیر مسعود، شعیب نظام کے مونوگراف کے آئینے میں

ڈاکٹر محمد ہارون رشید

جہاں تک پروفیسر نیر مسعود کا تعلق ہے تو میں ان خوش بختوں میں ہوں جنھیں ان سے ملنے اور ان سے فیضیاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔اگرچہ وہ براہ راست میرے استاد نہیں رہے۔لکھنؤ یونیورسٹی میں دوران تعلیم استاد محترم پروفیسر انیس اشفاق کی سرپرستی میں قائم ہونے والی تنظیم رجحان جس کے کارنامے شہر کی ادبی تاریخ میں درج ہیں اور کسی زمانے میں ہر زبان پر اس کا ذکر تھا،اس تنظیم کے تحت شہر میں کئی اہم جلسے اور ادبی نشستوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔اس کی ایک نشست پروفیسر نیر مسعود کی رہائش گاہ ادبستان میں بھی منعقد ہوئی تھی جس کے سلسلہ میں جب میں ان سے ملا تو انھوں نے فوراہی نہ صرف اجازت دے دی تھی بلکہ اپنی شرکت کی منظوری بھی دی تھی۔ادبستان میں ہونے والی رجحان کی اس نشست کا موضوع حالی کی مشہور زمانہ کتاب مقدمہ شعروشاعری تھا جس پر نیر مسعود کی صدارتی تقریر کے بعض نکات آج بھی ذہن کے نہاں خانوں میں روشن ہیں۔

پروفیسر نیر مسعود کی شخصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے شعیب نظام خود لکھتے ہیں۔

اردو زبان وادب اور ثقافت کے حوالہ سے شہرت اور ناموری کی بلندی پر فائز ممتاز شخصیات کی فہرست میں پروفیسر نیر مسعود کا نام ادبی افق پر آفتاب کی طرح درخشندہ ہے۔نیر مسعود ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے،ان کی خدمات کا دائرہ مختلف جہات کو محیط ہے۔وہ بیک وقت ایک دانشور بھی ہیں اور محقق،ناقد اور افسانہ نگار بھی اور لائق حترام استاد بھی۔اردو کے ساتھ نیر مسعود نے فارسی زبان و ادب کی بھی گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ان کی ادبی دنیا کا دائرہ وسیع ہے،دستیاب معلومات کے مطابق تاریخ تحقیق وتنقید اور تخلیق سے متعلق ان کی چالیس سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور مطبوعہ مضامین کے مشمولات ،میریات، غالبیات، انیسیات، لکھنویات،شعریات،تاریخ اور ادب جدید جیسے مختلف اور متنوع موضوعات ہیں۔

شعیب نظام نے نیر مسعود کے مونوگراف میں 9 عنوانات یا شہ سرخیاں قایم کی ہیں جن کے ماتحت انھوں نے نیر مسعود کے سوانحی کوائف،افسانہ نگاری، تحقیق،تنقید ،ادب اطفال، تراجم، دیگر غیر افسانوی کارنامے،منتخب اضامین اور فہرست کتب کے تعلق سے نہایت انحصار کے ساتھ لیکن بہت کارآمد گفتگو کی ہے،اس گفتگو سے نیر مسعود کی جہات کا کوئی گوشہ کم زاز کم ذکر سے تشنہ نہیں رہ جاتا۔

تنقید کی سرخی کے تحت شعیب نظام نیر مسعود کی کتاب تعبیر غالب کے حوالہ سے غالب کے ایک شعر:

آشفتگی نے نقش سویدا ادرست
ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

کے بارے میں شمس الرحمن فاروقی سعید اختر خلش، نیر مسعود اور ابرار احمد کے مابین اختلاف کا ذکر کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ نیر مسعود نے اس شعر کی تشریح تفصیل ووضاحت کے ساتھ مدلل انداز میں پیش کی،اور شعر کے ہر نقطے اور ہر پہلو کو بڑی باریک بینی سے نمایاں کرتے ہوئے اس میں مناسبت لفظی و معنوی،مماثلت حقیقی و خارجی اور اضافت توضیحی واضافت نسبتی وغیرہ کے حوالے سے کارآمد تفہیم وتشریح کی ہے۔اس شعر کی تشریح میں فاروقی صاحب ،سعید اختر خلش صاحب اور نیر صاحب کے درمیان اختلاف کی بات پروفیسر انیس اشفاق صاحب نے اپنی کتاب ہمہ رنگ ہمہ داں میں بھی لکھی ہے لیکن دونوں ہی کتابوں میں کوئی ایسا اقتباس درج نہیں کیا گیا جس سے کہ قاری کو اس شعر کی بابت کم ازکم یہی معلوم ہوسکے کہ اختلاف کس لفظ یا ترکیب کی تفہیم ،میں وارد ہوا ہے۔یوں بھی یہ شعر غالب کے مشکل ترین شعروں میں شمار کیا گیا ہے جس کی تشریح کرتے ہوئے شارحین دو گرہوں میں تقسیم ہوگئے ہیں۔

اس تفریق کی بنیاد "نقش سویدا کیا درست" کا مفہوم ہے۔شارحین کے ایک گروہ کے نزدیک ( جن میں نظم طباطبائی، حسرت موہانی، نظامی بدیوانی، بے خود دھلوی، مولانا آسی، پروفیسر عنایت اللہ اور ناصر الدین ناصر وغیرہ شامل ہیں) کے نزدیک "سویدا کیا درست" کا مفہوم ہے کہ دل کا داغ مزید گہرا ہوگیا۔شارحین کے دوسرے گروہ کے نزدیک (جس میں قاضی سعید الدین احمد سرخوش اور آغا باقر شامل ہیں) کے نزدیک شعر کا مفہوم اس کے برعکس ہے یعنی "نقش سویدا کیا درست" کا مطلب ہے کہ دل کے داغ کو پریشانی نے مٹادیا۔یا،ٹھیک کردیا۔

شعیب نظام کا مونوگراف پڑھنے کے بعد تجسس مزید بڑھا تو نیر مسعود کی کتاب تعبیر غالب سے (جس میں غالب کے چودہ مشکل ترین لیکن بہت عمدہ اشعار کی تشریح کی گئی ہے) رجوع کیا،تا کہ شعر کی تشریح کا کوئی سرا ہاتھ آسکے۔اور وجہ اختلاف کو سمجھا جا سکے۔اس کتاب کے پہلے ہی مضمون میں نیر مسعود لکھتے ہیں کہ نقش سویدا کا مطلب فاروقی نقش سویدا مٹا دیا سمجھتے ہیں،جو درست نہیں ہے۔پھر وہ فاروقی کا بیان لکھتے ہیں کہ۔

غلطی درست کرنا کہنے کا اصل مقصد یعنی اسے مٹا کر دوبارہ بنا دینا جو اردو میں مستعمل ہے وہاں بھی اصل مقصد بنانا،ٹھیک کرنا،سجانا ہی ہوتا ہے۔نیر مسعود کے قول کے مطابق فاروقی سے "نقش سویدا" کی ترکیب کو سمجھنے میں بھی چوک ہوئی۔انھوں نے نقش سویدا کو لب دریا کے کنارے کے مماثل قرار دیا۔یعنی فاروقی صاحب نے اسے مرکب اضافی سمجھا جبکہ نقش سویدا کی ترکیب مرکب توضیحی کے ذیل میں ہے۔جیسے شہر دہلی،(بہرحال یہ بحث بہت معلوماتی بھی ہے اور دلچسپ بھی جسے صاحبان ذوق تعبیر غالب میں دیکھ سکتے ہیں)اسی ذیل میں ایک مضمون "عرفی کا ایک شعر اور غالب کی تشریح کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نیر مسعود ن ے اس مضمو میں غالب کی تشریح کا دیگر شارحین کے ساتھ تقابلی وتنقیدی جائزہ لیتے ہوئے غالب کی شعر فہمی سے بحث کی ہے۔

تنقید کے حوالے سے شعیب نظام نے نیر مسعود کی دوسری کتاب افسانے کی تلاش کا ذکر کیا ہے،جس میں میں گیارہ مضامین افسانے کے تعلق سے ہیں اور تین مضمون ناول کی تنقید سے تعلق رکھتے ہیں۔یہ کل چودہ مضامین پر مشتمل کتاب ہے جو فکشن کی تنقید میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔بعض مضامین پر شعیب نظام کا فکر انگیز تبصرہ بھی ہے جو مضمون اور نیر مسعود کی فکشن کے حوالے سے تنقیدی بصیرت کو سمجھنے میں معاون ہے۔حالانکہ نئی نسل کی جدید ناقد ڈاکٹر نور فاطمہ اپنی کتاب تفہیم وتجزیہ مین صفحہ گیارہ۔بارہ پر لکھتی ہیں کہ

"اس کتاب میں شامل مضامین کو پڑھ کر اس سلسلہ میں بہت زیادہ امید افزا صورت حال سامنے نہیں آتی۔کم ازکم گم شدہ تحریریں اور عزیز احمد کی افسانہ نگاری سے متعلق مضامین میں نیر مسعود کی علمی و تحقیقی تلاش وجستجو کا اظہار زیادہ ہوا ہے،یعنی اس کا پس منظر نیر مسعود کی تنقیدی بصیرت سے تیار نہیں ہوا بلکہ ان مضامین کی تیاری میں ان کا تحقیقی مزاج زیادہ کارفرما نظر آتا ہے۔یعنی ان کا رویہ ایک محقق کا ہے۔جبکہ شعیب نظام لکھتے ہیں کہ گمشدہ تحریروں میں نیر مسعود نے جن تحریروں پر گفتگو کی ہے وہ ان کے تنقیدی شعور کی بالیدگی کی روشن دلیل ہے۔

پروفیسر نیر مسعود کی شخصیت کی کئی جہات ہیں جن کا ذکر مضمون کے آغاز ہی میں آچکا ہے لیکن خود نیر مسعود اپنے آپ کو ایک محقق اور افسانہ نگار زیادہ تسلیم کرتے ہیں،ان کا تحقیقی کام افسانوں سے دس گنا زیادہ ہے۔اس سلسلہ میں ڈاکٹر مہ جبیں خان نے اپنے تحقیقی مقالہ نیر مسعود کے غیر افسانوی کارنامے۔تحقیقی وتنقیدی جائزہ کے ابتدائیہ میں نیر مسعود کے حوالے سے لکھا ہے کہ

اصل میں میرے دو ہی میدان رہے۔تحقیق اور افسانہ۔بعض لوگ غالبا اس کو متضاد سمجھتے ہیں مگر یہ ہیں نہیں۔یہ دونوں اصناف ادب ہیں اور دو بالکل الگ قسم کی چیزوں میں انسان کو دلچسپی ہوسکتی ہے۔جیسے مرغی پالنے والے اور افسانے لکھنے سے۔تو پھر اصناف ادب سے کیوں نہیں ہوسکتی۔افسانے کے قاری بہت ہیں تحقیق کم لوگ پڑھتے ہیں۔لہذا اس حوالے سے لوگ زیادہ مانتے ہیں۔تعارف میں ضمنا لوگ لکھتے ہیں کہ تحقیق کا کام بھی کرتا ہوں۔ابھی افسانوں کی دو کتابوں کا ترجمہ ہوا ہے۔ظاہر ہے کہ کہ حیات انیس یا معرکہ انیس و دبیر کا ترجمہ کوئی نہیں کرے گا مگر میں نے افسانے کے مقابلے میں دس گنا زیادہ تحقیق پر کام کیا ہے۔اس کی میں نے پروا نہیں کی کہ افسانے سے زیادہ شہرت اور مقبولیت ملی۔

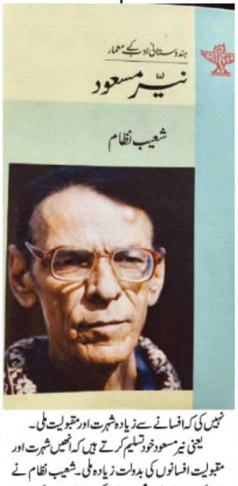


یعنی نیر مسعود خود تسلیم کرتے ہیں کہ انھیں شہرت اور مقبولیت افسانوں کی بدولت زیادہ ملی۔شعیب نظام نے ان کے چار افسانوی مجموعوں کا ذکر سن اشاعت کے ساتھ کیا ہے۔سیمیا 1984، عطر کافور 1990 طاؤس چمن کی مینا 1998 گنجفہ 2009 لیکن پروفیسر انیس اشفاق نے ان کے پانچویں مجموعہ کا بھی ذکر کیا ہے جو دھول بن کے نام سے شائع ہوا، دھول بن میں بگولا، خالق آباد،گل ستارہ،نسخہ کیمیا،صبور قبیلہ،دھول بن،الاچہ بیگ اور خانہ وزیر کل آٹھ افسانے ہیں۔انیس اشفاق نے ہمہ رنگ ہمہ داں" میں دھول بن کے افسانوں کو نیر مسعود کے دوسرے افسانوں کے مقابلہ کمزور بتایا ہے۔نیر مسعود کی افسانہ نگاری کے تعلق سے شعیب نظام لکھتے ہیں کہ

ان کے افسانے ہماری روایتی تنقید کے بنے بنائے سانچوں میں فٹ نہیں ہوتے۔اس لئے تنقید کے سامنے یہ افسانے ایک مسئلہ کی صورت سامنے آئے جن پر بنے بنائے اصولوں کا اطلاق نہیں ہو پایا،اس لئے ہر تنقید نگار اپنے طور پر ان افسانوں کی الگ الگ تاویلیں پیش کرتا رہا ہے مگر کوئی بھی تاویل یا تنقید ابھی تک ایسی سامنے نہیں آ پائی ہے جس سے ان کے سبھی پڑھنے والے متفق ہو سکیں،شاید آنے والے وقت میں ان کے افسانوں پر بہتر تنقید سامنے آسکے۔مصنف کے اس فقرے کہ ان کے افسانے بنے بنائے سانچوں میں فٹ نہیں ہوتے پر یاد آتا ہے کہ میرے طالبعلمی کے زمانے میں نیر مسعود کے دوسرے مجموعے "عطر کافور" کا اجرا قیصر باغ اردو اکادمی میں ہوا تھا جس کی نظامت خود شعیب نظام نے کی تھی۔

اس جلسہ میں فاروقی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر کی شروعات ہی کچھ اس طرح کی تھی کہ اگر نیر مسعود کا راوی مجھے کہیں مل جائے تو میں اسے ڈنڈے سے ماروں (یاد رہے کہ نیر مسعود کے بیشتر افسانوں میں بیشتر راوی واحد متکلم ہے)پھر مزید ظلم یہ کیا کہ نیر مسعود کے افسانوں میں کوئی شے سیدھی نہیں ہے۔اور ان میں سے کوئی بات نکل کر نہیں آتی،حتی کہ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ صبح سویرے دانتوں کو اچھی طرح صاف کرنا چاہئے۔ان صدارتی کلمات پر سامعین میں سرگوشیاں ہونا فطری تھا بعض آوازیں آئیں کہ افسانے کے بارے میں فارقی کی رائے معتبر نہیں۔آج کے ناقد قدوس جاوید نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں متن کی قرآت عنوان سے ہونے والے سیمینار میں پڑھے گئے فاروقی کے ایک مضمون کا ذکر کرتے ہوئے حال ہی میں اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ شمس الرحمن فاروقی بڑی صنف (یعنی افسانہ) کے چھوٹے ناقد ہیں۔شاید عطر کافو کی ہی تقریب اجرا میں میں پروفیسر انیس اشفاق نے کہا تھا کہ اس وقت بر صغیر میں سب سے زیادہ صحیح نثر نیر مسعود لکھ رہے ہیں،اس پر بھی بہت سی آوازیں سنائی دی تھیں اور فاروقی صاحب نے کہا تھا کہ انیس نے مبالغہ سے کام لیا ہے۔لیکن آج یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ نیر مسعود کی نثر کس پائے کی ہے۔

پروفیسر نیر مسعود کے افسانوں کی فضا جتنی پر اسرار ہے اتنی ہی ان کی شخصیت بھی پر اسرار ہے۔نیر مسعود کے افسانوں پر ابھی تک کوئی قابل قدر کام نہیں ہوا (الا ما شاءاللہ) یہ بات حیرت انگیز بھی ہے اور افسوسناک بھی۔نیر مسعود پر متفرق مضامین کی نہیں باقاعدہ کتاب کی ضرورت ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی پی ایچ ڈی کا مقالہ نیر مسعود کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا کیونکہ ریسرچ اسکالر لاکھ ذہین ہو بہرحال مبتدی ہوتا ہے اور اس کی ذہنی استعداد اس پائے کی نہیں ہوتی کہ نیر مسعود کے فن کے ساتھ انصاف کر سکے۔اس لیے اساتذہ کی صف میں کسی کو یہ جوکھم اٹھانا چاہیے تھا جو ابھی تک نہیں اٹھایا گیا۔مزید المیہ یہ بھی ہے کہ ان کے افسانوں پر ان لوگوں نے بھی قلم نہیں اٹھایا جو ان کے بہت قریب تھے اور تنقید میں ان کا طوطی بولتا رہا۔ان میں خاص طور سے شمس الرحمان فاروقی، عابد سہیل،انیس اشفاق،وارث علوی اور بعد کے لوگوں میں شافع قدوائی کا نام لیا جا سکتا ہے۔یہ بیڑا بہرحال استاذی محترم پروفیسر انیس اشفاق نے اٹھایا،کام شروع کیا یہ ان کا حق بھی تھا چنانچہ انھوں نے نیر مسعود کی شخصیت پر 125 صفحات پر مشتمل مختصر لیکن نہایت جامع کتاب "نیر مسعود ہمہ رنگ ہمہ داں "اپنی یادداشت کی بنیاد پر تصنیف کی۔اس کتاب کو نیر مسعود کے علمی کارناموں پر پر لکھی جانے کتاب کا ابتدائی باب کہا گیا تھا۔اس کتاب میں نیر مسعود کے فن پر گفتگو کم اور سوانحی کوائف زیادہ بیان کئے گئے ہیں۔اس لئے امید تھی کہ دوسرے حصے میں نیر مسعود کے فن بالخصوص ان کے افسانوں پر پہلی بار باضابطہ تنقیدی بحث پڑھنے کو ملے گی،لیکن بعد میں بوجوہ کتاب کا دوسرا حصہ نہیں آسکا۔

یہ خوش بختی شعیب نظام کے حصہ میں بھی آئی اور ساہتیہ اکادمی نے ان سے نیر مسعود پر مونوگراف لکھوایا۔جسے انھوں نے 95 صفحات پر سمیٹنے کی کوشش کی۔ظاہر ہے کہ اتنے کم صفحات میں اتنی بڑی شخصیت کے ساتھ انصاف نہیں کیا جاسکتا تھا پھر بھی انھوں نے بعد میں لکھنے والوں کے لئے کافی راہیں ہموار کردی ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ شعیب نظام کو اپنے استاد پر ان کے فن اور فکر کے حوالے سے ایک مستقل اور مبسوط کتاب لکھنا چاہئے،کافی کچھ وہ پہلے ہی کچھ لکھ چکے ان کے بارے میں۔بس ایک بار کمر کس لینے کی ضرورت ہے۔

شعیب نظام کے مطابق پروفیسر نیر مسعود 24 جولائی 2017 بروز پیر دوپہر ایک بجکر پندرہ منٹ پر اسی برس چار ماہ آٹھ دن کی زندگی گزار کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ان کے تیجے کی مجلس میں ڈاکٹر مولانا کلب صادق نے نیر مسعود کی پسندیدہ کتاب نہج البلاغہ کے مقولوں کی روشنی میں علم کی فضیلت کو سرنامہ خطاب بنایا۔چہالیسویں کی مجلس کو ڈاکٹر عقیل الغروی نے خطاب کیا۔جس میں مین بھی شریک تھا۔چالیسویں کی مجلس کے بعد مولانا کلب صادق صاحب نے چند لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔افسوس !لکھنؤ سے علم رخصت ہوگیا۔۔میں اپنی بات انیس اشفاق سر کے چند شعروں پر ختم کرتا ہوں جو نیر مسعود کے انتقال پر ان کے دل سے نکلے تھے۔

آنکھوں میں سیل نور کا منظر نہیں رہا
روشن جو تھا فلک پہ وہ نیر نہیں رہا
لائیں گے کوئی موج معانی کہاں سے ہم
جس میں یہ موج تھی وہ سمندر نہیں رہا
جس کی چمک سے لفظ کو ملتی تھی روشنی
گنجینۂ سخن میں وہ گوہر نہیں رہا
لاتا تھا موتیوں کو جو تہہ سے نکال کر
دریائے علم کا وہ شناور نہیں رہا
بیعت تھے جس کے ہاتھ پہ نکتہ وران شہر
وہ پیر وہ ولی وہ قلندر نہیں رہا
ہوتی تھیں جس پہ آیۂ معنی کی قرأتیں
خالی پدر کے بعد وہ منبر نہیں رہا
یوں تو بہت بلند تھے اہل قلم کے قد
لیکن کوئی بھی اس کے برابر نہیں رہا

کیلاش کنج،اندرانگر،لکھنؤ
7985824008

☆☆☆☆

# اردو ادب کی گدڑی کا لعل

اردو ادب کی گدڑی کا لعل
ڈرامہ نگار ایس این لعل

محمد قمر خان

دور حاضر میں اردو ڈراموں کی صورت حال ادب کی گدڑی کے موافق نظر آتی ہے۔اور ادب میں ڈرامہ نگاری کے فن کی رفتار مدھم ہوتی جارہی ہے۔ڈراموں کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو ڈراموں کا جہاز ڈوب رہا ہے۔ایسے میں ڈراموں کے واسطے تنکے کا سہارا بن کر اس صنف کو ادبی دائرے میں برقرار رکھنے اور اس میں زندگی پھونکنے کی غرض سے ایس۔این۔لعل کی ڈرامہ نگاری کے واسطے جاری جدو جہد یقینا قابل ستائش ہے۔اس سلسلے میں ان کی کوششوں اور عمل کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔حالانکہ ڈرامہ نگاری کے علاوہ ایس۔این۔لعل نے دیگر نثری اصناف میں بھی اضافہ کی کوشش کرتے ہوئے کچھ مسلم تیوہاروں پر ضروری معلومات فراہم کرنے والی تحریریں،عزاداری کی تاریخ سے متعلق مضامین کے علاوہ متعدد اخبارات میں مختلف موضوعات پر دیگر مضامین بھی شائع کرائے ہیں۔

ساتھ ہی انھوں نے بطور مصنف 'گلنار کا کوٹھا'، 'لاشوں پر سیاست'، 'تاریخ عزاداری اودھ'، 'رام رحیم کے نام پر بلاتکار' جیسی تصنیفات لکھ کر اردو نثر میں گراں قدر اضافہ بھی کیا ہے۔اس طرح دیکھا جائے تو ایس۔این۔لعل اردو ادب میں گدڑی کا لعل بن کر 'ڈرامہ نگاری' کے فن کو ادبی سطح کے علاوہ سماجی سطح پر بھی اپنے تعاون سے لگاتار نوازرہے ہیں۔

آیئے اب 'ڈرامہ نگاری' کے فن پر ایس۔این۔لعل کی خدمات کا جائزہ لیتے ہیں۔ویسے تو انھوں نے اب تک تقریباً چالیس ڈرامہ تحریر کئے ہیں،لیکن ان میں سے کم وبیش بیس ڈراموں کو اسٹیج پر پرفارمینس کا موقع مل چکا ہے۔جبکہ 'بچے اور آفت' ایک ریڈیو ڈرامہ ہے جو فروری ۲۰۲۴ء میں ریڈیو سے نشر کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ 'نانی انا نانی اتامان جاؤ' بھی ایک ریڈیو ڈرامہ ہے،جو ستمبر ۲۰۲۴ء میں ریڈیو سے نشر ہو چکا ہے۔آگے ہم لکھنؤ،علی گڑھ، سیتاپور، بھوپال، حیدرآباد کے شہروں کے علاوہ ہم یہاں بیرونی ممالک جیسے دبئی و عمان میں کھیلے گئے دیگر ڈراموں کے اسٹیج شوز کی تفصیل پر غور کریں گے۔'انارکلی' کے لکھنو میں تین شو ہوئے ہیں۔'عالمگیر' کے لکھنو میں دو شو ہوئے ہیں۔'اکبر اعظم' کا لکھنو میں ایک شو ہوا ہے۔'اودھ کا لال' کا لکھنو میں ایک شو ہوا ہے۔'امرتا کا خواب سحر' کا لکھنو میں ایک شو ہوا ہے۔'ادھورے خواب' کا لکھنو میں ایک شو ہوا ہے۔'اودھ کے رام' کا لکھنو میں ایک شو ہوا ہے۔'امراؤ جان' کے لکھنو میں تین شو ہوئے ہیں۔'بچے یا آفت' کے لکھنو میں چار شو ہو چکے ہیں۔'دنگا کیوں' کا لکھنو میں ایک شو ہوا ہے۔'داؤد' کے علی گڑھ میں دو شو ہوئے ہیں 'جہاد' کا حیدرآباد میں ایک شو ہو چکا ہے۔'کمال کی مینا' کے لکھنو میں دو شو ہوئے ہیں۔'خانم بی' کے علی گڑھ،بھوپال اور لکھنو میں تین شو ہوئے ہیں۔'ہم وہی ہیں' کا لکھنو میں ایک شو ہوا ہے۔'مجاز کا مزاج' کا لکھنو وسیتاپور میں دو شو ہو چکے ہیں۔'لڈو شادی کا' کے دو شو لکھنو میں اسٹیج کیے جا چکے ہیں۔'میرے ہمدم میرے دوست' کا ایک شو لکھنو میں ہو چکا ہے۔'ڈیسٹن ماسک' کا لکھنو و دہلی میں ایک ایک شو ہو چکا ہے اور 'میں اردو ہوں' کا دبئی اور عمان جیسے بیرونی ممالک کے علاوہ ہندوستان کے کئی شہروں میں کل سترہ ۱۷ شو کھیلے جا چکے ہیں۔اس طرح کل ملا کر ان بیس ڈراموں کو مختلف شہروں و ممالک میں اسٹیج پر کھیلا جا چکا ہے۔ان ڈراموں کو اسٹیج تک پہونچانے اور مکمل طور پر انھیں عملی جامہ پہنانے تک کے تمام انتظامات ڈرامہ نگار ایس۔این۔لعل نے ہی انجام دیے اور انھیں کی محنت اور لگن کی بدولت بیرون ممالک تک میں ان ڈراموں کے اسٹیج شو اختتام پزیر ہو سکے۔اگر لعل صاحب کی شخصیت کو کھنگالا جائے تو ڈراموں کی طرف

ان کا رجحان اور جھکاؤ بچپن سے ہی تھا۔

شروع عمر سے تحریر ڈرامہ نہ صرف ان کی فطرت میں شامل رہی ،بلکہ زندگی میں ان کی خوراک کی مانند منسلک رہی ہے۔درجہ آٹھ ۸ سے انھوں نے ڈرامہ لکھنا شروع کیا تھا۔

ایس۔این لعل کی ولادت ۱۹۶۸ کو لکھنو میں ہوئی۔تعلیمی لیاقت کے اعتبار سے انھوں نے کانپور یونیورسٹی سے ایم۔اے۔آنرس کا امتحان پاس کیا ہے۔ساتھ ہی علی گڑھ یونیورسٹی سے جرنلزم کی تعلیم بھی انھوں نے حاصل کی ہے۔۱۹۸۶ میں انھوں نے 'داؤد' نام سے ایک ڈرامہ لکھا جو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں اے۔ ایم۔یو۔ڈرامہ کلب کی سلور جبلی تقریبات کے موقع پر 'کینیڈی ہال' میں اسٹیج کیا گیا۔اس ڈرامہ کو اسٹیج کرنے کے دوران ہدایت کار "نقش رومانی" سے انھیں کافی کچھ سیکھنے کو ملا۔اس طرح اقبال رضوی عرف نقش رومانی کو ایس۔این۔لعل اپنا پہلا استاد مانتے ہیں۔وہ تعلیمی سلسلہ میں علی گڑھ گئے وہاں ماحول میں رچی بسی اردو تہذیب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔اور انھوں نے ۱۹۹۰ میں وہاں جرنلزم میں داخلہ لے لیا۔اس طرح جرنلزم کی تعلیم حاصل کرتے ہوئے ان کی ڈرامہ لکھنے کی صلاحیت میں اور بھی نکھار آگیا۔اسی دوران جب انھوں نے سعادت حسن منٹو کا مطالعہ کیا تو ان میں اپنی زیادہ سے زیادہ لمبی باتوں کو مختصر میں بیان کرنے کا سلیقہ آگیا اور پھر منٹو کو ایس۔این۔لعل نے اپنا گرو مان لیا۔بعد میں اس سلسلہ میں پانچ ہزار سال کی تاریخ کو 'اودھ کے رام' نام کے ڈرامہ میں محض ڈیڑھ گھنٹہ میں قرینہ سے سمیٹ دینے کی صلاحیت کا بخوبی استعمال انھوں نے کیا۔اور اسی ہنر کو استعمال کرتے ہوئے انھوں نے آگے چل کر کئی 'شارٹ اسٹوریز' لکھیں جنھیں بعد میں اکٹھا کرتے ہوئے 'گلنار کا کوٹھا' نام سے کتاب کی شکل دے دی۔

ایک دور تھا جب اطہر نبی صاحب لکھنو میں اردو ادب کے مختلف پروگراموں کو منعقد کراتے رہتے تھے،چنانچہ انھوں نے بھی ایس۔این۔لعل سے رابطہ کیا اور کچھ ڈرامہ تحریر کرائے جانے کے سلسلہ میں ان کی خدمات لیں۔اور اسٹیج پر ان ڈراموں کو کھیلا بھی گیا۔اس کے علاوہ بھی کچھ اور لوگوں و ہدایت کاروں کے ساتھ ساتھ کچھ اسکولوں،این۔جی۔او۔کے واسطے 'اسٹیج ڈرامہ' اور 'نکڑ ناٹک' تحریر کیے جو محکمہ صحت اور حکومت کے محکمہ منصوبہ بندی کے تحت انھوں نے لکھے تھے۔ڈرامہ تحریر کرنے کے علاوہ انھوں نے صحافت کے میدان میں بھی تمام خدمات انجام دی ہیں۔

اس میدان میں رہتے ہوئے ان کی 'نوجیون'، 'خوش رنگ حنا'، 'ہماری توحید'، 'انقلاب'، 'اودھ نامہ'، 'تنویر ممبئی' جیسے اخبارات میں ایس۔این۔لعل کے تعاون کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ڈراموں کی صنف کو رفتار دینے کے دوران ایس۔این۔لعل ایک ایسے ڈرامہ نگار و ہدایت کار ہیں جو کہ 'پروجیکٹیڈ ڈرامہ' کے بجٹ کا پہلے انداز لگا لیتے ہیں اور پھر اس بجٹ کی اہمیت کے اعتبار سے شعبہ وار خرچ کا فیصلہ لیتے ہیں،تا کہ اس ڈرامہ کو بجٹ کے اندر مکمل کرایا جا سکے۔ایس۔این۔لعل کی ڈرامہ نگاری کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ فائنینسر کے خرچ پر اپنی پینی نظر بنائے رکھتے ہیں تا کہ فائنینسر کا خرچ زیادہ اور بے جا نہ ہونے پائے۔

ان کا ڈرامہ 'میں اردو ہوں' اردو کی شروعات سے لے کر دور حاظر تک کی تاریخ کو محض تھوڑے وقفہ کے اندر عوام کے سامنے سمیٹ دیتا ہے اور یہ صرف ایس۔این۔لعل کی شخصیت کے بوتے کی بات ہے۔اس طرح ان کا ڈرامہ 'اودھ کے رام' محض بیس کرداروں پر مشتمل ہے اور انھیں کے ذریعہ چار ساڑھے چار ہزار سال سے قائم تاریخ کو فقط ڈیڑھ گھنٹہ میں کامیابی کے ساتھ پیش کرنا ایس۔این۔لعل جیسے ڈرامہ کے خالق کا کرشمہ ہے۔ڈرامہ ایک طرف تو شری رام جی کے کردار،انسانی ہمدردی،اخلاقیات کے پیغام کو نمایاں کرتا ہے تو دوسری طرف اودھ کے اس دور کے بادشاہوں خاص کر واجد علی شاہ کی ہر مذہب و ملک سے وابستگی کے علاوہ انسانیت نوازی کو اجاگر کر پانے میں اپنی جگہ کامیاب ہے۔

مضمون نگار اپنی نیک خواہشات کے تحت امید کرتا ہے کہ اردو ادب میں مدھم ہوتی جارہی ڈرامہ نگاری کی روایت کو ایس۔این۔لعل کی خدمات اور جد و جہد ایک صحیح سمت اور رفتار دے پانے میں کامیاب ہونگی۔ساتھ ہی لعل صاحب کے ڈراموں میں لکھنوی تہذیب وثقافت کو بھی سانس لیتا ہوا محسوس کیا جاتا رہے گا۔

مرزا دبیر لین

# غزل

ڈاکٹر سید بصیر الحسن وفا نقوی

ایک لمحے کے لئے آپ کو احساس نہیں
زندگی کہتے ہیں جس کو وہ مرے پاس نہیں
جو حقیقت ہے وہی شعر پڑھا جائے گا
آئینہ جھوٹ کا اس بار بھی عکاس نہیں
تم جو چاہو تو ہواؤں میں اڑا دو مجھ کو
میں کسی ریت کی مانند ہوں الماس نہیں
تم ہو دریا تو تمھیں خود ہی سمجھنا ہوگا
میں نے کب تم سے کہا ہے کہ مجھے پیاس نہیں
یہ الگ بات مجھے شہر میں رہنا ہی ہے
میری آنکھوں کو کوئی رنگ یہاں راس نہیں
رام تو آج بھی ہے گھر سے بہت دوری پر
آج کے دور میں سیتا کو ہی بنباس نہیں

☆☆☆☆☆

# غزل

افروز رضوی

خیمہ کسی خواہش کا نہیں دشتِ نظر میں
بس گرد سی اڑتی ہے مرے ساتھ سفر میں
تنہائی کا اب خوف نہ فرقت کا کوئی غم
ہے اشک کا میلہ، مرے اس دیدۂ تر میں
اس درد کی لذت سے شناسا جو ہوئے ہم
پھر رنج نظر آئے کہاں، شام و سحر میں
دیکھو مرے دروازۂ دل کو کبھی دیکھو
یادوں کا ہے جھرمٹ مری تنہائی کے گھر میں
یونہی تو مرا نام گل افروز نہیں ہے
کھلتے ہیں مرے پھول، محبت کے شجر میں

☆☆☆☆

## عدالت نے صحافی، بی جے پی کونسلر کے خلاف ایف آئی آر منسوخ کردی

پھگواڑہ۔(یواین آئی) پنجاب کے پھگواڑہ کی ایک مقامی عدالت نے ایک خاتون کی شکایت پر سینئر صحافی امیت اوہری اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے کونسلر انوراگ کمار مانکھنڈ کے خلاف پولیس کی طرف سے درج ایف آئی آر کو منسوخ کر دیا ہے۔6 فروری کو درج معاملہ میں دونوں افراد پر مبینہ طور پر چھیڑ چھاڑ اور دھمکیاں دینے کا الزام لگایا گیا تھا۔ جالندھر رینج کے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس نوین سنگلا کی نگرانی میں ہوشیار پور پولیس کی ایک خاتون پولیس افسر کی طرف سے مکمل اور منصفانہ تحقیقات کے بعد امیت اوہری اور انوراگ منکھنڈ دونوں کو کلین چٹ دے دی گئی۔ تحقیقات نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ہراساں کرنے یا دھمکیوں کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا اور شکایت ذاتی اور سیاسی وجوہات کی بنا پر کی گئی تھی۔ تحقیقات کے بعد پھگواڑہ سٹی پولیس نے مقامی عدالت میں ایف آئی آر نمبر 31 کو منسوخ کرنے کی رپورٹ پیش کی جسے قبول کرلیا گیا۔ کیس بند کردیا گیا ہے اور دونوں افراد کو باضابطہ طور پر بری کر دیا گیا ہے۔

## 'غیر قانونی کوئلہ اور منشیات نے شمال مشرق کو جکڑ لیا'

### ای ڈی چھاپوں کے باوجود کوئی گرفتاری نہ ہونا تشویشناک، گورو گگوئی کا بی جے پی حکومت پر نشانہ

نئی دہلی (ایجنسی) نئی دہلی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی (اے آئی سی سی) کے دفتر پر ایک اہم پریس بریفنگ میں آسام کانگریس کے صدر گورو گگوئی نے شمال مشرقی ریاستوں، خصوصاً آسام اور میگھالیہ میں غیر قانونی کوئلہ کان کنی اور منشیات کے پھیلتے ہوئے کاروبار پر گہری تشویش ظاہر کی۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی کی پشت پناہی میں پورا شمال مشرق، خاص طور پر آسام، غیر قانونی کوئلہ کان کنی اور نشے کے دھندے کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ گگوئی نے وزیر اعظم نریندر مودی کی شمال مشرق سے متعلق ایک سمت میں کی گئی باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ زمینی حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ انہوں نے کہا، ''زمینی حالات نہایت تشویشناک ہیں اور آج یہ خطہ غیر قانونی سرگرمیوں کا گڑھ بن چکا ہے۔'' اپریل میں ای ڈی (انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ) نے میگھالیہ اور آسام کے مختلف مقامات جیسے جاڈ یکنٹم، نونگلبیبرا، جوگی گھوپا (بونگائی گاؤں)، مارگھریٹا (تینسکیا) اور گوہاٹی میں چھاپے مارے تھے۔ ان کارروائیوں کے بعد ای ڈی نے ایک پریس ریلیز جاری کی، جس میں غیر قانونی کوئلہ کان کنی کے ایک منظم نیٹ ورک کی تفصیلات پیش کی گئیں۔ اس نیٹ ورک میں آسام اور میگھالیہ کے افراد شامل تھے، جو یہ یقینی بناتے تھے کہ غیر قانونی طور پر نکالا گیا کوئلہ میگھالیہ کی سرحد سے آسام میں بغیر کسی جانچ کے داخل ہو جائے۔ بعد میں کاغذی کارروائی کے ذریعے اسے قانونی کوئلہ ظاہر کیا جاتا تھا۔ ای ڈی کی رپورٹ کے مطابق، اس نیٹ ورک کے ذریعے فی ٹرک 1.27 لاکھ روپے سے 1.5 لاکھ روپے تک کا نقد کمیشن وصول کیا جاتا تھا، جو مبینہ طور پر سیاسی پشت پناہی کے نام پر وصول کیا جاتا تھا۔ یہ کوئلہ بعد میں آسام کے جوگی گھوپا علاقے میں واقع ڈپو میں جمع کیا جاتا تھا۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ اس نیٹ ورک کے نقد ہینڈلرز کی رہائش گاہوں پر چھاپے مار کر ڈائریاں، لیپ ٹاپ، موبائل فون اور 1.58 کروڑ روپے کی نقد رقم برآمد کی گئی۔ ساتھ ہی دو مہنگی گاڑیاں بھی ضبط کی گئیں، جو غالباً جرائم سے حاصل کی گئی رقم سے خریدی گئی تھیں۔ گورو گگوئی نے کہا کہ کانگریس شروع سے ہی یہ معاملہ اٹھاتی رہی ہے اور وہ ای ڈی کی کارروائی کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن انہوں نے یہ بھی سوال اٹھایا کہ جب اس قدر سنگین انکشافات ہوئے تو پھر آج تک کوئی گرفتاری کیوں نہیں ہوئی؟ گگوئی نے طنز کرتے ہوئے کہا، ''ایسا لگتا ہے کہ ای ڈی کا کام صرف چھاپے مار کر تصویر کشی کرنا رہ گیا ہے۔'' انہوں نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا شرما پر بھی نشانہ لگایا اور کہا کہ وہ بار بار یہ دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ آسام میں کوئی غیر قانونی کوئلہ کان کنی نہیں ہو رہی لیکن ای ڈی کی رپورٹ نے ان کے دعوے کو جھوٹا ثابت کر دیا۔ گگوئی نے مطالبہ کیا کہ اس پورے معاملے کی آزادانہ اور عدالتی جانچ ہونی چاہیے تاکہ شمال مشرق میں پھیلتی ہوئی بدعنوانی اور غیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔

## سونے کے قرضوں پر نئی پابندیوں کے لیے آر بی آئی کی تجویز پر دوبارہ غور کیا جائے: اسٹالن

چنئی۔(یواین آئی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے۔ اسٹالن نے بدھ کے روز مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن سے درخواست کی کہ وہ ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) سے سونے کے قرض کی نئی پابندیوں پر دوبارہ غور کرنے کی درخواست کریں کیونکہ ایسا کرنے سے دیہی قرضوں کی فراہمی کے نظام میں خلل پڑے گا۔ محترمہ سیتارمن کو تحریر کردہ خط میں مسٹر اسٹالن نے ان سے درخواست کی کہ وہ سونے کے گروی رکھنے کے بدلے قرض دینے پر آر بی آئی کی 2025 کی ہدایت میں تجویز کردہ پابندیوں پر دوبارہ غور کریں۔ انہوں نے اس سلسلے میں آر بی آئی کی طرف سے جاری کردہ مسودہ ہدایات پر ریاست کی جانب سے شدید تشویش کا اظہار کیا۔ ڈرافٹ ہدایات کے مطابق بینکوں کو 2 لاکھ روپے تک کے زرعی قرضوں کے لیے سونا بطور ضمانت قبول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زرعی اور اس سے منسلک 2 لاکھ روپے تک کے قرضوں کے لیے زرضمانت کے طور پر سونے کو قبول کرنا جاری رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہ عملی افادیت اور موجودہ دیہی قرضوں کی حقیقتوں کو تسلیم کرتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس تجویز سے تمل ناڈو اور جنوبی ہندوستان کے بہت سے حصوں میں دیہی قرضوں کی فراہمی کے نظام میں شدید رکاوٹ پیدا ہونے کا امکان ہے جہاں سونے پر مبنی قرضے مختصر مدت کے زرعی قرضے کے بنیادی ذریعہ کے طور پر کام کرتے ہیں خاص طور پر چھوٹے اور پسماندہ کسانوں کے لیے، جو متعلقہ شعبوں جیسے ڈیری، پولٹری اور ماہی گیری میں مصروف ہیں۔ مسٹر اسٹالن نے مشورہ دیا کہ نظم وضبط کو برقرار رکھتے ہوئے معاشی طور پر کمزور طبقوں تک مالی رسائی کو برقرار رکھتے ہوئے ایک متوازن ریگولیٹری نقطہ نظر زیادہ مناسب اور منصفانہ ہوگا۔ انہوں نے کاشتکار برادری اور دیہی معیشت کے لیے اہم اہمیت کے اس معاملے میں محترمہ سیتارمن کی فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔ باضابطہ قرض تک رسائی میں رکاوٹوں کا حوالہ دیتے ہوئے چیف منسٹر نے کہا کہ چھوٹے اور معمولی کسانوں کے پاس اکثر زمین کے باضابطہ ٹائٹل یا قابل تصدیق آمدنی کے دستاویزات نہیں ہوتے ہیں۔ گھریلو سونا گروی رکھنا ایسے گھرانوں کے لیے ادارہ جاتی قرض تک رسائی کا ایک قابل عمل اور قابل احترام راستہ رہا ہے۔ مجوزہ ممانعت اس ضروری چینل کو براہ راست کم کردے گی اس طرح حقیقی اور ضرورت مند قرض دہندگان کا ایک بڑا حصہ باضابطہ مالیاتی نظام سے مؤثر طریقے سے باہر ہو جائے گا۔

## کیا ٹرمپ انتظامیہ نے واقعی امریکی عدالت میں ہند-پاک جنگ بندی کا دعویٰ کیا؟ جے رام رمیش کا سوال

نئی دہلی: کانگریس کے سینئر رہنما جے رام رمیش نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قوم کو واضح طور پر بتائیں کہ آیا یہ سچ ہے کہ امریکی عدالت میں باضابطہ طور پر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کرانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ جے رام رمیش نے ایکس پر لکھا، ''وزیر اعظم کو ملک کو یہ بتانا چاہئے کہ کیا یہ سچ ہے کہ امریکہ کے کامرس سیکریٹری ہاورڈ لٹنک نے 23 مئی 2025 کو نیویارک کی امریکی عدالت برائے بین الاقوامی تجارت میں ایک بیان جمع کرایا، جس میں حلفیہ کہا گیا کہ صدر ٹرمپ نے اپنی ٹیرف (محصولات) کی طاقت کا استعمال کر کے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک 'غیر مستحکم جنگ بندی' کروائی اور 'نازک امن' کی راہ ہموار کی؟'' انہوں نے کہا، ''ہاورڈ لٹنک نے یہ بیان صدر ٹرمپ کے ان بیانات کی توثیق کے طور پر دیا ہے، جو وہ گزشتہ 11 دنوں میں 3 مختلف ممالک میں 8 مرتبہ دے چکے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے بھی اس بات کو دہرایا ہے اور یہاں تک کہا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان بات چیت کے لیے ایک 'غیر جانبدار مقام' تجویز کیا گیا ہے۔ پردھان منتری، چپی توڑو۔'' خیال رہے کہ غیر ملکی میڈیا نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ٹرمپ انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیداروں نے امریکی عدالت میں تحریری بیانات جمع کراتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ اگر صدر کے ایمرجنسی ٹیرف اختیارات کو محدود کیا گیا تو اس سے نہ صرف امریکہ کی چین سے 'غیر متوازن لیکن فائدہ مند' تجارتی مفاہمت کو نقصان پہنچے گا بلکہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان حالیہ جنگ بندی بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، یہ بیانات ٹرمپ کے سابق عہدیداروں بشمول کامرس سکریٹری ہاورڈ لٹنک، ٹریژری سکریٹری اسکاٹ بیسنٹ اور سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو کی جانب سے داخل کیے گئے۔ ان بیانات میں عدالت سے درخواست کی گئی کہ وہ صدر کے اختیارات کو محدود نہ کرے کیونکہ ان کا استعمال عالمی سطح پر امریکہ کی سفارتی برتری کا ذریعہ رہا ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ اس عدالتی بیان میں پہلی مرتبہ باضابطہ طور پر یہ کہا گیا ہے کہ ٹرمپ نے ٹیرف پالیسی کو بطور دباؤ استعمال کر کے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کرائی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ خود سابق صدر ٹرمپ بھی مختلف مواقع پر یہ دعویٰ کر چکے ہیں کہ انہوں نے جنوبی ایشیا میں قیام امن کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ تاہم، اس بار یہ دعویٰ محض سیاسی بیان بازی نہیں بلکہ عدالت میں جمع کرائے گئے سرکاری دستاویزات میں درج کیا گیا ہے، جو معاملے کو مزید حساس بناتا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ اگر یہ دعویٰ غلط ہے تو حکومت فوری طور پر اس کی تردید کرے اور اگر سچ ہے تو پارلیمنٹ اور عوام کو اعتماد میں لے۔ ان کے مطابق، یہ مسئلہ صرف خارجہ پالیسی کا نہیں بلکہ ہندوستان کی خودمختاری اور سلامتی سے جڑا معاملہ ہے۔ فی الحال وزارت خارجہ یا وزیر اعظم دفتر کی جانب سے اس معاملے پر کوئی سرکاری ردعمل سامنے نہیں آیا ہے لیکن اپوزیشن اس معاملے پر لگاتار حکومت سے سوال پوچھ رہی ہے۔

## دہلی میں غیر قانونی طور پر سینکڑوں درختوں کی کٹائی

## سپریم کورٹ نے ڈی ڈی اے کی سرزنش کی

نئی دہلی۔(یواین آئی) سپریم کورٹ نے بدھ کو دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) کے عہدیداروں کو جغرافیائی طور پر حساس دہلی رِج علاقے میں عدالت سے اجازت لئے بغیر سینکڑوں درختوں کی غیر قانونی کٹائی پر سخت سرزنش کی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی پارٹ ٹائم ورکنگ ڈے بنچ نے کہا کہ ڈی ڈی اے عہدیداروں کا طرز عمل مجرمانہ توہین کے مترادف ہے۔ یہ ادارہ جاتی غلطیوں اور انتظامی حد سے تجاوز کا ایک کلاسک معاملہ ہے۔ عدالت نے عدلیہ سے درختوں کی کٹائی کو دانستہ اور جان بوجھ کر چھپانے پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ ''ایک قوم کی حیثیت سے جس کی جڑیں قانون کی حکمرانی میں ہیں، عدلیہ پر بڑا اعتماد کیا جاتا ہے... جب جان بوجھ کر خلاف ورزی کی جاتی ہے تو عدالت کو سخت موقف اختیار کرنا چاہیے۔ بنچ نے کہا، ''جواب دہندگان کا طرز عمل توہین آمیز رہا ہے۔ ان کے اعمال مجرمانہ توہین کے دائرے میں آتے ہیں۔'' عدالت عظمیٰ نے کہا کہ جب تک یہ معاملہ پہنچا، درخت پہلے ہی کاٹے جا چکے تھے اور جان بوجھ کر انکشاف نہ کر کے عدالتی عمل کی بنیاد پر حملہ کیا۔ عدالت نے حکم دیا کہ مستقبل میں اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لیے جنگلات کی ترقی، سڑکوں کی تعمیر یا کسی بھی ماحولیاتی طور پر حساس سرگرمی سے متعلق تمام نوٹیفکیشنز یا احکامات میں سپریم کورٹ کے سامنے زیر التواء کارروائی کا واضح طور پر ذکر ہونا چاہیے۔ یہ یقینی بنانا ہے کہ قانونی کارروائیوں سے لاعلمی کو مستقبل کی خلاف ورزیوں میں ڈھال کے طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ عدالت نے ڈی ڈی اے کے سابق وائس چیئرمین سبھاشیش پانڈا کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کو خارج کر دیا۔ مسٹر پانڈا اب ڈی ڈی اے میں نہیں ہیں۔ تاہم عدالت نے دیگر قصوروار افسران پر 25-25 ہزار روپے کا ماحولیاتی معاوضہ عائد کیا۔ اس کے علاوہ ان قصوروار افسران کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔ عدالت نے ان کے خلاف باقاعدہ سرزنش بھی جاری کی۔ بنچ نے زیر تعمیر سینٹرل آرمڈ پولیس فورسز انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز ہسپتال کی طرف جانے والی سڑک کو چوڑا کرنے کی اہمیت کو تسلیم کیا۔ بنچ نے کہا کہ عوامی مفاد بنیادی ڈھانچے کی ضروریات کو صحیح ٹھہرا سکتے ہیں، لیکن یہ قانونی تقاضوں یا ماحولیاتی ذمہ داری کو ختم نہیں کر سکتے۔ بنچ کی طرف سے جسٹس کانت نے کہا، ''معیاری طبی دیکھ بھال تک رسائی کو یقینی بنانا کوئی استحقاق نہیں بلکہ ایک ضرورت ہے۔ ہمارے لیے مفاد عامہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ عدالت نے ڈی ڈی اے اور قومی دارالحکومت علاقہ دہلی کی حکومت کو فوری اصلاحی اقدامات کرنے کی ہدایت دی۔

## سابق ارکان اسمبلی کی پی ڈی پی میں واپسی کا سلسلہ جاری

سری نگر۔(یواین آئی): جموں وکشمیر پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) میں سابق اراکین اسمبلی کی واپسی کا سلسلہ جاری ہے۔ سابق ممبر اسمبلی نور محمد نے آج باضابطہ طور پر پی ڈی پی میں شمولیت اختیار کی۔ پارٹی ذرائع کے مطابق، سابق ایم ایل اے نے پی ڈی پی صدر محترمہ محبوبہ مفتی کی موجودگی میں پارٹی میں شمولیت اختیار کی، جس کے بعد محبوبہ مفتی نے اُن کا پارٹی میں خیر مقدم کرتے ہوئے اس اقدام کو ایک مثبت سیاسی پیش رفت قرار دیا۔ پی ڈی پی صدر نے اس موقع پر کہا کہ عوامی نمائندوں کی واپسی اس بات کا مظہر ہے کہ پارٹی کی عوامی بنیادیں مضبوط ہو رہی ہیں اور لوگوں کا اعتماد پی ڈی پی کے وژن پر بحال ہو رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل ایڈوکیٹ اعجاز احمد، سابق ایم ایل اے وچھی، نے بھی پی ڈی پی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ ذرائع کے مطابق، آنے والے دنوں میں مزید سینئر رہنما اور سابق منتخب نمائندے پارٹی میں شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔

## کیرالہ میں غیر قانونی بھرتی ایجنسیوں کے خلاف چھاپے

تروانت پورم۔(یواین آئی) کیرالہ میں غیر قانونی بھرتی معاملات کے حوالے سے بڑی کارروائی کرتے ہوئے دفتر برائے تحفظ مہاجرین (پی او ای) نے محکمہ پولیس کے ساتھ مل کر کئی بھرتی ایجنسیوں پر چھاپے مارے ہیں۔ تارکین وطن کارکنوں کے استحصال کو روکنے کے مقصد سے کی گئی اس کارروائی میں جعلی دستاویزات، غیر مجاز بھرتی اور امیگریشن ایکٹ 1983 کی خلاف ورزی سمیت کئی بے ضابطگیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ چھاپوں کے دوران، اہلکاروں نے غیر محفوظ ملازمت کے متلاشیوں کو نشانہ بناتے ہوئے ملازمت کے جعلی معاہدوں اور گمراہ کن اشتہارات اور مجرمانہ دستاویزات (سافٹ اور ہارڈ کاپیوں میں) ضبط کئے۔ ابتدائی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی کہ یہ ایجنسیاں وزارت خارجہ سے جائز لائسنس حاصل کیے بغیر کام کر رہی تھیں۔

## کنڑ زبان پر کمل ہاسن کے بیان سے کرناٹک میں سیاست گرم

بنگلورو۔(یواین آئی) فلم اداکار کمل ہاسن کے کنڑ زبان پر بیان نے کرناٹک میں تنازعہ کھڑا کر دیا ہے اور حکمراں اور اپوزیشن دونوں جماعتوں کے رہنماؤں اور مختلف ثقافتی تنظیموں نے اس کی مذمت کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ مسٹر ہاسن نے ایک حالیہ پروگرام میں کہا تھا کہ کنڑ زبان تمل زبان سے نکلی ہے۔ کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا نے بدھ کو یہاں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مسٹر ہاسن کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر ہاسن کنڑ زبان کی تاریخ اور ثقافتی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کنڑ کا ایک بھرپور ورثہ ہے اور اس کی تاریخ بہت قدیم ہے۔ انہیں اس بات کا علم نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ''وہ کنڑ زبان کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت سے واقف ہی نہیں ہیں۔ کرناٹک بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر بی وائی وجیندر نے مسٹر ہاسن پر کنڑ زبان کی توہین کرنے اور 6.5 کروڑ سے زیادہ کنڑ لوگوں کے فخر کو ٹھیس پہنچانے کا الزام لگایا اور ان سے غیر مشروط معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس واقعے کو غیر مہذب رویے اور تکبر کی انتہا قرار دیا۔ مسٹر وجیندر نے ایک بیان میں کہا، ''اب انہوں نے 6.5 کروڑ کنڑ لوگوں کے فخر کو ٹھیس پہنچا کر کنڑ کی توہین کی ہے۔ مسٹر ہاسن کو فوری طور پر کرناٹک کے لوگوں سے غیر مشروط معافی مانگنی چاہیے۔ کانگریس ایم ایل اے رضوان ارشد نے مسٹر ہاسن کے بیان کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ کنڑ زبان کی تاریخ ہزاروں سال پرانی ہے۔ اس کا رسم الخط 1500 سال پرانا ہے۔ ایسے وقت میں جب تمل، تیلگو، کنڑ تمام زبانوں کے لوگوں کو ایک ساتھ رہنا چاہیے، ان کا یہ بیان افسوسناک ہے۔ ان سے ایسے بیان کی توقع نہیں تھی۔ دوسری طرف اس تنازعہ کی وجہ سے کنڑ حامی گروپوں نے ریاست کے مختلف حصوں میں مظاہروں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ بنگلورو کے علاوہ بیلگام، میسور، ہبلی وغیرہ شہروں میں لوگوں نے مظاہرے کیے اور مسٹر ہاسن کی فلم ٹھگ لائف کے پوسٹر پھاڑ دیے اور معافی مانگنے تک ریاست میں فلم کی ریلیز پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔

### ڈی ایم کے نے راجیہ سبھا کے امیدواروں کا اعلان کیا، کمل ہاسن کا پارلیمنٹ میں داخلہ یقینی

چنئی۔(یواین آئی) تمل ناڈو میں حکمراں دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) نے بدھ کو ریاست سے راجیہ سبھا کی چھ نشستوں کے لیے 19 جون کو ہونے والے دو سالہ انتخابات کے لیے اپنے امیدواروں کا اعلان کیا، جس میں ایک سیٹ اپنے اتحادی اداکار سیاست دان اور مکل نیدھی مائم (ایم این ایم) کے بانی کمل ہاسن کو دی گئی ہے، جو پہلی بار پارلیمنٹ میں داخلے کے لئے تیار ہیں۔ تمل ناڈو کی 234 رکنی اسمبلی میں آسانی سے چار سیٹیں جیت سکنے والی ڈی ایم تین سیٹوں پر الیکشن لڑے گی۔ اپوزیشن اے آئی اے ڈی ایم کے، 66 ارکان (جس میں معزول لیڈر او پنیر سیلوم کے باغی کیمپ سے چار سمیت) کے ساتھ، اپنے اتحادی، بی جے پی، جس کے چار ایم ایل ہیں، کی حمایت سے دو سیٹیں جیت سکتی ہے۔ راجیہ سبھا الیکشن جیتنے کے لیے ایک امیدوار کو 34 ایم ایل ایز کی حمایت درکار ہوتی ہے۔

## عمران پرتاپ گڑھی نے رانچی کی دسویں بورڈ ٹاپر تہرین فاطمہ سے کی ملاقات

رانچی۔ جھارکھنڈ دسویں بورڈ کے امتحان میں رانچی کی تہرین فاطمہ نے 97.4 فیصد حاصل کر اپنے خاندان کا نام روشن کیا ہے۔ اس نے رانچی میں ٹاپ کیا ہے اور اب اس کے گھر پر مبارکباد پیش کرنے والوں کا دراز سلسلہ دکھائی پڑ رہا ہے۔ مشہور و معروف شاعر اور کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی نے بھی تہرین فاطمہ سے ملاقات کر مبارکباد پیش کی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا۔ عمران پرتاپ گڑھی نے تہرین کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کی، اور خاص طور سے والد عبدالرحمن کو گلے لگا کر مبارکباد دی۔ اس موقع پر عبدالرحمن جذباتی بھی نظر آئے۔

اس ملاقات کی کچھ تصویریں عمران پرتاپ گڑھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کی ہیں۔ سوشل میڈیا پوسٹ میں عمران پرتاپ گڑھی نے لکھا ہے کہ '' جھارکھنڈ بورڈ میں 97.4 فیصد نمبرات کے ساتھ رانچی ٹاپ کرنے والی تہرین فاطمہ کی کہانی کمال کی ہے۔ آج صبح اس بچی کے کنبہ سے ملا اور بچی کی حوصلہ افزائی کے لیے اسے اعزاز بخشا۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''تہرین کے والد سڑک کنارے ریہڑی پر کپڑا فروخت کرتے ہیں، لیکن جذبہ کمال کا ہے۔ ان سے ملاقات کر انھیں مبارکباد پیش کر رہا تھا کہ وہ شائستگی سے بولے 'سر مجھے کچھ کہنا ہے' میں نے کہا 'بولیئے'۔ وہ بے ساختہ بولے یہ کس نے کہہ دیا تم سے کہ بس پنچر بناتے ہیں۔'' بہر حال، تہرین فاطمہ کی تعریف رانچی ہی نہیں، پورے جھارکھنڈ میں ہو رہی ہے۔ آل جھارکھنڈ اس بچی نے پانچواں رینک حاصل کیا ہے۔ ایک میڈیا ادارہ سے بات کرتے ہوئے تہرین نے بتایا کہ سوشل میڈیا سے دوری بنا کر اور اسکول کے اساتذہ سے ملی رہنمائی و این سی ای آر ٹی کی کتابیں پڑھ کر یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ وہ رانچی واقع اُرسلائن کانوینٹ اسکول کی طالبہ ہیں۔ تہرین کو ریاضی میں 100، سائنس میں 100، انگریزی میں 96، سوشل سائنس میں 95، آئی ٹی میں 96 اور ہندی میں 87 نمبرات حاصل ہوئے ہیں۔ تہرین کا کہنا ہے کہ ''میرے والدین نے مجھے کبھی تعلیم کے علاوہ کسی دوسرے کام کے لیے دباؤ نہیں ڈالا۔ سبھی نے مجھے صرف پڑھائی کرنے کو ہی کہا، اور آج اپنے والدین کے چہرے پر خوشی دیکھ کر لگتا ہے کہ میری محنت بھی کامیاب ہوئی۔''

## اسرائیلی نسل کش حملہ میں نو بچوں کو کھونے والی ڈاکٹر آلاء النجار کے نام صدر جمعیۃ علماء ہند کا درد بھرا مکتوب، کہا کہ یہ انسانیت کی روح کو زخمی کرنے والا حادثہ ہے

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے فلسطین میں جاری اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں معروف فلسطینی شخصیت ڈاکٹر آلاء النجار کے نو (9) معصوم بچوں کی المناک شہادت پر نہایت رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں مولانا مدنی نے ڈاکٹر آلاء النجار کے نام ایک درد بھرا تعزیتی مکتوب ارسال کیا ہے، جس میں انہوں نے جمعیۃ علماء ہند اور ہندستان کے شہریوں بالخصوص مسلمانوں کی جانب سے گہرے دکھ، مکمل ہمدردی اور غیر متزلزل یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ مولانا مدنی نے خط میں لکھا ہے کہ ان معصوم بچوں کی بلا جواز شہادت ایک وحشیانہ، مجرمانہ اور انسانیت سوز عمل ہے، جو نہ صرف بچپن اور معصومیت پر حملہ ہے بلکہ انسانیت کی روح کو زخمی کرنے والا جرم بھی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان معصوم شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے والدین اور اہل خانہ کو صبر، حوصلہ اور سکون عطا کرے، اور اس المیے کو ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔ مولانا مدنی نے اسرائیلی جارحیت کو ایک طے شدہ جنگی جرم قرار دیا جو برسوں سے نہتے فلسطینی عوام پر ظلم وستم کی شکل میں جاری ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ہمیشہ سے فلسطینی عوام کی جدوجہد آزادی اور ان کے حقوق کے تحفظ کی حامی رہی ہے اور آئندہ بھی اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ ان کے ساتھ کھڑی رہے گی۔

## جامعہ ملیہ اسلامیہ میں میڈیکل کالج شروع کرنے کی تیاری، وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف نے مرکزی وزیر تعلیم سے کی ملاقات

جامعہ ملیہ اسلامیہ کی انتظامیہ گزشتہ کئی سالوں سے کیمپس میں میڈیکل کالج شروع کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ اس کے متعلق ماضی میں کئی بار وزارت تعلیم کے پاس تجویز بھیجی جا چکی ہیں۔ اب ایک بار پھر سرگرمیاں دیکھنے کو مل رہی ہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر مظہر آصف اور رجسٹرار پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے 27 مئی کو مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے ملاقات کی ہے۔ جامعہ کے وائس چانسلر اور رجسٹرار نے مرکزی وزیر دھرمیندر پردھان سے ملاقات کے دوران اپنے تعلیمی کیمپس کی توسیع کے لیے نئے شعبوں کے قیام کی تجویز پیش کی۔ اس دوران وائس چانسلر اور رجسٹرار کی جامعہ میں ایک میڈیکل کالج کی بنیاد پر بھی مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان سے مفید بات چیت ہوئی۔ اس پر مرکزی وزیر نے اپنی مکمل حمایت کا اظہار کیا اور ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی جانب سے جاری کردہ بیان کے مطابق مرکزی وزیر تعلیم سے ملاقات کے دوران وائس چانسلر اور رجسٹرار نے وزارت کی مدد سے جامعہ کی فیکلٹی آف ڈینٹسٹری کی طرف سے پوسٹ گریجویٹ پروگرام شروع کرنے کے متعلق بھی بتایا۔ اس دوران پروفیسر آصف اور پروفیسر رضوی نے وزیر تعلیم کو جامعہ ریزیڈنشل کوچنگ اکیڈمی کی شاندار کارکردگی کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال اکیڈمی میں تربیت یافتہ 30 سے زائد طلبہ یو پی ایس سی سول سروسز کے امتحان میں منتخب ہوتے ہیں۔

## جموں وکشمیر کو مکمل ریاستی درجہ دلانا ہمارا ہدف: عمر عبداللہ

سری نگر۔(یواین آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے واضح کیا ہے کہ 22 اپریل کو پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کے باوجود ریاستی درجہ کی بحالی پر بات چیت کا عمل رکا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیتی آیوگ کی حالیہ گورننگ کونسل میٹنگ میں انہوں نے یہ مسئلہ وزیر اعظم اور دیگر اعلیٰ حکام کے سامنے واضح طور پر اٹھایا۔ گلمرگ میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا، 'ریاستی درجے کی بحالی ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا: 'اگر آپ نیتی آیوگ میٹنگ میں رسمی تقریر کو دیکھیں گے تو اس میں ریاستی درجہ کی بحالی کا واضح ذکر موجود ہے، جو وزیر اعظم اور گورننگ کونسل کے تمام اراکین کو پیش کی گئی۔' انہوں نے اس تاثر کو رد کیا کہ پہلگام حملے کے بعد ریاستی درجہ سے متعلق بات چیت رک گئی ہے۔ ان کے مطابق، 'بات چیت جاری ہے۔ میں نے صرف یہ فیصلہ کیا تھا کہ اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں ریاستی درجہ کا ذکر نہ کیا جائے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ معاملہ بند ہو گیا ہے۔' عمر عبداللہ نے گلمرگ میں اعلیٰ حکام کے ساتھ سیاحتی ترقی سے متعلق اجلاس کی صدارت بھی کی، جس میں انہوں نے زور دیا کہ وادی کشمیر کے باشندوں کو خود سب سے پہلے ان سیاحتی مقامات کا رخ کرنا چاہیے تاکہ معمول کی زندگی کی طرف واپسی کا پیغام دیا جا سکے۔ انہوں نے کہا، 'میں نے وزیر تعلیم سے کہا ہے کہ اسکولوں اور کالجوں کے لیے تفریحی دوروں کا اہتمام کیا جائے تاکہ نوجوان نسل ان مقامات سے دوبارہ جڑ سکے۔'

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست کے مختلف مقامات پر کابینہ اجلاس منعقد کرنے کا مقصد یہی ہے کہ لوگوں کو تحفظ اور اعتماد کا پیغام ملے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ ملک و بیرون ملک کے سیاحوں کو یہ پیغام دیا جائے کہ کشمیر سیاحت کے لیے تیار ہے۔ پہلگام حملے میں 26 سیاحوں کی ہلاکت کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کشمیر کے لوگوں کو اس واقعے کے لیے موردِ الزام نہ ٹھہرایا جائے۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق یہ حملہ کشمیری عوام نے نہیں کیا، نہ ان کی مرضی سے ہوا، نہ ان کے فائدے کے لیے۔ لیکن اگر اس کے ردعمل میں کشمیری عوام کو بائیکاٹ کا نشانہ بنایا جائے تو ہم کیا کریں؟ اس لیے مرکز کو چاہیے کہ وہ اس واقعے کی سنجیدہ تحقیقات کرے اور غلط معلومات پر مبنی مہم کو روکے۔

# نشاد پارٹی ریاست میں چوتھی سب سے بڑی سیاسی قوت: سنجے نشاد

## کارکنوں کے حوصلے نہ ٹوٹیں اس بار بھی نشاد پارٹی آزاد حیثیت سے پنچایت الیکشن لڑے گی

بہرائچ۔کابینی وزیر ڈاکٹر سنجے کمار نشاد کے بیان کے مطابق نشاد پارٹی تین درجے پنچایتی انتخابات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے گی اور نشاد اکثریتی علاقوں میں اپنے امیدوار کھڑے کرے گی۔ یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ اس پارٹی کا بی جے پی کے ساتھ اتحاد تھا، ہے اور رہے گا، لیکن بلدیاتی انتخابات میں سماجی نمائندگی کو یقینی بنانا ہماری ترجیح ہے۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران ہمارا بی جے پی کے ساتھ اتحاد تھا۔ اس کے بعد بھی نشاد پارٹی نے ریاست میں ہونے والے تین سطحی انتخابات میں نشاد برادری کی شرکت کو یقینی بنانے کے لیے اپنے امیدوار کھڑے کیے تھے۔ کئی اضلاع میں ہمارے امیدوار بھاری ووٹوں سے جیتے اور ضلع پنچایت کے ممبر اور بی ڈی سی بن گئے۔ اس سے اتحاد کی روح کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچی۔ 2022 کے اسمبلی انتخابات میں، ہمیں اتحاد کے تحت 15 سیٹیں ملی تھیں، جن میں سے ہمارے امیدواروں نے 11 پر کامیابی حاصل کی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نشاد پارٹی ریاست میں چوتھی سب سے بڑی سیاسی قوت بن گئی ہے۔ اتحاد کے وقت، ہم نے کچھ واضح مطالبات پیش کیے تھے جیسے ماہی گیر برادری کو شیڈول کاسٹ ریزرویشن فراہم کیا جانا چاہیے، حکومت اور تنظیم میں نشاد پارٹی

کے فعال کارکنوں کی مناسب ایڈجسٹمنٹ ہونی چاہیے۔ اتحاد کے بعد بعض مطالبات پر مثبت کارروائی کی گئی لیکن ریزرویشن اور ورکرز کی ایڈجسٹمنٹ کے دو اہم ترین مسائل پر تا حال کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں کیا گیا۔ یہ دونوں مسائل نشاد برادری کی امنگوں سے متعلق ہیں، اور نشاد پارٹی ان کے حوالے سے اپنی برادری کے سامنے جوابدہ ہے۔ تین سطحی انتخابات کے تناظر میں ہماری پالیسی واضح ہے جیسے نشاد پارٹی ضلع پنچایت ممبر اور بی ڈی سی کے انتخابات اپنے امیدواروں کے ساتھ لڑے گی۔ انتخابی نتائج کے بعد، یہ ضلع پنچایت صدر اور بلاک پرمکھ کے عہدے کے لیے بی جے پی کی حمایت کرے گی۔ ہماری جماعت دوسری جماعتوں پر تنقید نہیں کرتی۔ ہمارا مقصد اپنے نظریاتی مسائل اور معاشرے سے کیے گئے وعدوں پر الیکشن لڑنا اور جیتنا ہے۔ نشاد برادری اور کارکنوں کو پارٹی سے امیدیں ہیں اور ہم ان امیدوں پر پورا اتریں گے۔ نشاد برادری کے نوجوانوں اور کارکنوں کو پوری ریاست میں پارٹی کی بھرپور حمایت حاصل ہوگی۔ ہم عوام کے درمیان جائیں گے اور اپنے مسائل کو سامنے رکھیں گے اور کمیونٹی سے ملنے والے مینڈیٹ کو اپنی اتحادی جماعتوں کے ساتھ شیئر کریں گے۔ پارٹی آئندہ تین سطحی پنچایتی انتخابات میں نشاد کے زیر اثر علاقوں میں اپنے امیدواروں کو پوری طاقت کے ساتھ کھڑا کرے گی۔ یہ الیکشن نہ صرف پارٹی کے لیے عوامی نمائندگی کا معاملہ ہے بلکہ تنظیم کی توسیع اور کارکنوں کے احترام کا بھی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پارٹی کی توسیع گاؤں سے ہی ممکن ہے اور ہندوستان دیہات کا ملک ہے۔ ایسے میں نشاد پارٹی ہر گاؤں میں اپنے نظریہ، پالیسی اور تنظیم کو مضبوط کرنا چاہتی ہے۔ تین سطحی انتخابات میں ہمارے کارکنان اور سماج کے نوجوان برسوں سے پارٹی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، کئی کارکن برسوں سے جدوجہد کر رہے ہیں اور وہ ضلع پنچایت یا علاقہ پنچایت میں قیادت کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اگر ہم ہر الیکشن میں اتحاد کے نام پر پیچھے ہٹتے رہے تو یہ مزدوروں کے حقوق اور مستقبل دونوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ اس سے نہ صرف کارکنوں کے حوصلے پست ہوں گے بلکہ تنظیمی قوت بھی متاثر ہوگی۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ بی جے پی کے ساتھ اتحاد تھا اور رہے گا، لیکن پارٹی کارکنوں کے مفادات کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ ہم نے گزشتہ تین درجے کے انتخابات آزاد حیثیت سے لڑے تھے اور اس بار بھی پارٹی آزاد حیثیت سے لڑیں گے۔ ہماری پارٹی کا مقصد کسی دوسری پارٹی پر تنقید نہیں بلکہ اپنے معاشرے کی آواز بننا ہے۔ ہم ماہی گیروں کے لیے ریزرویشن، کارکنوں کی ایڈجسٹمنٹ اور سماج کی سیاسی شراکت جیسے مسائل کے لیے ہمیشہ لڑتے رہے ہیں اور رہیں گے۔ نشاد پارٹی کی رگوں میں ماہی گیروں کا خون بہتا ہے اور جس اعتماد اور امید کے ساتھ سماج نے ہمیں آگے بڑھایا ہے ہم اسے ٹوٹنے نہیں دیں گے۔ نشاد پارٹی آنے والے انتخابات میں عوام کے درمیان جائے گی اور اپنے مسائل پر آواز اٹھائے گی اور اپنے اتحادیوں کے ساتھ مینڈیٹ شیئر کرے گی۔

# دو انجینئر کا ہیئر ٹرانسپلانٹ اور موت معاملہ

## سلاخوں کے پیچھے جانے کے بعد ڈاکٹر انوشکا کا اعتراف جرم

کانپور: 28 مئی (پی این ایس) ہیئر ٹرانسپلانٹ کے بعد دو انجینئروں کی موت کے معاملے میں ملزم ڈاکٹر انوشکا تیواری نے جیل جاتے ہی اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ پولیس کے دعوے کے مطابق ڈاکٹر انوشکا نے تفتیش کاروں سے کہا ہاں، میں نے ہی دونوں انجینئرز کے ہیئر ٹرانسپلانٹ کیے تھے۔ وہ سال 2019 سے ہیئر ٹرانسپلانٹ کر رہی ہیں۔ جب کہ اس سے قبل اے ڈی جے عدالت میں پیشی کے دوران ڈاکٹر نے کہا تھا کہ انہوں نے کوئی ہیئر ٹرانسپلانٹ نہیں کیا۔ انہوں نے برہ کے رہائشی ڈاکٹر منیش سنگھ پر ہیئر ٹرانسپلانٹ کا الزام لگایا تھا۔ اب تفتیش کاروں کی جانب سے ڈاکٹر انوشکا کو پولیس تحویل میں لینے کے لیے بدھ کو عدالت میں درخواست دائر کی جائے گی۔ اب پولیس انوشکا کے بیانات کی بنیاد پر شواہد اکٹھے کرے گی۔ پولیس تا حال محکمہ صحت کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے۔ سی ایم او ڈاکٹر ہری دت نیمی کا کہنا ہے کہ اب تک متوفی کا علاج کرنے والے اسپتال کے ڈاکٹر اور پوسٹ مارٹم کرنے والے

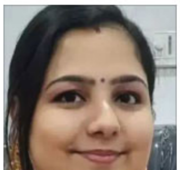

ڈاکٹر کے بیانات قلمبند کیے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر انوشکا کا بیان باقی ہے۔ مرنے والے افراد کے لواحقین کے بیانات بھی قلمبند کیے جائیں گے۔ بیانات پورے ہو جانے کے بعد محکمہ صحت کی رپورٹ تیار ہو جائے گی۔ ڈاکٹر انوشکا نے کہا کہ وکیلوں کے مشورے پر پہلے انہوں نے غلط بیان دیا تھا۔ تفتیش کاروں نے ڈاکٹر انوشکا سے 35 سوالات پوچھے۔ اس دوران ڈاکٹر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اس نے تفتیش کار کو بتایا کہ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے ایک جاننے والے کے گھر کئی دن گزارے۔ اس دوران انہوں نے رشتہ داروں کے نمبر کے ذریعے وکلاء سے رابطہ کیا۔ وکلا نے مشورہ دیا کہ اگر اس نے پولیس کو سچ بتایا تو اس کے شوہر کو بھی جیل بھیج دیا جائے گا۔ اس لیے ان کے بہکاوے میں آ کر جھوٹا حلف نامہ درج کروایا۔ لیکن آخر میں وہ پھنس گئی۔ قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر انوشکا تیواری اصل میں بہار کے بیتیا کی رہنے والی ہیں۔ جب کہ ان کے سسرال وارانسی میں ہیں۔ انوشکا تیواری پر دو انجینئروں کے ہیئر ٹرانسپلانٹ کرنے کا الزام ہے جس کے بعد دونوں 48 گھنٹوں کے اندر ہی دم توڑ گئے۔ دونوں انجینئروں کے نام بالترتیب ونیت کمار دوبے اور پرمود کٹیار تھے۔ ڈاکٹر انوشکا جو کہ اصل میں دانتوں کی ڈاکٹر ہیں، وہ اس واقعے کے بعد سے مفرور تھیں۔ متوفی ونیت کمار دوبے کی اہلیہ جیا ترپاٹھی نے 9 مئی کو پولیس میں شکایت درج کرائی۔ متاثرہ کی بیوی کے مطابق 13 مارچ کو سرجری کی گئی جس کے بعد ونیت کے منہ اور سر میں خطرناک سوجن ہوگئی، بعد ازاں 15 مارچ کو اس کے شوہر کی ایک دوسرے اسپتال میں موت ہوگئی۔

# اے ایم یو کے سرسید ہال نارتھ میں ادارے کے 150 ویں یوم تاسیس پر تین روزہ فیسٹیول 'اسپورٹیفائی 2025' کی تکمیل

علی گڑھ، 28 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے سرسید ہال نارتھ کا تین روزہ سالانہ کامن روم فیسٹیول "اسپورٹیفائی 2025" کے عنوان سے اے ایم یو کے بنیاد گزار ادارے مدرستہ العلوم کے 150 ویں یوم تاسیس کے موقع پر عظیم الشان پیمانہ پر منعقد کیا گیا۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی، اے ایم یو کے پرو وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان نے اے ایم یو کے شاندار ورثے پر روشنی ڈالی اور طلبہ کو ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے قیادت، ٹیم ورک اور ہمہ جہت ترقی کی راہ اپنانے کی تلقین کی۔ مہمانان اعزازی میں پروفیسر عفت اصغر (ڈپٹی پراکٹر)، اے ایم یو کے سابق طالبعلم انجینئر نواب ثاقب ابراہیم (ڈائریکٹر، امیج کلاسز) اور پروفیسر ایم جے وارثی (سابق صدر، شعبہ لسانیات) شامل تھے۔ ان کے ہمراہ پروفیسر فرح عظمی (پرنسپل، کالج آف نرسنگ، جے این ایم سی ایچ)، ڈاکٹر جمیل احمد (صدر، جمخانہ کلب اے ایم یو)، اور ڈاکٹر محمد انس (اسسٹنٹ پراکٹر) بھی بطور خاص موجود تھے۔ تقریب کا آغاز ایک قدیم روایت کا احیاء کرتے ہوئے کامن روم کی چھت سے پھولوں

کی بارش کے ذریعہ مہمانوں کے استقبال سے ہوا۔ پروفیسر آدم ملک خان، پرووسٹ، سرسید ہال نارتھ نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور منتظمین، طلبہ اور معاونین کی خدمات کو سراہا۔ اس موقع پر انجینئر نواب ثاقب ابراہیم نے کامن روم کے لیے ایک ایئر کنڈیشنر عطیہ کیا، جب کہ پروفیسر عفت اصغر نے دس نادار طلبہ کے کھانے کے اخراجات اٹھانے کا وعدہ کیا۔ اسی طرح پروفیسر فرح عظمی نے طلبہ کے لیے مکمل اسپورٹس کٹ فراہم کی۔ طلبہ کے لئے ان فلاحی اقدامات کو بے حد سراہا گیا۔ اس موقع پر مختلف کھیلوں کے 20 فاتحین اور 20 رنرز اپ کو اعزازات سے نوازا گیا۔ خصوصی طور پر عارف امام (کیرم)، ادیب الرّب (سلو سائیکل ریس)، اور زہرہ فاطمہ اور ہما (بیڈمنٹن) کو نمایاں کارکردگی پر سراہتے ہوئے ایوارڈ پیش کیے گئے۔ وارڈن انچارج مسٹر طارق احمد اور جنرل وارڈن ڈاکٹر سید کلیم افروغ زیدی نے منتظمین اور رضاکاروں کی کاوشوں کی ستائش کی۔ کامن روم کے سکریٹری مسٹر نوید عالم نے تین روزہ فیسٹیول کی مختصر رپورٹ پیش کی اور تمام مہمانوں، شرکاء و معاونین کا شکریہ ادا کیا۔

# شجرکاری اور ہماری ذمہ داری" کے عنوان پر پروگرام

دیوبند: 28 مئی (فیروز خان) قاسم پورہ روڑ پر واقع معروف دینی درسگاہ جامعہ قاسمیہ دارالتعلیم والصنعہ دیوبند میں "شجرکاری اور ہماری ذمہ داری" کے عنوان سے ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مقررین نے علاقہ کی عوام سے آئندہ پانچ جون کو ماحولیات کا عالمی دن منانے اور اپنے اپنے علاقوں میں کم از کم ایک درخت لگانے اور اس کی دیکھ بھال کرنے کی اپیل کی۔ منعقدہ پروگرام میں ادارہ کے مہتمم و جمعیت علما ہند ضلع سہارنپور کے سکریٹری مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے کہا کہ ان کی سرپرستی میں گزشتہ کئی سالوں سے جامعہ قاسمیہ دارالتعلیم والصنعہ سوسائٹی کے زیر اہتمام دیوبند سمیت مختلف دیہی و شہری علاقوں میں لوگوں کو شجرکاری کے تئیں بیدار کرنے کے مقصد سے متعدد پروگرام کئے جا رہے ہیں ساتھ ہی شجرکاری کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو پودھے بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوسائٹی کی جانب سے کئے جا رہے دیگر فلاحی کاموں سے ساتھ ساتھ شجرکاری کئے جانے کا کام مستقبل میں بھی جاری رہیگا۔ مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے کہا کہ درخت ہمیں زندگی بخش آکسیجن فراہم کرتے ہیں، جانداروں کا وجود آکسیجن کی موجودگی کے بغیر ممکن نہیں۔ مولانا محمد ابراہیم قاسمی نے کہا کہ انسانیت کا انحصار زمین اور درختوں پر ہے۔ پھر بھی پوری دنیا میں آلودگی، آب و ہوا میں زہریلا پن اور حیاتیاتی تنوع کی تباہی کا سامنا ہے جو صحت مند زمینوں کو صحراؤں میں تبدیل کر رہا ہے اور جنگلات اور گھاس کے میدانوں کو ختم کر رہا ہے جس کے نتیجہ میں ماحولیاتی نظام زراعت اور زمین کی طاقت کو کم کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سرکار کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ شجرکاری کر ماحول کو آلودگی سے بچایا جائے۔ دارالتعلیم والصنعہ پبلک اسکول کے وائس پرنسپل قاری محمد عفان قاسمی نے کہا کہ درخت لگانا اس لئے ضروری ہے کیونکہ اس میں گیسوں کو جزب کرنے کی طاقت ہوتی ہے، کاربن مونو آکسائیڈ سلفر ڈائی آکسائیڈ اور دیگر نقصاندہ گیسوں اور گاڑیوں اور صنعتوں سے خارج ہونے والے دھوئیں کی وجہ سے بڑھتی ہوئی آلودگی درختوں کی موجودگی کی وجہ سے کافی حد تک کنٹرول اور پاک ہوتی ہے۔ ڈی۔ٹی۔ایس پبلک اسکول قاسم پورہ دیوبند کے سرپرست الحاج شاہ عالم قاسمی نے کہا کہ درخت پرندوں اور جانوروں کو پناہ دیتے ہیں گرمی کے شدید دنوں میں یہ مسافروں کو چلچلاتی دھوپ سے بھی راحت فراہم کرتے ہیں۔ ہم درختوں کے بغیر اپنی زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے ہم اپنی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لئے انھیں تیز رفتاری سے کاٹ رہے ہیں جو کہ انتہائی افسوس ناک ہے۔ اس دوران جملہ اساتذہ و طلبہ موجود تھے۔

# امروہہ میں کینسر بیداری کیمپ کا انعقاد

امروہہ۔ جذبہ فاؤنڈیشن امروہہ کی جانب سے ایم ایچ ریزورٹ میں کینسر بیداری کیمپ اور فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں وینکٹیشور ہسپتال کے ماہرین کی جانب سے مفت چیک اپ اور ادویات دی گئیں۔ پروگرام کا آغاز انوار صمدانی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ کیمپ کا افتتاح معروف عالم دین مفتی عفان صاحب منصورپوری اور امروہہ کی چیئرپرسن ششی جین صاحبہ نے کیا۔ صدر اقبال خان نے تفصیل سے بتایا کہ آج کا کیمپ انتہائی کامیاب رہا جس میں مریضوں کا بڑی تعداد میں عام بیماریوں کا چیک کیا گیا، جن کو ادویات کی ضرورت تھی انہیں مفت ادویات دی گئیں اور ڈاکٹروں نے کینسر سے متعلق آگاہی کے حوالے سے تجاویز بھی دیں۔ کیمپ کا دورہ کرنے والے معروف کینسر اسپیشلسٹ ڈاکٹر اتل اگروال نے بیداری کیمپ سے خطاب کرتے ہوئے اسے وقت کی ضرورت قرار دیا اور کہا کہ بروقت صحیح علاج اور آگاہی کینسر سے بچاؤ میں بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ مصنوعی رنگوں، تمباکو اور پلاسٹک کی اشیائے خورد و نوش کا استعمال کینسر کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے، اس لیے ان کے استعمال سے گریز کیا جائے۔ مفتی عفان منصورپوری نے کہا کہ انسان کو بیماری کے علاج کے لیے بیدار رہنا چاہیے اور وقتاً فوقتاً صحت کا خیال رکھتے ہوئے اپنے مرض کے سلسلہ میں ضروری معلومات حاصل کرتے ہوئے ماہرین سے رجوع کرنا چاہیے۔ اس طرح کے میڈیکل کیمپ سے عوام الناس بیدار ہوتی ہے اور اپنے مرض کا علاج کرنے کی جانب گامزن ہوتی ہے۔

# مفلوج باپ کے سامنے بیٹی کی خودکشی، بستر سے اٹھ نہ سکا، بول نہ سکا، صدمے سے وہ چل بسا

شاہجہاں پور: 28 مئی (پی این ایس) ضلع کے پوائیاں تھانہ علاقے کے گاؤں وکرم پور میں 17 سالہ لڑکی پائل نے اپنے مفلوج والد ونود کے سامنے پھانسی لگا کر خودکشی کر لی۔ باپ بیٹی کی موت کا صدمہ برداشت نہ کر سکا۔ وہ منگل کی رات صدمے سے چل بسا۔ بیٹی اور باپ کی موت سے گاؤں کے لوگ بھی غمزدہ ہیں۔ ونود کمار فالج کی وجہ سے چلنے اور بولنے سے قاصر تھے۔ وہ گھر میں ایک چارپائی پر پڑے رہتے تھے۔ ونود کمار کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ تین بیٹیوں میں سب سے بڑی شادی شدہ ہے۔ درمیانی بیٹی نیہا بیمار پڑی تو اس کی بیوی ریتو دیوی چار دن پہلے اسے علاج کے لیے بریلی لے گئی۔ گھر پر صرف ونود اور چھوٹی بیٹی شوبھی عرف پائل تھے۔ منگل کی دوپہر پائل نے اپنی ساڑی کی مدد سے گھر کے برآمدے میں کنڈی سے پھانسی لے لی۔ شام کو پائل کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ پائل نے اپنے والد کے سامنے پھانسی لگا لی۔ وہ برآمدے میں چارپائی پر لیٹا تھا لیکن بے بس باپ جو چلنے اور بولنے سے قاصر تھا، اپنی بیٹی کو نہ بچا سکا۔ اس صدمے کی وجہ سے وہ بھی رات کو فوت ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی گاؤں کے سبھی لوگ بدھ کی صبح ان کے گھر پہنچے اور ان کی بیوی اور بیٹیوں کو تسلی دی۔ اہل خانہ کے مطابق ونود کمار بیمار تھے لیکن بیٹی کی موت کے صدمے سے وہ بھی دم توڑ گئے۔ ریتو دیوی اپنے شوہر اور بیٹی کی موت کی وجہ سے بری طرح رو رہی ہیں۔

# بریلی میں دو دنوں میں 45 روہنگیا-بنگلہ دیشیوں کی شناخت

## سب سے زیادہ 11 بھوجی پورہ میں پائے گئے، ویریفکیشن شروع

بریلی: 28 مئی (پی این ایس) ضلع میں 45 روہنگیا-بنگلہ دیشیوں کی شناخت کی گئی ہے۔ ان میں سے زیادہ سے زیادہ 11 بھوجی پورہ تھانہ علاقے میں رہتے ہیں۔ تمام کی شہریت کی چھان بین شروع کر دی گئی ہے۔ حکومت کی ہدایات پر چلائی جا رہی مہم کے پہلے دو دنوں میں پولیس کو یہ کامیابی ملی ہے۔ ایس ایس پی انوراگ آریہ نے بتایا کہ پیر اور منگل کو غیر قانونی طور پر مقیم روہنگیا اور بنگلہ دیشی دراندازوں کے خلاف مہم چلائی گئی۔ ضلع کے تمام تھانوں کے علاقوں میں 83 مقامات پر چیکنگ کی گئی۔ اس میں 775 لوگوں کے زاچوں کی جانچ کی گئی۔ اس دوران 45 دراندازوں کا پتہ چلا۔ ان کے کاغذات کی جانچ کی جا رہی ہے۔ مہم کے تحت تھانہ شاہی کی حدود میں ایک ہی جگہ پر 11 افراد کو چیک کیا گیا۔ اس میں پانچ مشتبہ افراد پائے گئے۔ وشارت گنج میں ایک، ٹھسنے والا، بھمورہ میں پانچ، فرید پور میں دو، بھوجی پورہ میں 11، بہیری میں تین، شیش گڑھ میں آٹھ، دیورانیاں اور شیر گڑھ میں چار چار پائے گئے ہیں۔ مشکوک افراد مختلف مقامات پر کیمپوں، کچی آبادیوں اور جھونپڑیوں میں رہ رہے ہیں۔ ایس ایس پی نے کہا کہ یہ مہم داخلی سلامتی کے لیے چلائی جا رہی ہے۔ حکومت کی ہدایات پر ضلع میں کچی آبادیوں میں رہنے والے روہنگیا اور بنگلہ دیشی شہریوں کی تلاش کے لیے 15 روزہ مہم چلائی جا رہی ہے۔ ایس ایس پی انوراگ آریہ نے تھانہ وار ٹیمیں تشکیل دی ہیں اور مختلف نکات پر رپورٹس طلب کی ہیں۔ ضلع میں غیر مجاز طور پر مقیم لوگوں کے سرٹیفکیٹ منسوخ کرنے اور انہیں فراہم کی جانے والی سرکاری سہولیات کو روکنے کی تیاری ہے۔ ایس ایس پی نے اس مہم کے لیے ہر تھانے میں ٹیم تشکیل دی ہے۔ ٹیم میں ایک انسپکٹر، ایک مرد ہیڈ کانسٹیبل، دو مرد کانسٹیبل اور دو خواتین کانسٹیبل شامل ہیں اور ٹیم کی تفصیلات ان کے دفتر میں طلب کی گئی ہیں۔ یہ ٹیم روزانہ صبح 8 بجے سے 11 بجے اور شام 8 بجے سے 11 بجے تک پورے تھانہ علاقے کا دورہ کر کے ان لوگوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کر رہی ہے۔

## مسالمہ میں شعراء کرام کو میر انیس اور مرزا دبیر سے منسوب کردہ اعزاز سے کیا سرفراز

امروہہ۔ درگاہ عالیہ نجف ہند جوگی پورا میں میر انیس اور مرزا دبیر کی 150 ویں برسی کے موقع پر منعقد ہونے والے طرحی مسالمہ میں شرکت کرنے والے شعراء کرام کو انیس و دبیر اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اس دوران ہوئے طرحی مسالمہ میں پروفیسر ناشر نقوی امروہہ، کوثر زیدی کیرانوی، سلیم امروہوی، سہیل بستوی، خورشید مظفر نگری، معروف سرسوی، آصف جلال و دیگر شعراء کرام کو اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ کنونر مولانا مرزا شفیق حسن شفق نے مرثیہ کی تاریخ پر روشنی ڈالی جبکہ ناشر نقوی نے مرزا دبیر اور میر انیس کے حوالہ سے تبادلہ خیال بھی پیش کیا۔

# امام عیدگاہ مولانا جاوید اقبال ندوی، صحافی سراج احمد اور حاجی محمد اسلام انصاری کو اعزاز

بسواں، سیتاپور (پریس ریلیز) امام عیدگاہ بسواں مولانا جاوید اقبال ندوی کو عوام کی بہترین نمائندگی، صحافت کے میدان میں بہترین کام کرنے پر سینیئر صحافی حاجی سراج احمد اور حجاج کی خدمات کے لیے حاجی محمد اسلام انصاری کو مشترکہ طور پر ہاشمی انٹرنیشنل ٹورز اینڈ ٹریولز کے عہدیدار سعید ہاشمی، جمعیۃ علماء بسواں یونٹ کے جنرل سکریٹری مولانا فہیم جامعی اور احسان الحق نے گلدستے اور شال پیش کر کے اعزاز سے نوازا، صحافی سعید ہاشمی نے بتایا کہ مولانا جاوید اقبال ندوی کئی سالوں سے امام عیدگاہ ہیں، وہ مسلم عوام کی بہترین نمائندگی کر رہے ہیں، ہمیشہ غریبوں اور مظلوموں کی مدد کرتے رہتے ہیں، انہوں نے اگے بتایا کہ مانیتا پراپت صحافی سراج احمد گزشتہ 40 سال سے صحافت کے میدان میں ایمانداری اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ سراج احمد آج اخبارات میں نچلے عہدوں سے بڑھ کر اعلیٰ عہدے پر پہنچے ہیں، وہ اپنی صاف ستھری امیج کے لیے جانے جاتے ہیں۔ سعید ہاشمی نے مزید بتایا کہ صحافی سراج احمد نے اپنی محنت سے ہندی روزنامہ سراج ٹائمز اخبار چلایا جو آج بہت مشہور ہو رہا ہے۔ یہ اخبار کئی ریاستوں میں اپنی غیر جانبدارانہ، درست اور قابل اعتماد خبروں کے لیے جانا جاتا ہے۔ صاف گو صحافی سراج احمد نے اس چھوٹے سے شہر (بسواں) میں اتر پردیش شرم جیوی پترکار یونین کی ریاستی کانفرنس کا کامیاب انعقاد کیا، جس میں اتر پردیش حکومت کے وزراء، ایم ایل اے، دہلی اور چنڈی گڑھ سے تنظیم کے اعلیٰ عہدیداروں کو لایا گیا، جو سراج احمد کی صاف ستھری شبیہ اور ساکھ کی عکاسی کرتا ہے۔ صحافی سراج احمد مذکورہ تنظیم میں بطور ضلعی صدر کام کر رہے ہیں۔ سراج احمد نے اپنے اخبار کے ذریع کرونا کال میں مرحوم صحافی کے گھر والوں کو یوپی کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ سے 10 لاکھ روپے کی چیک دلائی،

## بچوں نے ہندی، بھوجپوری اور اردو میں نظمیں لکھنے اور پڑھنے کا سیکھا ہنر

گورکھپور، ایم اے اکیڈمی ترکمان پور میں سمر کیمپ کا دوسرا دن پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرت اور اشعار سازی کے لیے وقف رہا، حافظ رحمت علی نظامی نے تلاوت کلام پاک کی، نعت پاک ثنا فاطمہ نے پڑھی، قاری محمد انس رضوی نے بچوں سے سوالات کیے، درست جواب دینے والے بچوں کو اسکول منیجر محمد عاقب انصاری نے انعامات سے نوازا۔ مہمان خصوصی سماجی کارکن پرسین نے ہندی، اردو اور بھوجپوری میں شاندار ترانہ پیش کیا، بچوں کو شاعری لکھنے کے طریقے سکھائے، انہوں نے کہا کہ تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر ضروری ہے کہ ہر کسی کو تعلیم حاصل کرنے کے یکساں مواقع ملیں خاص کر لڑکیوں اور غریبوں کو، تعلیم زندگی کے لیے ضروری ہے کیونکہ اس سے ہمیں علم، ہنر اور سمجھ ملتی ہے، جو ہمیں بہتر شہری بننے اور اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے گزارنے میں مدد دیتی ہے، تعلیم ہمیں مختلف مضامین کے بارے میں علم حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے، جس سے ہمیں دنیا کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تقریب کی صدارت کرتے ہوئے سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار کے امام حافظ رحمت علی نظامی نے پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سیرت پر تفصیلی روشنی ڈالی، آخر میں درود و سلام پڑھ کر ملک میں امن و امان کے لیے دعا کی گئی، اسکول کی پرنسپل سیما پروین، منور احمد، وائس پرنسپل ندا فاطمہ، سلمیٰ خان، شمع خان، صوبیہ خان، مناظر حسن وغیرہ موجود رہے۔

## اے ایم یو میں ملٹی میڈیا، سگنل پروسیسنگ اور کمیونیکیشن ٹکنالوجیز پر مبنی بین الاقوامی کانفرنس کی تیاریاں

علی گڑھ، 28 مئی: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کا شعبہ الیکٹرانکس انجینئرنگ آئندہ 14 اور 15 فروری 2026 کو چھٹی آئی ای ای ای اسپانسرڈ بین الاقوامی کانفرنس برائے ملٹی میڈیا، سگنل پروسیسنگ اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجیز (امپیکٹ 2026) کی میزبانی کرے گا۔ کانفرنس میں ملٹی میڈیا، سگنل پروسیسنگ اور مواصلاتی ٹیکنالوجیز کے شعبوں میں حالیہ پیش رفت پر نامور محققین، اور صنعت و تعلیم کے شعبہ جات کے ماہرین تبادلہ خیال کریں گے۔ اس اہم کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں کانفرنس چیئر پروفیسر انور سادات نے شریک چیئرز ڈاکٹر سعید احمد اور ڈاکٹر محمد توصیف کے ہمراہ نوئیڈا انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی، گریٹر نوئیڈا میں منعقدہ ایک روزہ تربیتی ورکشاپ میں شرکت کی، جس میں آئی ای ای ای کانفرنسوں کے انعقاد کے سلسلہ میں مختلف اداروں کے نمائندوں کی موجودگی میں استفادہ مقصود تھا، تا کہ عالمی معیار کی کانفرنس منعقد کی جا سکے۔

## اے ایم یو کے شعبہ اینستھیسیولوجی کے زیر اہتمام چہرے کے درد کے جدید ترین طریق ہائے علاج پر مبنی سی ایم ای اور ورکشاپ 31 مئی کو

علی گڑھ، 28 مئی: جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اینستھیسیولوجی کی جانب سے انڈین سوسائٹی فار اسٹڈی آف پین (آئی ایس ایس پی)، علی گڑھ سٹی برانچ کے اشتراک سے "ٹرائجیمنل نیورلجیا اور چہرے کے دیگر قسم کے درد کے علاج میں ریڈیو فریکوئنسی لیزننگ" موضوع پر ایک سی ایم ای اور ورکشاپ 31 مئی کو منعقد کی جائے گی۔ افتتاحی اجلاس سرجری آپریشن تھیٹر کمپلیکس کے سیمینار روم میں ہوگا، جس میں اے ایم یو کی وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون بطور مہمان خصوصی شریک ہوں گی۔ اس سلسلہ میں آرگنائزنگ چیئرمین پروفیسر حماد عثمانی نے بتایا کہ ٹرائجیمنل نیورلجیا ایک ایسی بیماری ہے جو طویل المعیاد معذوری کا سبب بنتی ہے اور اس کے طبی و سماجی و اقتصادی اثرات نہایت وسیع ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ورکشاپ اس مرض کی درست تشخیص اور جدید طریق ہائے علاج، بالخصوص ریڈیو فریکوئنسی لیزننگ کے ذریعے تشخیص اور علاج پر مرکوز ہوگی۔ ورکشاپ میں شرکت کرنے والی ممتاز شخصیات میں پروفیسر وی کے موہن، کنسلٹنٹ، ای ایس آئی اسپتال و پی جی آئی ایم ایس آر، نئی دہلی؛ ڈاکٹر انوراگ اگروال، پروفیسر اور چین اسپائن فزیشین، ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، لکھنؤ اور ڈاکٹر پردیپ جین، سینئر کنسلٹنٹ، سرگنگا رام اسپتال، نئی دہلی شامل ہیں۔ سائنسی سیشنز میں گیسیرین اور اسفینو پیلاٹین گینگلیا کی اناٹومی اور فلوروا ناٹومی، ریڈیو فریکوئنسی لیزننگ اور پلسڈ ریڈیو فریکوئنسی کا ابھرتا ہوا کردار، اور گیسیرین گینگلیون کے لیے ریڈیو فریکوئنسی اور بیلون کمپریشن تکنیکوں کا تقابلی جائزہ جیسے موضوعات پر گفتگو ہوگی۔

# وزیر ماہی پروری نے مختلف اسکیموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

## ایک نئے تیار کردہ پورٹل کا افتتاح، جو دریاؤں اور آبی ذخائر کی نیلامی کے لیے مفید ہوگا: ڈاکٹر سنجے کمار نشاد

لکھنؤ: 28 مئی۔اتر پردیش کے فشریز ڈیولپمنٹ کابینہ کے وزیر ڈاکٹر سنجے کمار نشاد جی کی طرف سے فشریز ڈائریکٹوریٹ کی مرکزی عمارت میں آج منعقدہ ایک پروگرام میں، 2000 روپے کی لاگت سے تزئین و آرائش کے کام کا آغاز کیا۔ 94.29 لاکھ روپے اور فشریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ۔ اس اسکیم کے تحت، 04 ہیچریوں، یعنی گورکھپور، بستی، ایودھیا اور امیٹھی کی تزئین و آرائش/مضبوطی کے کام کے لیے سنگ بنیاد رکھا گیا، جس کی کل لاگت 100000 روپے ہے۔ ہیچریوں کی مچھلی کے بیج کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے 76.912 لاکھ روپے۔

افتتاح کے موقع پر، اتر پردیش فشریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ، لکھنؤ کے چیئرمین، شری رماکانت نشاد اور لکھنؤ کے متسیا جیوی سہکاری سنگھ لمیٹڈ کے چیئرمین شری ویرو ساہنی، بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔اس پروگرام کا اہتمام شری کے نے ماہی پروری کے پرنسپل سکریٹری رویندر نائک اور ماہی پروری کے ڈائریکٹر جنرل جناب راجیش پرکاش اور ماہی پروری کے ڈائریکٹر جناب این ایس رحمانی، ڈپٹی ڈائریکٹر فشریز شری پونیت کمار، مسز مونیشا سنگھ، مینجنگ ڈائریکٹر، یوپی کی موجودگی میں کیا تھا۔متسیا جیوی کوآپریٹو یونین لمیٹڈ اور مسز انجنا ورما چیف جنرل منیجر فشریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ کی موجودگی میں مکمل کیا گیا۔اس کے ساتھ ہی محکمے کی طرف سے دریاؤں میں ماہی گیری کے پٹے اور ریور چینگ کی دریا وار اور سیکشن وار معلومات کی بروقت وصولی، نگرانی اور جائزہ کے لیے بنائے گئے پورٹل اور ماہی گیروں کو تکنیکی طور پر ہنر مند بنانے کے لیے ماہی گیری اور ماہی پروری کے کاروبار سے متعلق 15 مضامین کا تربیتی کتابچہ تیار کیا گیا اور فشریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ لکھنؤ کا کتابچہ بھی جاری کیا گیا۔اس موقع پر وزیر موصوف نے کہا کہ ریاستی حکومت کی جانب سے ماہی گیر برادری اور ماہی گیروں کی سماجی اور معاشی ترقی اور ریاست میں مچھلی کی پیداوار بڑھانے کے لیے مرکزی حکومت کے تعاون سے پروجیکٹ چلائے جارہے ہیں۔ پردھان منتری متسیا سمپدا یوجنا کے تحت، فش فارمنگ کے علاوہ ماہی پروری سے متعلق کئی منصوبے جیسے فش مارکیٹنگ، کولڈ چین، فش فیڈ مل اور لیبارٹریوں کا قیام چلایا جارہا ہے۔ چیف منسٹر متسیا سمپدا یوجنا، نشادراج بوٹ سبسڈی اسکیم، اتر پردیش ماہی گیر فلاحی فنڈ، گہری مچھلی کاشت کرنے کے لیے ہوا بازی کے نظام کی تنصیب کی اسکیم کو ریاستی حکومت کے تعاون سے 100٪ چلایا جارہا ہے۔ ماہی گیروں کی سماجی تحفظ کے لیے گروپ ایکسیڈنٹ انشورنس اسکیم اور کسان کریڈٹ کارڈ کی سہولت ماہی گیری کے کاروبار کے لیے زراعت جیسی ماہی گیری میں سرمایہ کاری کے لیے فراہم کی جارہی ہے۔ مذکورہ اسکیموں سے ریاست کی مچھلی کی پیداوار سال میں 31.13 لاکھ ٹن ہے جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے 1.71 لاکھ ٹن زیادہ ہے۔ پروگرام میں بتایا گیا کہ اتر پردیش۔ فشریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ فشریز ڈپارٹمنٹ کے 35 غیر فعال ماہی گیری پروجیکٹوں کو لکھنؤ حکومت نے بیج کی پیداوار کے لیے فشریز ڈیولپمنٹ کارپوریشن کو منتقل کیا ہے۔ 35 غیر فعال منصوبوں میں سے 22 ماہی گیری کے منصوبے بیج کی پیداوار اور ماہی گیری کی سرگرمیوں کے لیے مختص کیے گئے ہیں، جن کے ذریعے کارپوریشن کو روپے کی آمدنی بھی ہوئی ہے۔ 17,13,077.00 اس کے علاوہ ماہی پروری کے 22 پراجیکٹس کے الاٹیوں کو الاٹمنٹ لیٹر اور نیک خواہشات کے پیغامات دیے گئے ۔ریاست میں پہلی بار، حکومت کی طرف سے اتر پردیش متسیا جیوی سہکاری سنگھ لمیٹڈ کو منتقل کیے گئے 35 غیر فعال ماہی گیری پروجیکٹوں کے سلسلے میں 09 ماہی گیری پروجیکٹوں کو ای-ٹینڈر کے ذریعے نمٹادیا گیا، جو مچھلی کے بیج کی پیداوار اور ماہی پروری کی سرگرمیوں کے میدان میں اپنا حصہ ڈال کر ماہی پروری کی ترقی کے شعبے میں اپنا حصہ ڈال رہی ہے۔ ڈاکٹر نشاد، چیئرمین، اتر پردیش، نے مذکورہ 9 پروجیکٹوں کے ٹھیکیداروں کو پیداوار اور ماہی گیری کی سرگرمیوں کے میدان میں بطور کاروباری شراکت دینے کے لیے۔ ماہی گیر کوآپریٹو یونین لمیٹڈ لکھنؤ کی طرف سے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے، ماہی گیری کے 09 پروجیکٹوں کے الاٹیوں کو الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ اور نیک خواہشات کا پیغام دیا گیا۔ یونین نے جمع کردہ حصص کیپٹل کے سلسلے میں ریاستی حکومت کو 656.1 لاکھ روپے ڈیویڈنڈ کا چیک دیا۔

# علی گڑھ ہجومی تشدد مقدمہ:

# ضبط شدہ گوشت ’گائے‘ کا نہیں تھا: رپورٹ

علی گڑھ:28 مئی (پی این ایس) ہردوا گنج میں ہجومی تشدد کے معاملے میں جاری پولیس کی تحقیقات میں اس وقت موڑ آ گیا جب لیبارٹری کی رپورٹ میں اس بات کی تصدیق کی گئی ہے کہ ضبط شدہ گوشت کا نمونہ ”گائے یا کسی گائے کی نسل“ سے تعلق نہیں رکھتا تھا۔ایک پولیس افسر نے بتایا کہ 24 مئی کو ایک پرتشدد ہجوم نے ممنوعہ مویشیوں کا گوشت لینے کا الزام لگاتے ہوئے چار افراد پر حملہ کردیا تھا۔ایس پی دیہی امرت جین نے بدھ کو پی ٹی آئی کو بتایا کہ پولیس نے متاثرین کو ہجوم سے بچایا اور انہیں اسپتال میں داخل کرایا۔جین نے کہا کہ گوشت کے نمونے کو جانچ کے لیے ایک سرکاری لیبارٹری میں بھیجا گیا تھا۔ گوشت کے نمونے کی فرانزک رپورٹ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ گائے یا کسی گائے کی نسل کا گوشت نہیں تھا۔ہم واقعات کی چھان بین کر رہے ہیں اور نتائج کی بنیاد پر کارروائی کریں گے۔افسر نے تصدیق کی کہ متاثرین کی طرف سے درج کرائی گئی ایف آئی آر میں نامزد چار افراد کو پہلے ہی گرفتار کیا جاچکا ہے،مزید گرفتاریوں کی توقع ہے کیونکہ اس معاملہ میں ملوث دیگر افراد کو پولیس کی جانب سے تلاش کیا جارہا ہے۔ابتدائی رپورٹ میں 12 مبینہ حملہ آوروں اور 25 نامعلوم افراد کے نام درج تھے۔دریں اثنا، مختلف جماعتوں کے اپوزیشن لیڈران بشمول ممبران پارلیمنٹ جنہوں نے ہجومی تشدد کے بعد علی گڑھ کا دورہ کیا، حملے میں ملوث تمام افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

عام آدمی پارٹی کے ایم پی سنجے سنگھ، جنہوں نے منگل کو جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج ہسپتال کا دورہ کیا، میڈیا کو بتایا کہ ہردوا گنج میں ہجومی تشدد معاشرے کو پولرائز کرنے کے لیے ایک اور واقعہ سامنے آیا ہے۔“ انہوں نے اس کیس کو نمٹانے کے لیے فاسٹ ٹریک عدالت کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس پارٹی کے ایک وفد نے بشمول ایم پی عمران مسعود اور سابق ایم پی کنور دانش علی نے بھی منگل کو اسپتال میں چار زخمیوں سے ملاقات کی۔راجیہ سبھا کے رکن رام جی لال سمن کی قیادت میں سماج وادی پارٹی کے رہنماؤں کا ایک وفد بدھ کو متاثرین سے ملنے علی گڑھ پہنچنے کی توقع ہے۔

# پولیس انکاونٹر میں بے گناہ کی عصمت دری کا ملزم گرفتار، پیر میں لگی گولی

لکھنو:28 مئی (پی این ایس) مدح گنج پولس نے عصمت دری کے ملزم کو بدھ کی صبح ایک انکاونٹر میں گرفتار کیا۔ پولیس ٹیم بندھ ڈھال پر چیکنگ کر رہی تھی۔ مخبر کی اطلاع پر پولیس نے موٹر سائیکل سوار ایک شخص کو روکا۔ پولیس کو دیکھتے ہی موٹر سائیکل سوار نے فائرنگ کردی۔ پولیس ٹیم نے دفاع میں فائرنگ کی جو موٹر سائیکل سوار کے پیر پر گولی لگی۔ڈی سی پی سینٹرل آشیش سریواستو کے مطابق پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے اپنا نام کمل کشور عرف بھدر بتایا ہے۔ملزم کامیاپور، مان پور، سیتاپور کا رہنے والا ہے۔ملزم یہاں کچی آبادی نیا پکاپل کے قریب رہتا ہے۔ملزم نے ایک معصوم سے عصمت دری کا ارتکاب کیا تھا۔ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے اس کی تلاش جاری ہے۔گولی لگنے سے زخمی کمل کشور کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔کمل کشور کے پاس سے ایک پستول، کارتوس اور بائک برآمد ہوئی ہے۔

# یوپی: پرائمری اسکول ٹیچرز کی ٹرانسفر لسٹ جاری

## 7374 اساتذہ کا تبادلہ؛ 5 جون تک تعیناتی

لکھنو۔ریاست کے کونسل اسکولوں میں تعینات 7374 اساتذہ کو باہمی تبادلے کا تحفہ ملا ہے۔ بنیادی تعلیمی کونسل نے ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں باہمی تبادلے کے اہل پائے جانے والے اساتذہ کی فہرست جاری کردی ہے۔اس کے ساتھ ہی ان اساتذہ کو 29 مئی سے 5 جون تک چارج سنبھالنے اور تبادلوں کی جگہوں سے فارغ کرنے کی بھی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ریاست کے کونسل اسکولوں میں ایک ضلع سے دوسرے ضلع میں باہمی منتقلی کا عمل جنوری سے شروع ہوا تھا۔19 سے 26 مئی تک اساتذہ کے ساتھ OTP شیئر کر کے جوڑے بنانے کی مشق مکمل ہو چکی ہے۔ اسی سلسلے میں بدھ کو بیسک ایجوکیشن کونسل سے تبادلے کروانے والے 3687 جوڑوں یعنی 7374 اساتذہ کے باہمی تبادلوں کا حکم جاری کیا گیا۔ بیسک ایجوکیشن کونسل کے سکریٹری سریندر تیواری کی طرف سے جاری کردہ ایک اور حکم میں تمام بی ایس اے کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ 29 مئی سے 5 جون کے درمیان قواعد کے مطابق ٹرانسفر کیے گئے اساتذہ کو فارغ کرنے اور چارج لینے کا عمل مکمل کریں۔ بی ایس اے اس سے پہلے اساتذہ کے ریکارڈ کو اچھی طرح چیک کرے گا۔انہوں نے کہا ہے کہ صرف باقاعدگی سے کام کرنے والے اساتذہ کو فارغ کر کے چارج لیا جائے۔ جن اساتذہ کے خلاف تادیبی کارروائی جاری ہے انہیں فارغ اور چارج نہیں لیا جائے گا۔ منتقلی کا عمل مانو سمپدا پورٹل کے ذریعے مکمل کیا جائے گا۔ دوسری جانب ضلع کے اندر باہمی تبادلے کے لیے جوڑے بنانے کا عمل 29 مئی سے شروع ہو جائے گا، بیسک ایجوکیشن کونسل گرمیوں کی تعطیلات میں بھی یہ عمل مکمل کرے گی۔ باہمی تبادلے کا حکم بنیادی تعلیمی کونسل نے بدھ کو جاری کیا تھا، لیکن اساتذہ نے اس میں گڑبڑ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ سہارنپور میں ایک ٹیچر نے دوسرے ٹیچر پر آپسی ٹرانسفر کے لیے 20.12 لاکھ روپے لینے اور OTP شیئر نہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ بی ایس اے سہارنپور نے اس پر ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ مظفر نگر میں بھی ایک ٹیچر پر آپسی ٹرانسفر کے لیے جوڑے بنانے میں چھیڑ چھاڑ کا الزام لگایا گیا ہے۔

## آیوش وزیر نے پریورتن چوک میں منعقدہ بھنڈارے کا افتتاح کیا

لکھنؤ:28 مئی۔اتر پردیش کے وزیر مملکت برائے آیوش (آزاد چارج)، فوڈ سیفٹی اور ڈرگ ایڈمنسٹریشن، ڈاکٹر دیاشنکر مشرا دیالو نے آج لکھنؤ کے پریورتن چوک میں پانڈے گروپ آف کمپنیز کے ذریعہ جیشٹھ مہینے کے مبارک موقع پر منعقدہ بھنڈارا کا افتتاح کیا اور پرساد تقسیم کیا۔اس موقع پر انہوں نے ریاست کے لوگوں کی خوشی اور خوشحالی کی خواہش کی۔ڈاکٹر دیالو نے کہا کہ ہنومان جی کی پوجا کے لیے وقف کردہ جیشٹھ کے مہینے کا دن اتر پردیش میں خاص طور پر دارالحکومت لکھنؤ میں ایک خاص مذہبی اور ثقافتی تہوار کے طور پر منایا جاتا ہے۔ بڑا منگل شمالی ہندوستانی لوک عقیدے کا ایک اہم تہوار ہے۔ یہ تہوار لکھنؤ کی سرزمین پر سماجی ہم آہنگی، تعاون اور عقیدت کی علامت بن گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہنومان جی سماج کو طاقت، عقیدت اور خدمت کا پیغام دیتے ہیں۔اس موقع پر بڑی تعداد میں بھکتوں، ہنومان جی کے عقیدت مندوں نے بھنڈارا کا پرساد قبول کیا۔

# سیلاب زدہ علاقوں میں پشتوں کی مسلسل نگرانی کی جائے

## آئندہ شجرکاری مہم کا صد فیصد ہدف حاصل کرنے کی ہدایات: سوتنتر دیو سنگھ

لکھنؤ: 28 مئی۔افسران کو ہدایت دیتے ہوئے، ریاستی پانی کی بجلی کے وزیر، جناب سوتنتر دیو سنگھ نے کہا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں پشتوں کی حالت کی مسلسل نگرانی کی جانی چاہیے۔ فلڈ پوسٹوں پر تعینات افسران/ملازمین صورتحال پر مسلسل نظر رکھیں اور تمام افسران اور ملازمین اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہیں۔ جل شکتی وزیر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ خود کو دفاتر تک محدود رکھنے کے بجائے خود میدان میں جائیں اور صورتحال کا خود جائزہ لیں اور موقع پر ہی مسائل کے فوری حل کو یقینی بنائیں۔ ریاستی آبی توانائی کے وزیر جناب سوتنتر دیو سنگھ نے آج یہاں محکمہ آبپاشی اور آبی وسائل کے ہیڈ کوارٹر میں واقع آڈیٹوریم میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی جائزہ میٹنگ میں یہ ہدایات دیں۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے ریاست کے مختلف اضلاع کا دورہ کرنے اور مختلف پروجیکٹوں کا سائٹ پر معائنہ کرنے اور عام لوگوں سے رائے حاصل کرنے کے بعد، جل شکتی کے وزیر شری سوتنتر دیو سنگھ نے آج محکمہ کے سینئر افسران اور مختلف تنظیموں کے چیف انجینئروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ کی اور افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ آئندہ مان سون سیزن کے پیش نظر فلڈ کنٹرول، واٹر مینجمنٹ اور آبپاشی کی سہولیات کی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے ہدایت دی کہ تمام افسران جاری تعمیراتی کام کو بروقت مکمل کریں اور جاری کاموں کے معیار پر خصوصی توجہ دی جائے۔ جناب سوتنتر دیو سنگھ نے ہدایت دی کہ فصلوں کی آبپاشی کے لیے کسانوں کو وافر مقدار میں پانی دستیاب کرایا جائے، نہروں میں پانی کا بہاؤ بغیر کسی رکاوٹ کے آخری سرے تک پہنچے، تاکہ کسانوں کو وقت پر آبپاشی کی سہولت میسر ہو سکے۔انہوں نے کہا کہ آئندہ آبپاشی کے سیزن سے قبل تمام سائٹس پر معائنہ کا کام سنجیدگی سے کیا جائے اور اگر کوئی کوتاہی پائی گئی تو ذاتی ذمہ داری کا تعین کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ 100 فیصد ہدف حاصل کریں جو محکمہ کو آئندہ شجرکاری مہم میں دیا جائے گا۔ جائزہ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری مسٹر انیل گرگ، چیف انجینئر اور محکمہ کے سربراہ مسٹر اکھلیش کمار سچن، چیف انجینئر (ڈیزائن اور پلاننگ) مسٹر سندیپ کمار، مختلف تنظیموں کے چیف انجینئر اور دیگر افسران موجود تھے۔

# طلبہ کی مدد کے لیے ایک ہیلپ ڈیسک سنٹر قائم کیا جائے: راجیش ورما

## اتر پردیش پسماندہ طبقات ریاستی کمیشن کی میٹنگ میں اسکالرشپ اسکیموں میں درپیش مسائل پر ہوا تبادلہ خیال

لکھنؤ، 28 مئی۔اتر پردیش پسماندہ طبقات ریاستی کمیشن کے چیئرمین راجیش ورما کی صدارت میں بدھ کو ایک میٹنگ ہوئی۔جس میں اسکالرشپ اور فیس ری ایمبرسمنٹ اسکیموں میں درپیش مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔میٹنگ کے دوران چیئرمین راجیش ورما نے اسکالرشپ اور فیس ری ایمبرسمنٹ اسکیموں کو مزید موثر بنانے کی ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ طلبہ کی مدد کے لیے ایک ہیلپ ڈیسک سنٹر قائم کیا جائے تاکہ وہ اسکالرشپ سے متعلق تمام معلومات آسانی سے حاصل کرسکیں۔اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ اسکالرشپ اور فیس ری ایمبرسمنٹ کے لیے مقرر کردہ نمبروں کے کٹ آف کو ختم کیا جائے اور تمام پسماندہ طبقے جیسے درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے طلبہ کو اسکالرشپ اور فیس کی واپسی کا فائدہ دیا جائے۔اجلاس میں بتایا گیا کہ مالی سال 2024-25 میں پری میٹرک اسکالرشپ کلاس 9 اور 10 کے لیے 1011871 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 862790 طلباء مستفید ہوئے اور 1310 درخواستیں مختلف وجوہات کی بنا پر مسترد کردی گئیں۔ پوسٹ میٹرک اسکالرشپ/فیس ری ایمبرسمنٹ کے لیے 965322 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 814817 طلبہ مستفید ہوئے اور 37431 درخواستیں مسترد کردی گئیں۔ دیگر پوسٹ میٹرک کلاسز سے 1920458 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے 1544887 طلباء وطالبات نے اسکالرشپ حاصل کی جبکہ 31859 طلباء بجٹ کی کمی کے باعث محروم رہے۔جوائنٹ ڈائرکٹر، محکمہ پسماندہ طبقات بہبود نے بتایا کہ اسکالرشپ فنڈ لمیٹڈ اسکیم کے تحت تقسیم کی جاتی ہے، اس لیے اسکالرشپ کی تقسیم دستیاب رقم کے مطابق ہی ممکن ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پسماندہ طبقات سے متعلق اسکیموں کے فروغ کے لیے ڈائریکٹوریٹ کو تقریباً 01 کروڑ کا بجٹ جاری کیا گیا ہے، جس پر کارروائی جاری ہے۔ پرنسپل سکریٹری پسماندہ طبقات بہبود سے جوائنٹ سکریٹری سنجے کمار دوبے، ڈائریکٹر پسماندہ طبقات بہبود سے جوائنٹ ڈائریکٹر وکاس شرما اور کمیشن کے سکریٹری منوج کمار ساگر میٹنگ میں موجود تھے۔

## دیوی اہلیہ بائی ہولکر کے 300 ویں یوم پیدائش پر بحث کا اختتام

لکھنؤ: 28 مئی۔ جنرل اسٹاف ٹریننگ اینڈ ریسرچ سنٹر، علی گنج، لکھنؤ میں دیوی اہلیہ بائی ہولکر کی 300 ویں یوم پیدائش کی یاد میں ایک مباحثے کا اہتمام کیا گیا۔ ڈائریکٹر (تکنیکی) ڈی کے سنگھ نے دیوی اہلیابائی ہولکر کی مورتی پر پھول چڑھا کر پروگرام کا افتتاح کیا۔اس موقع پر تمام ٹریننگ افسران، ملازمین اور ٹرینیز نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور دیوی اہلیہ بائی ہولکر کی شخصیت اور کاموں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مباحثے کے دوران مقررین نے موثر انتظامیہ، سماجی اصلاحات اور دیوی اہلیابائی ہولکر کے نظریات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پروگرام کے اختتام پر ڈائریکٹر نے دیوی اہلیہ بائی ہولکر کی شراکت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ان کی زندگی ہمیں لگن، انسان دوستی اور عوامی خدمت کے لیے تحریک دیتی ہے۔

# عنبر فاؤنڈیشن نے معاشرے میں تعلیم کی حقیقی اہمیت کو بھی اجاگر کیا

لکھنؤ، 28 مئی۔تعلیم، ثقافت اور آداب کی راجدھانی لکھنؤ نے آج ایک نئے فخر کا مشاہدہ کیا، جب امبر فاؤنڈیشن نے ”ایکسی لینس ریکگنیشن تقریب“ کے ذریعے نہ صرف ٹیلنٹ کو نوازا، بلکہ معاشرے میں تعلیم کی حقیقی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔اس تقریب میں یوپی بورڈ، سی بی ایس ای اور آئی سی ایس ای بورڈ کے ان طلباء کو اعزاز سے نوازا گیا جنہوں نے دسویں اور بارہویں کے امتحانات میں 80 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کرکے اپنی محنت اور لگن سے اپنے والدین اور معاشرے کا نام روشن کیا۔طلباء کو ان کے والدین کی باوقار موجودگی میں سرٹیفکیٹ اور یادگاری نشانات سے نوازا گیا۔اس موقع پر سابق ڈسٹرکٹ جج سرور حسین نے اپنے خطاب میں کہا:”ایک طالب علم جو قدر پر مبنی تعلیم میں شامل ہوتا ہے وہ نہ صرف اپنے خاندان بلکہ ملک کی بنیاد کو بھی مضبوط کرتا ہے۔“(AI) ماہر امیت مشرا نے تکنیکی ترقی اور اخلاقیات کے درمیان توازن کو اجاگر کرتے ہوئے کہا: ”اگر ہمارے نوجوان سمجھ اور اقدار کے ساتھ ٹیکنالوجی کو اپناتے ہیں تو ہندوستان کو عالمی لیڈر بننے سے کوئی نہیں روک سکتا“۔تقریب کی میزبانی امجد حسین سابق جوائنٹ ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات لکھنؤ نے کی۔ان کی موجودگی منتظمین اور شرکاء دونوں کے لیے ایک اعزاز کی بات تھی۔ پروگرام کی نظامت شازیہ حسن نے جذباتی مکالموں سے کی۔ اس نے تقریب میں نہ صرف جذبات کا اضافہ کیا بلکہ طلباء کو بھی احساس دلایا۔

# اوور ٹیکنگ تنازعہ میں رئیل اسٹیٹ کمپنی کے ڈائریکٹر کو کچلنے کی کوشش، بائیک ایک کلومیٹر تک گھسٹتی رہی

لکھنو:28 مئی (پی این ایس) سوشانت گولف سٹی میں اوورٹیکنگ کے تنازعہ میں ایک کار سوار نے رئیل اسٹیٹ کمپنی کے ڈائریکٹر اچیت مشرا ساکن مدیانو کو کچلنے کی کوشش کی۔ خوش قسمتی سے اس کی جان بچ گئی۔اس کی موٹر سائیکل کار میں پھنس گئی اور تقریباً ایک کلومیٹر تک گھسٹتی رہی۔ یہ واقعہ سوشل میڈیا پر وائرل ہوگیا ہے۔ پولیس نے کار ڈرائیور کے خلاف رپورٹ درج کرلی ہے۔ اچیت کے مطابق رات تقریباً 2 بجے وہ بائک پر رشتا اپارٹمنٹ میں اپنے رشتہ دار کے گھر سے واپس آرہا تھا۔ Omaxe R-1 کے قریب ایک تیز رفتار کار نے اسے اوورٹیک کیا۔ احتجاج کرنے پر ملزمان نے گاڑی کو کچھ فاصلے پر روکا اور نیچے اتر کر اس کی پٹائی شروع کردی۔ اطلاع پر پولیس کو آتے دیکھ کر ملزمان فرار ہوگئے۔ پولیس اچیت کو شکایت درج کرنے کے لیے کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ الزام ہے کہ جب اچیت آگے بڑھا تو ملزم نے اسے روکا اور شکایت واپس لینے کے لیے دباؤ ڈالا۔ انکار کرتے ہوئے اچیت جانے لگا۔

# یوپی: یوپی میں مرطوب چلچلاتی گرمی نے لوگوں کو پریشان کیا

## کل سے بدلے گا موسم، بوندا باندی کے ساتھ تیز ہواؤں سے راحت ملے گی

لکھنو۔یوپی میں بدھ کو مرطوب گرمی نے لوگوں کو پریشان کردیا۔محکمہ موسمیات نے جمعرات سے گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کی پیش گوئی کی ہے۔ جمعرات سے اتر پردیش میں مشرق سے مغرب تک گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کے امکانات ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اس دوران ان مقامات پر 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں بھی چلیں گی۔ بوندا باندی فوری طور پر پارے میں معمولی کمی لائے گی اور مرطوب گرمی سے کچھ راحت فراہم کرے گی۔ جمعرات کو ریاست کے مشرقی اور ترائی علاقوں کے 60 اضلاع میں تیز ہواؤں اور گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ بدھ کے روز، ریاست میں مشرق سے مغرب تک کہیں بھی گرمی کی لہر جیسی صورتحال نہیں تھی، لیکن مرطوب چپچپا گرمی نے لوگوں کو پریشان کردیا۔ مشرقی ہوا میں نمی کی موجودگی کی وجہ سے حقیقی گرمی سے زیادہ ورچوئل گرمی محسوس کی گئی۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ 29 مئی سے ریاست میں دو سے تین دن تک بوندا باندی ہوگی اور ہواؤں کی شدت اور رقبہ میں اضافہ ہوگا۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے بتایا ہے کہ اس مانسون میں جون سے ستمبر تک کے چار مہینوں کے دوران مشرقی یوپی میں معمول سے 10 فیصد زیادہ اور مغربی یوپی میں معمول سے 12 فیصد زیادہ بارش ہونے کا امکان ہے۔ جون کے مہینے میں ملک بھر میں معمول سے 8 فیصد زیادہ بارشیں ہوں گی۔ اس دوران ایک پیشن گوئی جاری کی گئی ہے کہ ریاست میں اوسط درجہ حرارت کے ساتھ ساتھ گرمی کی لہر کے حالات بھی معمول سے کم رہیں گے۔

# ضمانت کے بعد بھی جیل سے رہا نہیں ہوسکیں گے نکانت جین

## 14 دن تک عدالتی حراست میں رہیں گے ملزم

لکھنو:28 مئی (پی این ایس) سولر انرجی کمپونٹ بنانے والی کمپنی کا پلانٹ لگانے کے لیے آئی اے ایس افسر کے نام پر رشوت لینے کے الزام میں نکانت جین کے لیے اب جیل سے نکلنا مشکل ہوگیا ہے۔ نکانت کے خلاف وزیر گنج تھانے میں مقدمہ درج ہونے کے بعد پولیس نے اسے رشوت خوری کے معاملے میں ریمانڈ پر لے لیا۔اے سی جے ایم نے ملزم نکانت کو 14 دن کے لیے عدالتی تحویل میں جیل میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔اس سے قبل 25 مئی کو مدعی حسن رضا عباسی نے نکانت اور اس کے ساتھی ایم اے خان کے خلاف وزیر گنج تھانے میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ ایف آئی آر کے مطابق دونوں نے مدعی سے رشوت لیا۔اس سے قبل بھی عباسی نے نکانت اور اس کے دو ساتھیوں ایم اے خان اور دھرو کمار داس کے خلاف وزیر گنج تھانے میں سال 2019 میں مقدمہ درج کرایا تھا اور بتایا تھا کہ مدعی اپنی سروشا بھروسہ کی زمین 82 لاکھ میں فروخت کرنا چاہتا ہے۔سال 2018 میں ایم اے خان اور دھرو کمار ان کے گھر آئے اور نکانت سے زمین بیچنے کو کہا۔اس پر مدعی 65 لاکھ میں نکانت کو زمین بیچنے کے لیے تیار ہوگیا لیکن حسن کو صرف 15 لاکھ روپے ملے۔